بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد عصر حاضر
شہنشاہِ خراسان

تصنیف

بقیۃ السلف ابو عرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

مجدد عصر قیوم زماں غوث دوراں، مقام صدیقیت وعبدیت

پیر طریقت رہبر شریعت، الحاج قبلہ

حضرت اخندزادہ **سیف الرحمٰن مبارک** صاحب پیر ارچی وخراسانی

تصنیف

بقیۃ السلف ابوعرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشرواشاعت

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ

نادرآباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205

Marfat.com

بفیضان نظر

قیوم زماں غوثِ دوراں مقام صدیقت وعبدیت حضرت اخندزادہ

سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	———	شہنشاہِ خراسان
مصنف	———	علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی
اہتمامِ اشاعت	———	صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
معاون اشاعت	———	صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
تاریخ اشاعت	———	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
ناشر	———	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	———	135 روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم جامعہ سیفیہ فقیر آباد شریف بند روڈ لاہور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان ملز حسین ٹاؤن لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد الدین توگیروی سیفی امع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

دارالعلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ ادھوال کلاں گجرات

پیر طریقت ملاں عبداللہ عرفان سیفی کارپٹ عظمت شہید مارکیٹ نکلسن روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

تصنیف

بقیۃ السلف ابو عرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشر و اشاعت

دار العلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۶	مولانا باغ علی رضوی	۷۴
۲۷	مفتی محمد جمیل رضوی	۷۵
۲۸	شیخ القرآن علامہ سید عمر دراز شاہ صاحب	۷۶
۲۹	مولانا محمد وسایا صاحب	۷۸
۳۰	علامہ مقصود احمد شرقپوری و قاری غلام جیلانی	۷۹
۳۱	سید عمیر علی شاہ زنجانی و حافظ عرفان اللہ	۸۰
۳۲	قاری غلام مصطفےٰ و پروفیسر مشتاق احمد	۸۱
۳۳	پروفیسر محمد نواز و مفتی محمد انور و مولانا محمد ابراہیم	۸۲
۳۴	حافظ محمد آصف و مہتمم جامعہ سیفیہ	۸۳
۳۵	مولانا فضل الرحمان و پیر رحمت کریم	۸۴
۳۶	صاحبزادہ ساجد محمود گولڑوی علامہ عبدالرشید نعیمی سیالوی و مفتی محمد فرید	۸۵
۳۷	صوفی ظہور احمد سیفی	۸۶
۳۸	اظہار خیال (صوفی گلزار احمد سیفی صاحب)	۸۷
۳۹	حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب	۸۹
۴۰	ایک ضروری وضاحت	۹۱
۴۱	سپاس نامہ	۹۵
۴۲	قائد جہاد اسلامی	۹۷
۴۳	اسمائے سپاس گزار ندگان	۹۸
۴۴	نقل سند خلافت (مبارک صاحب)	۱۰۴
۴۵	حضرت مبارک صاحب	۱۰۶
۴۶	منقبت در شان حضرت مبارک صاحب	۱۲۰
۴۷	سلسلہ طریقہ علیہ نقشبندیہ سیفیہ	۱۲۵
۴۸	سلسلہ طریقہ علیہ چشتیہ سیفیہ	۱۲۷
۴۹	سلسلہ طریقہ علیہ قادریہ سیفیہ	۱۲۹
۵۰	سلسلہ طریقہ علیہ سہروردیہ سیفیہ	۱۳۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد عصر حاضر

شہنشاہِ خراسان

مجدد عصر قیوم زماں غوث دوراں، مقام صدیقیت وعبدیت

پیر طریقت رہبر شریعت، الحاج قبلہ

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب پیرارچی وخراسانی

تصنیف

یقیۃ السلف ابوعرفان مفتی محمد عابد حسین سیفی

شعبہ نشرواشاعت

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ

نادرآباد، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

ناشر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، راوی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205

marfat.com

Marfat.com

مجددعصر غوث دوراں شاہ خراسان پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج
قبلہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی و خراسانی

کا مختصر

تعارف

Marfat.com

بفیضان نظر

قیوم زماں غوثِ دوراں مقام صدیقت وعبدیت حضرت اخندزادہ

سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	———	شہنشاہِ خراسان
مصنف	———	علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی
اہتمامِ اشاعت	———	صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
معاون اشاعت	———	صوفی فیاض احمد محمدی سیفی
تاریخ اشاعت	———	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
ناشر	———	مکتبہ محمدیہ سیفیہ
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	———	135 روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم جامعہ سیفیہ فقیر آباد شریف بند روڈ لاہور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیفیہ محمدیہ بالمقابل راوی ریان ملز حسین ٹاؤن لاہور

جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ سیفیہ بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

پیر طریقت شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد الدین توگیروی سیفی امع مسجد تالاب والی باغبانپورہ لاہور

دارالعلوم جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات بادشاہی روڈ ادھوال کلاں گجرات

پیر طریقت ملاں عبداللہ عرفان سیفی کارپٹ عظمت شہید مارکیٹ نکلسن روڈ لاہور

marfat.com

Marfat.com

پیر طریقت رہبر شریعت شیخ التفسیر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد ۱۴ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی رَفَعَ مَنَارَ الْاِسْلَامِ وَالدِّیْنِ بِالْحَجَجِ وَ الْبَرَاھِیْنِ وَاَیَّدَہٗ بِالْاَئِمَّۃِ الْمُھْتَدِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ وَالْاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَتْبَاعِہِ الْکَامِلِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ ۔

مَیں نے اس کتاب کو مکمل پڑھا جو سالکین کے نفع اور ضروری فوائد و مسائل کے لیے لکھی گئی ہے اِن مسائل کو دلائل قاہرہ کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے سالکین جو اس سے فائدہ حاصل کریں گے ان کو بطور منزل فائدہ و ترقی دے گی جس میں ہمارے مرشد کامل المجدد المائۃ خامس عشرہ شیخ العلماء والمشائخ الصفی الذکی المؤید من اللہ اعنی اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات و ارشادات عالیہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ماشاء اللہ اس کی ترتیب میں فاضل عزیز پروفیسر مشتاق احمد حنفی سیفی وائس پرنسپل گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور مقیم رینالہ خورد نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کام کیا ہے۔ خاص کر کے صحت اردو، فارسی و عربی عبارات کا اردو میں ترجمہ اور ایک ضخیم کتاب کو مختصر کرنا یعنی اس کا خلاصہ بیان کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ اس کو پروفیسر صاحب نے بڑے ہی احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

چونکہ یہ کتاب میرے مرشد کامل جو علم ظاہر و باطن میں پوری دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کے افاضات عالیہ پر مشتمل ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سرکار کا مختصر تعارف بھی

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سرکار مبارک کا مختصر تعارف	۵
۲	حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت	۱۴
۳	مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ	۱۷
۴	تقویٰ کا معنی اور مفہوم	۱۲
۵	تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب	۲۲
۶	خدمت خلق	۲۷
۷	آپریشن	۲۹
۸	کھانے پینے میں زہد واتقا	۳۲
۹	تواضع	۳۵
۱۰	احسان کا ذکر حدیث میں	۳۹
۱۱	احسان	۴۱
۱۲	انسانی تربیت	۴۲
۱۳	سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ	۴۶
۱۴	فتویٰ (مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے)	۵۲
۱۵	تاثرات علماء و مشائخ اہلسنت والجماعت	۶۴
۱۶	تائید کنندگان	۶۵
۱۷	استاذ العلماء شیخ الحدیث صاحبزادہ نور المجتبیٰ چشتی	۶۵
۱۸	علامہ مفتی مقصود احمد چشتی	۶۶
۱۹	علامہ ابو الفیض محمد عبد الکریم و علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی	۶۷
۲۰	علامہ غلام مرتضیٰ شازی و علامہ دوست محمد نقشبندی	۶۸
۲۱	مولانا محمد منور چشتی	۶۹
۲۲	حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی و علامہ محمد شریف ہزاروی	۷۰
۲۳	شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی و علامہ صاحبزادہ محمد بشیر الدین سیالوی	۷۱
۲۴	علامہ نور المجتبیٰ و علامہ احمد الدین توگیروی	۷۲
۲۵	علامہ الحاج فتح محمد بارو زئی	۷۳

marfat.com

Marfat.com

تقریظ کے اندر شامل کر لیا جائے۔

مجدد عصر حاضر شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک قدس سرہ ولد صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۹ ہجری کو کوٹ بابا کلی (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے شروع فرمائی۔ آپ آٹھ سال کی عمر کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے مزید علوم دین حاصل کرنے کے لیے افغانستان و ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ علوم دین سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ انکے خلیفہ اعظم غوث دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کی تربیت میں رہے انہوں نے آپ کی مکمل تربیت فرمائی اور آپ کو اپنا خلیفہ مطلق اور نائب بنایا اور حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بارے میں اپنے خلفاء کو یوں ارشاد فرمایا کہ اخندزادہ سیف الرحمٰن کو جو شخص مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے۔ اور اُن کی طرف سے جو مردود ہوگا وہ میری طرف سے بھی مردود ہے۔ پھر آپ بہت عرصہ تک افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ آپ لوگوں کو شریعت اور طریقت میں تربیت بھی فرماتے رہے۔ اور کافی تعداد میں علماء کرام آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور جب افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ تو اس کے بعد آپ نے قطع تعلقی اور سکوت فرمایا

تلقین و ارشاد اور اصلاح خلائق کی طرف توجہ زیادہ کر دی۔ فتنہ و فساد کی فضا سے دور رہ کر ظاہری و باطنی علوم کا فیض عام کرنے کیلئے آپ نے عظیم الشان دارالعلوم جامعہ سیفیہ کی بنیاد رکھی جس میں جید علمائے کرام تدریس فرما رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں طلباء علم کی

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۶	مولانا باغ علی رضوی	۷۴
۲۷	مفتی محمد جمیل رضوی	۷۵
۲۸	شیخ القرآن علامہ سید عمر دراز شاہ صاحب	۷۶
۲۹	مولانا محمد وسایا صاحب	۷۸
۳۰	علامہ مقصود احمد شرقپوری و قاری غلام جیلانی	۷۹
۳۱	سید عمیر علی شاہ زنجانی و حافظ عرفان اللہ	۸۰
۳۲	قاری غلام مصطفےٰ و پروفیسر مشتاق احمد	۸۱
۳۳	پروفیسر محمد نواز و مفتی محمد انور و مولانا محمد ابراہیم	۸۲
۳۴	حافظ محمد آصف و مہتمم جامعہ سیفیہ	۸۳
۳۵	مولانا فضل الرحمان و پیر رحمت کریم	۸۴
۳۶	صاحبزادہ ساجد محمود گولڑوی علامہ عبدالرشید نعیمی سیالوی و مفتی محمد فرید	۸۵
۳۷	صوفی ظہور احمد سیفی	۸۶
۳۸	اظہار خیال (صوفی گلزار احمد سیفی صاحب)	۸۷
۳۹	حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب	۸۹
۴۰	ایک ضروری وضاحت	۹۱
۴۱	سپاس نامہ	۹۵
۴۲	قائد جہاد اسلامی	۹۷
۴۳	اسمائے سپاس گزارندگان	۹۸
۴۴	نقل سند خلافت (مبارک صاحب)	۱۰۴
۴۵	حضرت مبارک صاحب	۱۰۶
۴۶	منقبت در شان حضرت مبارک صاحب	۱۲۰
۴۷	سلسلہ طریقہ علیہ نقشبندیہ سیفیہ	۱۲۵
۴۸	سلسلہ طریقہ علیہ چشتیہ سیفیہ	۱۲۷
۴۹	سلسلہ طریقہ علیہ قادریہ سیفیہ	۱۲۹
۵۰	سلسلہ طریقہ علیہ سہروردیہ سیفیہ	۱۳۱

marfat.com
Marfat.com

تشنگی بجھا رہے ہیں۔ آپ سے استفادہ کے لیے دور دراز سے علماء کرام حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت ۱۵ ہزار سے زائد علماء آپ کے حلقہ مریدین میں داخل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر، وکلاء، بزنس مین، سیاسی و سماجی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں اور مختلف مکاتب فکر اور بیرونی ممالک سے خاصی تعداد میں لوگ آپ سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی ترجمانی عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق فرما رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھوں کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور حلقہ بعیت میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک میں جاکر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم جب آپ کی زیارت کرتے ہیں تو آپ کے روحانی کمال کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور آپ کی زیارت سے واقعی خدا یاد آتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے علاج کے لیے ایک انگریز ڈاکٹر کو لایا گیا تو آپ نے اس ڈاکٹر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو خود بیمار ہے میرا کیا علاج کرے گا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے جواب میں کہا اگر میں بیمار ہوں تو یہ بزرگ میرا علاج کریں۔ تو آپ نے ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سن کر انکی طرف توجہ فرمائی۔ توجہ فرماتے ہی ڈاکٹر صاحب نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ تو ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے کہا کہ یہ کلمہ پڑھو تو اس نے کہا مجھے ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسی طرح آپ کی توجہ شریف سے ایک اور ڈاکٹر جس کا تعلق آسٹریا سے تھا کو آپ نے توجہ فرمائی تو اس کے سینے میں درد شروع ہو گیا۔ جب کمپیوٹر سے اس کے سینے کی تصویر لی گئی تو اس کے سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش تھا، جس سے تصویر لینے والے ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا کہ ایسی عظیم شخصیت کی زیارت کی جائے، جو نہ

Marfat.com

مجددعصر غوث دوراں شاہ خراسان پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج
قبلہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب پیرارچی و خراسانی

کا مختصر

تعارف

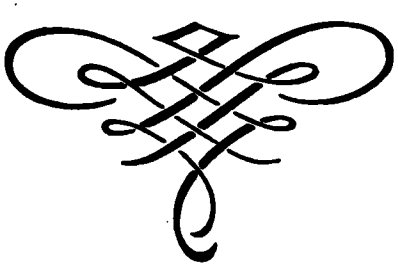

Marfat.com

صرف کلمہ زبان سے پڑھواتے ہیں بلکہ سینوں پر بھی نقش کر دیتے ہیں۔ اس وقت امریکہ، برطانیہ، جرمن، آسٹریا، جاپان کینیڈا، فرانس، بھارت اور عرب ممالک میں کافی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔

اس دور میں سرکار اخندزادہ مبارک کے علاوہ اس طرح کی شخصیت ہم نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ آپ وہ ہیں جو لاکھوں دلوں کو ذکر الٰہی سے منور فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے غلام آپ کے اشاروں پر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ جس کی شہادت سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور اور سنی کانفرنس اٹک ہے۔ اور مخالفین کا پروپیگنڈہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زبان سے اولیاء متقدمین پر اپنی ذات کو کبھی بھی فوقیت نہیں دی۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

حضرت کے یہ ارشاد گرامی معترضین کی اصلاح کے لیے کافی ہیں کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے۔

(ہدایت السالکین)

اور مزید وضاحت میں سرکار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بحمدللہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا عاجز بندہ ہوں کہ تمام سرزمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہوں اور فروغ وفقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مقلد ہوں۔ اور اصول وعقائد میں اہل سنت جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی

Marfat.com

(پیر طریقت رہبر شریعت شیخ التفسیر مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دارالعلوم
جامعہ جیلانیہ نادر آباد ۱۴ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی رَفَعَ مَنَارَ الْاِسْلَامِ وَالدِّیْنِ بِالْحُجَجِ وَ
الْبَرَاھِیْنِ وَاَیَّدَہٗ بِالْاَئِمَّۃِ الْمُھْتَدِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ
وَالْاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَتْبَاعِہِ الْکَامِلِیْنَ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ۔

مَیں نے اس کتاب کو مکمل پڑھا جو سالکین کے نفع اور ضروری فوائد و مسائل کے لیے لکھی گئی ہے اِن مسائل کو دلائل قاہرہ کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ ہر قسم کے سالکین جو اس سے فائدہ حاصل کریں گے ان کو بطور منزل فائدہ و ترقی دے گی جس میں ہمارے مرشد کامل المجدد المائۃ خامس عشرہ شیخ العلماء والمشائخ الصفی الذکی المؤید من اللہ اعنی اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات و ارشادات عالیہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ماشاء اللہ اس کی ترتیب میں فاضل عزیز پروفیسر مشتاق احمد حنفی سیفی وائس پرنسپل گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور مقیم رسالہ خورد نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کام کیا ہے۔ خاص کر کے صحت اردو، فارسی و عربی عبارات کا اردو میں ترجمہ اور ایک ضخیم کتاب کو مختصر کرنا یعنی اس کا خلاصہ بیان کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ اس کو پروفیسر صاحب نے بڑے ہی احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

چونکہ یہ کتاب میرے مرشد کامل جو علم ظاہر و باطن میں پوری دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کے افاضات عالیہ پر مشتمل ہے تو میں چاہتا ہوں کہ سرکار کا مختصر تعارف بھی

marfat.com
Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں۔ اور تصوف و طریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاء الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔

اولیائے کرام امت مسلمہ کا وہ طبقہ ہیں جن کے دم سے اسلام کا پیغام چار دانگ عالم میں پہنچا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اُنکے بعد یہی مقدس ہستیاں ہیں، جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے مخلوق خدا کی رہنمائی فرمائی اور تشنگانِ ہدایت کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ انہوں نے اپنی دعوات و تبلیغات کی صورت میں آنے والے لوگوں کے لیے بہت بڑا سرمایہ چھوڑا ہے۔ یہ اولیاء کی پاکیزہ جماعت کبھی تو محراب و منبر سے حق و صداقت کی صدا بلند فرماتی ہے۔ اور کبھی یہی لوگ اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر ذکر و فکر اور تلقین و توجہ سے طالبان حق کے سینوں کو گرماتے ہیں۔

اِن کی توجہ اور صحبت میں طالبان حق کو تزکیہ نفس سے وہ روحانی کمالات حاصل ہوتے ہیں، جس کا اندازہ خود طالب حقیقی ہی لگا سکتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں، میٹھے شربت کا ذائقہ اس کا پینے والا ہی بتا سکتا ہے۔ انکی تعلیمات مقدسہ سب کے لیے مینارۂ نور ہیں۔ بعض دفعہ حاسدین ضد و حسد و عناد و منافرت کی وجہ سے حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ کبھی انسان زہر کو تریاق سمجھ کر خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور کبھی تریاق کو زہر سمجھ کر پائے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔

ہدایت السالکین میں حضرت سیدی و مرشدی سرکار افتخار زادہ مبارک نے سم کے گوہر نایاب جمع فرما کر امت کے لیے ایک تریاق مجرب تیار فرمایا ہے جس میں

Marfat.com

تقریظ کے اندر شامل کر لیا جائے۔

مجدد عصر حاضر شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک قدس سرہ ولد صوفی باصفا قاری سرفراز خان قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۹ ہجری کو کوٹ بابا کلی (افغانستان) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے شروع فرمائی۔ آپ آٹھ سال کی عمر کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات کے بعد آپ نے مزید علوم دین حاصل کرنے کے لیے افغانستان و ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ علوم دین سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ انکے خلیفہ اعظم غوث دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی کی تربیت میں رہے انہوں نے آپ کی مکمل تربیت فرمائی اور آپ کو اپنا خلیفہ مطلق اور نائب بنایا اور حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بارے میں اپنے خلفاء کو یوں ارشاد فرمایا کہ اخندزادہ سیف الرحمٰن کو جو شخص مقبول ہوگا وہ مجھے مقبول ہے۔ اور اُن کی طرف سے جو مردود ہوگا وہ میری طرف سے بھی مردود ہے۔ پھر آپ بہت عرصہ تک افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ آپ لوگوں کو شریعت اور طریقت میں تربیت بھی فرماتے رہے۔ اور کافی تعداد میں علماء کرام آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور جب افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ تو اس کے بعد آپ نے قطع تعلقی اور سکوت فرمایا

تلقین وارشاد اور اصلاح خلائق کی طرف توجہ زیادہ کردی۔ فتنہ و فساد کی فضا سے دور رہ کر ظاہری و باطنی علوم کا فیض عام کرنے کیلئے آپ نے عظیم الشان دارالعلوم جامعہ سیفیہ کی بنیاد رکھی جس میں جید علمائے کرام تدریس فرما رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں طلباء علم کی

marfat.com

Marfat.com

ہر خاص وعام کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور بعض نے بے سروپا الزامات عاید کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ فقط کتاب سے ایک جملہ دیکھ کر نہ اگلے حصے کو پڑھا اور نہ پچھلے کو۔ لَا تقربوا الصلوٰۃ کی رٹ لگادی اور آپ کی پوری کتاب پڑھنے کی زحمت برداشت نہ کی، گویا کہ اپنے ذہن وضمیر میں چھپے ہوئے حسد وعناد کو آشکار کر دیا۔

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں گستاخی رسالت وتنقیص شان الوہیت کی تحریکیں چلتی رہیں اور دم توڑتی رہیں اور علماء ومشائخ ہمیشہ اُن کا مقابلہ فرماتے رہے۔ ورنہ آج ہم اُن استعماری طاقتوں کی غلامی میں جکڑے ہوتے۔ ہر تحریک کے پس پردہ مغربی صیہونی ذہن پوشیدہ ہے، چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ ہو یا روس ہو یا اسرائیل وغیرہ کی شکل میں۔ اور تحریک چاہے فتنہ نجد ہو یا فتنہ انکار حدیث، چاہے فرقہ جبریہ تبلیغی جماعت کی صورت میں ہو یا فتنہ قادیانیت مرزائیت کی شکل میں ہو۔

تقدیس الوہیت وشان رسالت کی پاسداری وتحفظ کا علماء ومشائخ اہلسنت نے نہایت جوانمردی اور جانفشانی سے سدِ باب کیا۔ اور ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند مقابلہ فرمایا۔ اور ہر اُٹھنے والے فتنے کو تار تار کر دیا۔ اور ان فتنوں کے مذموم عزائم سے عوام الناس کو روشناس کرانے میں تحریری وتقریری کردار ادا کیا۔ خاص طور پر امام ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی غوث صمدانی سیدی شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف مجدد الف ثانی نے خود اور آپکے خاندان واحباب نے ہر دور میں اُٹھنے والے فتنوں کا سدِ باب کیا اور ہمیشہ ہر قسم کے فتنوں کا ہر دور میں مقابلہ کرنے کا شرف اسی خاندان کو حاصل ہے۔ ان کے علاوہ علمائے دہلی، علمائے خیرآباد، علمائے بدایون رام پور اور خاندان فرنگی محلی کے علماء سرفہرست ہیں۔ اور افغانستان (کابل) میں خاندان حضرت ملا شور بازار مجدد امجد حضرت صبغت اللہ مجددی سابق صدر افغانستان، حضرت مولانا شاہ

Marfat.com

تشنگی بجھا رہے ہیں۔ آپ سے استفادہ کے لیے دور دراز سے علماء کرام حاضر ہوتے ہیں۔ اس وقت ۱۵ ہزار سے زائد علماء آپ کے حلقہ مریدین میں داخل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر، وکلاء، بزنس مین، سیاسی و سماجی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں اور مختلف مکاتب فکر اور بیرونی ممالک سے خاصی تعداد میں لوگ آپ سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی ترجمانی عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق فرما رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھوں کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور حلقہ بعیت میں داخل ہوئے۔ اور آپ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک میں جا کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ غیر مسلم جب آپ کی زیارت کرتے ہیں تو آپ کے روحانی کمال کو دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں اور آپ کی زیارت سے واقعی خدا یاد آتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے علاج کے لیے ایک انگریز ڈاکٹر کو لایا گیا تو آپ نے اس ڈاکٹر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو خود بیمار ہے میرا کیا علاج کرے گا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے جواب میں کہا اگر میں بیمار ہوں تو یہ بزرگ میرا علاج کریں۔ تو آپ نے ڈاکٹر صاحب کی یہ بات سن کر انکی طرف توجہ فرمائی۔ توجہ فرماتے ہی ڈاکٹر صاحب نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ تو ڈاکٹر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے کہا کہ یہ کلمہ پڑھو تو اس نے کہا مجھے ابھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسی طرح آپ کی توجہ شریف سے ایک اور ڈاکٹر جس کا تعلق آسٹریا سے تھا کو آپ نے توجہ فرمائی تو اس کے سینے میں درد شروع ہو گیا۔ جب کمپیوٹر سے اس کے سینے کی تصویر لی گئی تو اس کے سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش تھا، جس سے تصویر لینے والے ڈاکٹر بہت متاثر ہوئے اور آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا کہ ایسی عظیم شخصیت کی زیارت کی جائے، جو نہ

marfat.com
Marfat.com

رسول طالقانی، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی خصوصاً علمائے بلخ میں سے علامہ علی محمد بلخی، مولانا عبدالحیٔ زعفرانی، مولانا محمد نبی صاحب محمدی مرکزی امیر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان، مولانا محمد یحیٰ صاحب وغیرہ جن میں اکثریت حضرت سیدی ومرشدی اخندزادہ مبارک کے خلفاء کی ہے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو ایک دراز فہرست تیار کرنی پڑے گی۔ جس کے لیے طویل کتاب کی ضرورت ہے۔

بہرکیف افغانستان میں ہر قسم کے اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت کے خلفاء ومریدین کمربستہ ہیں۔ خاص کر کے کیمونزم اور روسی بربریت کے خلاف جہاد کرتے آپ کی تمام عمر صرف ہوگئی۔ آپ کے بھائی اسی جہاد میں شہید ہوئے۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مجاہد ملت علامہ سعید احمد حیدری کا کردار کسی افغان سے پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اپنی تمام عمر جہادِ افغانستان میں صرف فرمائی اور اسی روزمرہ کی مشقت بے آرامی اور بے خوابی کی وجہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ اس تکلیف کے باوجود ابھی بھی افغانستان میں مصروف عمل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت صاحبزادہ محمد حمید اخند بنفس نفیس کئی محاذوں میں روس کے خلاف برسرپیکار رہے اور بہت بڑی جماعتیں مریدین وخلفاء کی لے کر شامل جہاد ہوتے رہے۔ حضرت سیدی مرشدی کے بڑے بھائی حضرت باچالا عبدالباسط صاحب کا بے وطنی اور مسافری اور ہجرت میں وصال ہوا اور اُن کے جسد خاکی کو افغانستان لے جایا گیا۔ اور اسی طرح آپ کے دوسرے بھائی باچا محمد صادق نے بھی حالت غریب الوطنی میں رحلت فرمائی۔

یقیناً آپ نے حق وصداقت کی راہ پر مسلمانوں کو گامزن کرنے میں عزم وہمت سے کام لیا۔ مسلمانوں کو روس کی غلامی سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے جو علماء ومشائخ کے لیے راہیں متعین فرمائی ہیں۔ انہی پر چل کر ترقی کی منازل

Marfat.com

صرف کلمہ زبان سے پڑھواتے ہیں بلکہ سینوں پر بھی نقش کر دیتے ہیں۔ اس وقت امریکہ، برطانیہ، جرمن، آسٹریا، جاپان، کینیڈا، فرانس، بھارت اور عرب ممالک میں کافی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں۔

اس دور میں سرکار اخندزادہ مبارک کے علاوہ اس طرح کی شخصیت ہم نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ آپ وہ ہیں جو لاکھوں دلوں کو ذکر الٰہی سے منور فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے غلام آپ کے اشاروں پر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ جس کی شہادت سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور اور سنی کانفرنس اٹک ہے۔ اور مخالفین کا پروپیگنڈہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زبان سے اولیاء متقدمین پر اپنی ذات کو کبھی بھی فوقیت نہیں دی۔

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی

حضرت کے یہ ارشاد گرامی معترضین کی اصلاح کے لیے کافی ہیں کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے۔

(ہدایت السالکین)

اور مزید وضاحت میں سرکار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بحمدللہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا عاجز بندہ ہوں کہ تمام سرزمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہوں اور فروغ و فقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مقلد ہوں۔ اور اصول و عقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی

marfat.com
Marfat.com

حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور جن گمراہ عقائد کی آپ نے نشاندہی فرمائی اور اپنے غلاموں کو گمراہوں کے گمراہ کُن عقائد سے دُور رہنے کی تدابیر فرمائیں۔

لوگ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہدایت کو بھلا کر گمراہی کو اختیار کر لیتے ہیں تو دنیا رشد و ہدایت کی بجائے فسق و فجور کی آماجگاہ بن جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر صدی کے شروع میں مجدد پیدا فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

اِنَّ اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ:

"بیشک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اندر صدی کے آخر میں ایک مجدد بھیجے گا جو تجدید و احیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔" (سنن ابوداؤد)

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں۔ اور تصوف و طریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاء الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔

اولیائے کرام امت مسلمہ کا وہ طبقہ ہیں جن کے دم سے اسلام کا پیغام چار دانگ عالم میں پہنچا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے بعد یہی مقدس ہستیاں ہیں، جنہوں نے اپنے کردار و عمل سے مخلوق خدا کی رہنمائی فرمائی اور تشنگان ہدایت کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ انہوں نے اپنی دعوات و تبلیغات کی صورت میں آنے والے لوگوں کے لیے بہت بڑا سرمایہ چھوڑا ہے۔ یہ اولیاء کی پاکیزہ جماعت کبھی تو محراب و منبر سے حق و صداقت کی صدا بلند فرماتی ہے۔ اور کبھی یہی لوگ اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر ذکر و فکر اور تلقین و توجہ سے طالبان حق کے سینوں کو گرماتے ہیں۔

ان کی توجہ اور صحبت میں طالبان حق کو تزکیہ نفس سے وہ روحانی کمالات حاصل ہوتے ہیں، جس کا اندازہ خود طالب حقیقی ہی لگا سکتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں، میٹھے شربت کا ذائقہ اس کا پینے والا ہی بتا سکتا ہے۔ انکی تعلیمات متقدمہ سب کے لیے مینارۂ نور ہیں۔ بعض دفعہ حاسدین حسد و عناد و منافرت کی وجہ سے حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ کبھی انسان زہر کو تریاق سمجھ کر خوشی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور کبھی تریاق کو زہر سمجھ کر بائے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔

ہدایت السالکین میں حضرت سیدی و مرشدی سرکار اخندزادہ مبارک نے سم کے گوہر نایاب جمع فرما کر امت کے لیے ایک تریاق مجرب تیار فرمایا ہے جس میں

marfat.com
Marfat.com

حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت :

نویں صدی ہجری کے مجدد جلال الملۃ والدین خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :

ابو عبداللہ الحاکمؒ نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں میں سے حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔

محدث عبدالرؤف مناویؒ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے امام جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ مجدد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدد ہوگا وہ صدی اس کی زندگی میں ہی گزر جائیگی یعنی تجدید دین کی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی (م: ۱۰۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے سر سے یہ مراد ہے کہ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال گزار کر فوت ہوگا۔

علامہ محمد بن سالم الحنفیؒ (م: ۱۰۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی کہ وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔

"سراجؒ منیر" میں ہے۔

معنی التجدید الاحیاء مما اندرس من العمل بالکتاب والسنۃ والامر بمقتضاھا۔

ترجمہ: یعنی تجدید دین سے مراد کتاب و سنت کا زندہ کرنا ہے۔ جو مٹتا جارہا ہو اور کتاب و سنت کے مطابق حکم جاری کرنا۔

Marfat.com

ہر خاص و عام کے لیے ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور بعض نے بے سروپا الزامات عاید کرنے کی کوشش کی ہے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ فقط کتاب سے ایک جملہ دیکھ کر نہ اگلے حصے کو پڑھا اور نہ پچھلے کو۔ لَا تقربوا الصلوٰۃ کی رٹ لگا دی اور آپ کی پوری کتاب پڑھنے کی زحمت برداشت نہ کی، گویا کہ اپنے ذہن و ضمیر میں چھپے ہوئے حسد و عناد کو آشکار کر دیا۔

برصغیر پاک و ہند و افغانستان میں گستاخی رسالت و تنقیص شان الوہیت کی تحریکیں چلتی رہیں اور دم توڑتی رہیں اور علماء و مشائخ ہمیشہ اُن کا مقابلہ فرماتے رہے۔ ورنہ آج ہم اُن استعماری طاقتوں کی غلامی میں جکڑے ہوتے۔ ہر تحریک کے پس پردہ مغربی صیہونی ذہن پوشیدہ ہے، چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ ہو یا روس ہو یا اسرائیل وغیرہ کی شکل میں۔ اور تحریک چاہے فتنہ نجد ہو یا فتنہ انکار حدیث، چاہے فرقہ جبریہ تبلیغی جماعت کی صورت میں ہو یا فتنہ قادیانیت مرزائیت کی شکل میں ہو۔

تقدیس الوہیت و شان رسالت کی پاسداری و تحفظ کا علماء و مشائخ اہلسنت نے نہایت جوانمردی اور جانفشانی سے سدِ باب کیا۔ اور ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند مقابلہ فرمایا۔ اور ہر اُٹھنے والے فتنے کو تار تار کر دیا۔ اور ان فتنوں کے مذموم عزائم سے عوام الناس کو روشناس کرانے میں تحریری و تقریری کردار ادا کیا۔ خاص طور پر امام ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی غوث صمدانی سیدی شیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف مجدد الف ثانی نے خود اور آپکے خاندان و احباب نے ہر دور میں اُٹھنے والے فتنوں کا سدِ باب کیا اور ہمیشہ ہر قسم کے فتنوں کا ہر دور میں مقابلہ کرنے کا شرف اسی خاندان کو حاصل ہے۔ ان کے علاوہ علمائے دہلی، علمائے خیرآباد، علمائے بدایون رام پور اور خاندان فرنگی محلی کے علماء سرفہرست ہیں۔ اور افغانستان (کابل) میں خاندان حضرت ملا شور بازار مجدد امجد حضرت صبغت اللہ مجددی سابق صدر افغانستان، حضرت مولانا شاہ

marfat.com
Marfat.com

علامہ مناویؒ فرماتے ہیں۔

ای یبین السُنۃ من البدعۃ ویذل اھلھا۔

ترجمہ: مجدد سنت کو بدعت سے علیحدہ کرتا ہے اور اہل بدعت کو ذلیل کرتا ہے۔

اس عبارت میں تجدید کا مفہوم واضح ہوگیا۔ اس سے مجدد کے منصب اور دائرہ کار کو سمجھنا آسان ہوا۔

علمائے راسخین کی تشریحات کے مطابق مجدد کا کام سنت کو بدعت سے علیحدہ کرنا اور ہدایت وضلالت میں تفریق کرنا ہے۔ یعنی شریعت کے حاملین و عاملین کی مدد کرنا اور اہل بدعت وضلالت کی سرکوبی کر کے اُن کو ذلیل وخوار کرنا اور ان کی پہچان وشناخت کر کے اُن کو اپنے مقام تک پہنچانا ہے۔ یہی مجدد کا منصب ہے اور جب وہ حق پر ڈٹ جائے تو اس کو اس کے مؤقف سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی۔ جو دکھی دِل کے قریب آئے تو اُن کے دِل کا سہارا بنے۔ بے دین آئے تو دیندار بنے۔ بھٹکا ہوا آئے تو راہ راست پر آئے۔ زخمی آئے تو مرہم ملے۔ تو یہ کس قدر اہم ذمہ داریاں ہیں جو مجدد کو سونپی جاتی ہیں۔ اور جو اُس صدی میں جدید مسائل پیدا ہوں اُن میں تحقیق کر کے علماء کی رہنمائی کرے۔

آئمہ مجتہدین واکابرین امت کی تشریحات وتصریحات سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

۲۔ علم ظاہر وباطن کا حامل ہوگا۔

۳۔ سنت واہل سنت کا حامی وناصر ہوگا۔

۴۔ اہل بدعت کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہوگا۔

۵۔ وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص وعام کی جائے رجوع ہوگا۔

Marfat.com

رسول طالقانی، حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی خصوصاً علمائے بلخ میں سے علامہ علی محمد بلخی، مولانا عبدالحئی زعفرانی، مولانا محمد نبی صاحب محمدی مرکزی امیر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان، مولانا محمد یحیٰی صاحب وغیرہ جن میں اکثریت حضرت سیدی و مرشدی اخندزادہ مبارک کے خلفاء کی ہے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو ایک دراز فہرست تیار کرنی پڑے گی۔ جس کے لیے طویل کتاب کی ضرورت ہے۔

بہرکیف افغانستان میں ہر قسم کے اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت کے خلفاء و مریدین کمربستہ ہیں۔ خاص کر کے کمیونزم اور روسی بربریت کے خلاف جہاد کرتے آپ کی تمام عمر صرف ہوگئی۔ آپ کے بھائی اسی جہاد میں شہید ہوئے۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مجاہد ملت علامہ سعید احمد حیدری کا کردار کسی افغان سے پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اپنی تمام عمر جہادِ افغانستان میں صرف فرمائی اور اسی روز مرہ کی مشقت، بے آرامی اور بے خوابی کی وجہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ اس تکلیف کے باوجود ابھی بھی افغانستان میں مصروف عمل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت صاحبزادہ محمد حمید اخند بنفس نفیس کئی محاذوں میں روس کے خلاف برسرپیکار رہے اور بہت بڑی جماعتیں مریدین و خلفاء کی لے کر شامل جہاد ہوتے رہے۔ حضرت سیدی مرشدی کے بڑے بھائی حضرت باچا لالا عبدالباسط صاحب کا بے وطنی اور مسافری اور ہجرت میں وصال ہوا اور ان کے جسد خاکی کو افغانستان لے جایا گیا۔ اور اسی طرح آپ کے دوسرے بھائی باچا محمد صادق نے بھی حالت غریب الوطنی میں رحلت فرمائی۔

یقیناً آپ نے حق و صداقت کی راہ پر مسلمانوں کو گامزن کرنے میں عزم و ہمت سے کام لیا۔ مسلمانوں کو روس کی غلامی سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے جو علماء و مشائخ کے لیے راہیں متعین فرمائی ہیں۔ انہی پر چل کر ترقی کی منازل

marfat.com
Marfat.com

۶۔ قرآن وسنت کے علم کو عام کرنے والا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو راہ حق پر قائم رکھے۔ محبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے۔ مکار فریبی اور علم شیطان کے حاملین کے دامن فریب سے محفوظ فرمائے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

تاریخ
۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۱۹ھ
بمطابق ۱۷ جولائی ۱۹۹۸ء

خاک راہ صاحب دِلاں
محمد عابد حسین سیفی
ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ
لاہور کینٹ۔ فون ۵۷۲۱۶۰۹

Marfat.com

حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور جن گمراہ عقائد کی آپ نے نشاندہی فرمائی اور اپنے غلاموں کو گمراہوں کے گمراہ کن عقائد سے دُور رہنے کی تدابیر فرمائیں۔

لوگ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہدایت کو بھلا کر گمراہی کو اختیار کر لیتے ہیں تو دنیا رشد و ہدایت کی بجائے فسق و فجور کی آماجگاہ بن جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر صدی کے شروع میں مجدد پیدا فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

اِنَّ اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ (سنن ابی داؤد)

ترجمہ:

"بیشک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے اندر صدی کے آخر میں ایک مجدد بھیجے گا جو تجدید و احیاء دین کا فریضہ انجام دیگا" (سنن ابوداؤد)

marfat.com

Marfat.com

مجددعصر قیوم زماں غوث دوراں مقام صد یقیت و عبدیت

پیرطریقت رہبر شریعت الحاج قبلہ

حضرت اخندزادہ **سیف الرحمٰن** مبارک صاحب

شاہ خراسان کا

تیور

نعوی

Marfat.com

حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت :

نویں صدی ہجری کے مجدد جلال الملۃ والدین خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :

ابو عبداللہ الحاکمؒ نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں میں سے حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔

محدث عبدالرؤف مناویؒ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے امام جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ مجدد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدد ہوگا وہ صدی اس کی زندگی میں ہی گزر جائیگی یعنی تجدید دین کی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی (م: ۱۰۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے سرے سے یہ مراد ہے کہ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال گزار کر فوت ہوگا۔

علامہ محمد بن سالم الحنفیؒ (م: ۱۰۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی کہ وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔

"سراجؒ منیر" میں ہے۔

معنی التجدید الاحیاء مما اندرس من العمل بالکتاب والسنۃ والامر بمقتضاھا۔

ترجمہ: یعنی تجدید دین سے مراد کتاب و سنت کا زندہ کرنا ہے۔ جو مٹتا جارہا ہو اور کتاب و سنت کے مطابق حکم جاری کرنا۔

marfat.com
Marfat.com

شاہ خراسان

گردش زمانہ کے ساتھ افکار و نظریات میں تبدیلی آجاتی ہے اور احوال کے مسائل دھندلا جاتے ہیں۔ قضا و قدر کا یہ اصول ہے کہ کفر و باطل اور شرک و بدعت کی تاریک گھٹائیں جب افق عالم پر چھانے لگتی ہیں اور بے راہ روی اپنا جال پھیلانے لگتی ہے تو رحمت خدا جوش میں آکر ایسے عناصر کی تخلیق فرماتی ہے جو زمانہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی غلاظتوں اور ناپاکیوں کو دور کرنے کی خدمت سرانجام دے جو وراثت انبیاء کو سنبھالتے ہوئے حق اور ناحق کو جدا کرے۔ سنّت اور بدعت کے فرق کو خلق خدا کے سامنے عیاں کرے جس میں کفر سے نفرت کا درس حاصل ہو۔ اور فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو تقویٰ و طہارت کا پیکر بنا دے جس سے دلوں میں ایمان کی محبت اور قدر و منزلت پیدا ہو۔ جہالت اور غفلت کی مدہوشی میں گھرے ہوئے افراد کو خود شناسی اور خدا پرستی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر عمل پیرا بنا دے۔

وہ ایسی ہستی کون ہو سکتی ہے وہی جو زیادہ معرفت سے سرشار راہ طریقت کے شاہسوار۔ درجہ کمال کے سالک اور رموز حقیقت کے شہنشاہ۔ راز حقیقت الٰہی سے آشنا۔ شمع ولایت۔ بحر عرفان سلطان الاولیاء مجدد بھی مفسر بھی۔ لاتعداد علوم کے علامہ۔ جو شیخ الاسلام بھی اور قیوم زماں۔ سرفراز مقام۔ صدیقیت اور سیف ملت و دین سیدی حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب المعروف پیر ارچی خراسانی مدظلہ جنہوں نے لاکھوں دلوں کو پاک فرمایا۔ اور فرما رہے ہیں۔ آپ کے حسن کردار اور

Marfat.com

علامہ مناویؒ فرماتے ہیں۔

ای یبین السنۃ من البدعۃ ویذل اھلھا۔

ترجمہ: مجدد سنت کو بدعت سے علیحدہ کرتا ہے اور اہل بدعت کو ذلیل کرتا ہے۔

اس عبارت میں تجدید کا مفہوم واضح ہوگیا۔ اس سے مجدد کے منصب اور دائرہ کار کو سمجھنا آسان ہوا۔

علمائے راسخین کی تشریحات کے مطابق مجدد کا کام سنت کو بدعت سے علیحدہ کرنا اور ہدایت وضلالت میں تفریق کرنا ہے۔ یعنی شریعت کے حاملین و عاملین کی مدد کرنا اور اہل بدعت وضلالت کی سرکوبی کر کے اُن کو ذلیل وخوار کرنا اور ان کی پہچان وشناخت کر کے اُن کو اپنے مقام تک پہنچانا ہے۔ یہی مجدد کا منصب ہے اور جب وہ حق پر ڈٹ جائے تو اس کو اس کے مؤقف سے دنیا کی کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی۔ جو دکھی دِل کے قریب آئے تو اُن کے دِل کا سہارا بنے۔ بے دین آئے تو دیندار بنے۔ بھٹکا ہوا آئے تو راہ راست پر آئے۔ زخمی آئے تو مرہم ملے۔ تو یہ کس قدر اہم ذمہ داریاں ہیں جو مجدد کو سونپی جاتی ہیں اور جو اُس صدی میں جدید مسائل پیدا ہوں اُن میں تحقیق کر کے علماء کی رہنمائی کرے۔

آئمہ مجتہدین واکابرین امت کی تشریحات وتصریحات سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر فوت ہوگا۔

۲۔ علم ظاہر وباطن کا حامل ہوگا۔

۳۔ سنت واہل سنت کا حامی وناصر ہوگا۔

۴۔ اہل بدعت کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہوگا۔

۵۔ وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص وعام کی جائے رجوع ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com

اعلیٰ وارفع صلاحیتوں کی بدولت ہرکس وناکس آپ کا گرویدہ ہے۔آپ کی ذات وہ صاحبِ کمال ہستی ہے جس نے لاکھوں تاریک دلوں کو روشن کیا ہے۔ اور لاتعداد بھٹکے ہوئے لوگوں کو اُجالا عطا کر کے راہِ راست پر گامزن فرمادیا۔ بڑے بڑے صاحب زہد وتقویٰ اور علم کمال والے بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے زہد وتقویٰ اور علم وریاضت اور سنّت کی پابندی کو دیکھ کر بڑے کمال والے بھی حیران ہوجاتے ہیں اور ان کو اپنا زہد وتقویٰ معمولی نظر آنے لگتا ہے۔ایسا کیوں نہ ہو، کیونکہ سورج کے سامنے چراغوں کی کیا حیثیت۔ اگر شمع سورج کے مقابل روشن بھی کی جائے تو وہ کیا مقام رکھتی ہے۔ یہی عالم زمانہ کے اہل تقویٰ کا سرکار مبارک کے سامنے ہے۔

جس کی ہر ہر ادا سنّت مصطفےٰ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

سرکار مبارک تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ظاہر وباطن میں خوف خدا ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ متشابہات سے بچتے ہیں۔ غیبت سے پرہیز کرتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

پیری مریدی اور ذکر وفکر کی وجہ سے مال حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں اور نہ ہی وہ دین کی خدمت کے روپ میں تجارت ومالی منصب والی زندگی کے آرام کے خواہاں ہیں ورنہ ہی سرمایہ کاری اور اقتدار حکومت حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے ہجرت کے بعد جتنی بھی تنظیمیں افغانستان میں معرض وجود میں آئیں تو ان تنظیموں کے لیڈر امریکہ اور مختلف ممالک سے امداد حاصل کرتے رہے ان میں سے کچھ ایسے لیڈر بھی ہیں جن کی تنظیمیں محض کاغذی حد تک تھیں لیکن وہ اپنی چالاکی سے خوب پیسے کماتے رہے مگر سرکار مبارک نے کثرت افراد کے ہوتے ہوئے

Marfat.com

۶۔ قرآن وسنت کے علم کو عام کرنے والا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو راہ حق پر قائم رکھے۔ محبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائے۔ مکار فریبی اور علم شیطان کے حاملین کے دامن فریب سے محفوظ فرمائے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

تاریخ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

بمطابق ۱۷ جولائی ۱۹۹۸ء

خاک راہ صاحب دلاں

محمد عابد حسین سیفی

ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ

لاہور کینٹ۔ فون ۵۷۲۱۶۰۹

marfat.com

Marfat.com

بھی مالی اور دنیاوی مقاصد کے لیے نہ تنظیم بنائی اور نہ کسی تنظیم سے مل کر مال کمایا لیکن جہاد میں بدستور بمع خلفاء و مریدین ہمہ وقت برسرپیکار رہے۔ اگر آپ چاہتے، تو اپنے علم کو کمال و دولت کمانے کا ذریعہ بنا سکتے تھے۔ لیکن وہ دنیا کی دھوکہ بازیوں فساد آرائیوں اور حیلہ سازیوں کی گرفت سے کہیں بالاتر ہیں۔ اس لیے آپ دنیا کے فتنوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہیں۔

شائد آپ نے کبھی یہ سوچا بھی گوارا نہ کیا ہو کہ دنیا کی فریب کاریوں سے بچنے کے لیے گوشۂ تنہائی اختیار کیا جائے اور معاشرے کی ناہمواریوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ رہبانیت کو بنایا جائے مگر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اور دنیاوی معاملات میں بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اور ایک مسلمان کو دنیاوی امور میں اعتدال پسندی اختیار کر کے اس کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر معاشیات کو حل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اگر آپ چاہتے تو افغانستان کے دوسرے رہنماؤں لیڈروں کی طرح دولت کے انبار لگا کر آج اقتدار پر قابض ہو جاتے جبکہ طالبان کی تحریک میں نصف سے زیادہ آپ کے مرید شامل تھے۔ اور افغانستان میں طالبان کی حکومت میں آپ کے غلام اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اس کے باوجود سرکار نے ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اور پوری لگن اور ذوق و شوق سے ذکر و فکر کی محافل کو جاری رکھا اور تبلیغ کے عظیم فریضہ کو انجام دیتے رہے اور اقتدار و حکومت سے کنارہ کش رہے اور جب بھی آپ کو دعوت دی گئی تو آپ نے خدمت اسلام کی دعوت اور استقامت کی دعا پر ہی اکتفا کیا اور ہمہ وقت لوگوں کو اپنے علمی فیوض و برکات سے نوازا اور وسیع لنگر کا انتظام جاری رکھا اور ہزاروں افراد کو دنیاوی خدمت یعنی مالی خدمت سے اور روحانی دولت سے نوازا۔

Marfat.com

مجددعصر قیوم زماں غوث دوراں مقام صد یقیت و عبدیت

پیرطریقت رہبر شریعت الحاج قبلہ

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب

شاہ خراسان کا

تقویٰ

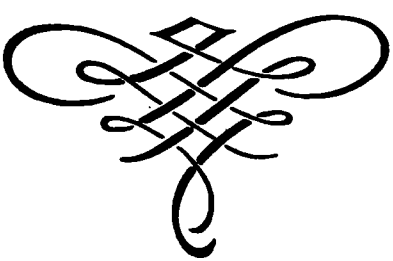

Marfat.com

انسان کے روحانی کمال کی آئینہ دار اس کی سیرت وکردار ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت کا راز اس کی سیرت کمال میں مضمر ہے۔ فخر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ غرض یہ کہ ہر بڑے انسان کو اس کی سیرت ہی بڑا بنادیتی ہے تو سرکار مبارک بھی چونکہ اولیاء اللہ میں ایک ممتاز ہستی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اس لیے آپ کی سیرت مقدسہ شریعت مطہرہ کی منہ بولتی تصویر اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی شکل نظر آتی ہے۔ آپ کی سیرت مقدسہ در البیان تاریخ اولیاء تصویر مجدد الف ثانی اور سیرت مجدد خراسان میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اسلام کا بنیادی اور مرکزی نقطہ عقیدہ توحید ہے جو بندہ عقیدہ توحید میں قوی ہے اور مخلص ہے وہ درجہ کمال کو بھی پہنچ سکتا ہے اور اس ذات سے انتہائی عاجزی کا نام تقویٰ ہے۔

سرکار مبارک جب ایام ابتدائی سلوک میں تھے تو مرشد کریم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ملاقات ہوئی تو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مبارک کی حرکت لطائف کا جب مشاہدہ کیا تو مبارک صاحب اس کو چھپانے کی پوری کوشش فرما رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ پردہ محض عجز وانکساری اور تقویٰ کی وجہ سے ہے کیونکہ نمود ونمائش اخندزادہ مبارک کی طبع میں نہیں تو مولانا صاحب نے حرکت لطائف کو چھپانے سے منع فرمایا کیونکہ مبارک نے جبہ وغیرہ کے ذریعے اس عظیم نعمت پر پردہ ڈالا ہوا تھا کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

واما بنعمة ربك فحدث

تقویٰ

تقویٰ کا معنی ومفہوم

پرہیزگاری، بچنا۔ تقویٰ سے اسم ہے۔ لغت میں تقویٰ کے معنی ہیں "حفظ شئی

Marfat.com

شاہ خراسان

گردش زمانہ کے ساتھ افکار و نظریات میں تبدیلی آجاتی ہے اور احوال کے مسائل دھندلا جاتے ہیں۔ قضا و قدر کا یہ اصول ہے کہ کفر و باطل اور شرک و بدعت کی تاریک گھٹائیں جب افق عالم پر چھانے لگتی ہیں اور بے راہ روی اپنا جال پھیلانے لگتی ہے تو رحمت خدا جوش میں آکر ایسے عناصر کی تخلیق فرماتی ہے جو زمانہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی غلاظتوں اور ناپاکیوں کو دور کرنے کی خدمت سرانجام دے جو وراثت انبیاء کو سنبھالتے ہوئے حق اور ناحق کو جدا کرے۔ سنت اور بدعت کے فرق کو خلق خدا کے سامنے عیاں کرے جس میں کفر سے نفرت کا درس حاصل ہو۔ اور فسق و فجور میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو تقویٰ و طہارت کا پیکر بنا دے جس سے دلوں میں ایمان کی محبت اور قدر و منزلت پیدا ہو۔ جہالت اور غفلت کی مدہوشی میں گھرے ہوئے افراد کو خود شناسی اور خدا پرستی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث پر عمل پیرا بنا دے۔

وہ ایسی ہستی کون ہو سکتی ہے وہی جو زیادہ معرفت سے سرشار راہ طریقت کے شاہسوار۔ درجہ کمال کے سالک اور رموز حقیقت کے شہنشاہ۔ راز حقیقت الٰہی سے آشنا۔ شمع ولایت۔ بحر عرفان سلطان الاولیاء مجدد بھی معتبر بھی۔ لاتعداد علوم کے علامہ۔ جید شیخ الاسلام بھی اور قیوم زماں۔ سرفراز مقام۔ صدیقیت اور سیف ملت و دین سیدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب المعروف پیر آرچی خراسانی مدظلہ جنہوں نے لاکھوں دلوں کو پاک فرمایا۔ اور فرما رہے ہیں۔ آپ کے حسن کردار اور

marfat.com
Marfat.com

مما یوذیہ ویغیرہ ؛

ایک چیز کی حفاظت کرنا اس سے جو ایذا دے اور نقصان دے جس سے عمل خراب ہوں اور انسان برائی کی طرف جائے اور تقویٰ کی تعریف یہ بھی ہے۔

"التقویٰ ان لا یراك اللہ حیث نہاك ولا یفقرك حیث امرکہ"۔

ترجمہ: تیرا رب تجھ کو اس جگہ نہ دیکھے جس جگہ سے اس نے تجھ کو روکا ہے اور اس جگہ سے غیر حاضر نہ دیکھے جس جگہ اس نے تجھ کو حاضری کا حکم دیا ہے

تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب مدظلہٗ

تقویٰ رہبانیت کا نام نہیں ہے کیونکہ رہبانیت کا اسلام میں جواز نہیں اور تقویٰ عین اسلام ہے اور اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"فطرت اللہ الذی فطر الناس علیہا" (الروم)

ترجمہ: کہ اس دین کی پیروی کرو جو اللہ نے لوگوں کی فطرت پر بنایا ہے۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے ہم اسلام پر کسی ایسی بات کا گمان نہیں کر سکتے جو خلاف فطرت ہو۔ فطرت اور شریعت میں فرق یہ ہے کہ فطرت ایک مبہم اشارہ ہے اور شریعت اس اشارے کو واضح کرتی ہے، مثلاً فطرت میں شراب نوشی اور زناکاری اور سود سے کراہت آتی ہے اور شریعت نے ان پر حرام کا حکم لگا کر ان کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح ان سے کراہت آنا فطرت ہے۔

پس شرعی تقویٰ کی حقیقت و حیثیت یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کو خدا کے مقرر کیے ہوئے قوائد و ضوابط کے تحت رکھے اور دل کی گہرائیوں میں اس بات

Marfat.com

اعلیٰ وارفع صلاحیتوں کی بدولت ہر کس و ناکس آپ کا گرویدہ ہے۔ آپ کی ذات وہ صاحبِ کمال ہستی ہے جس نے لاکھوں تاریک دلوں کو روشن کیا ہے۔ اور لاتعداد بھٹکے ہوئے لوگوں کو اُجالا عطا کر کے راہِ راست پر گامزن فرما دیا۔ بڑے بڑے صاحب زہد و تقویٰ اور علم کمال والے بھی آپ کے نقش قدم پر چل کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کے زہد و تقویٰ اور علم و ریاضت اور سنت کی پابندی کو دیکھ کر بڑے کمال والے بھی حیران ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنا زہد و تقویٰ معمولی نظر آنے لگتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو، کیونکہ سورج کے سامنے چراغوں کی کیا حیثیت۔ اگر شمع سورج کے مقابل روشن بھی کی جائے تو وہ کیا مقام رکھتی ہے۔ یہی عالم زمانہ کے اہل تقویٰ کا سرکار مبارک کے سامنے ہے۔

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

سرکار مبارک تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ ظاہر و باطن میں خوف خدا ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ متشابہات سے بچتے ہیں۔ غیبت سے پرہیز کرتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

پیری مریدی اور ذکر و فکر کی وجہ سے مال حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں اور نہ ہی وہ دین کی خدمت کے روپ میں تجارت و مالی منصب والی زندگی کے آرام کے خواہاں ہیں اور نہ ہی سرمایہ کاری اور اقتدار حکومت حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے ہجرت کے بعد جتنی بھی تنظیمیں افغانستان میں معرض وجود میں آئیں تو ان تنظیموں کے لیڈر امریکہ اور مختلف ممالک سے امداد حاصل کرتے رہے ان میں سے کچھ ایسے لیڈر بھی ہیں جن کی تنظیمیں محض کاغذی حد تک تھیں لیکن وہ اپنی چالاکی سے خوب پیسے کماتے رہے مگر سرکار مبارک نے کثرت افراد کے ہوتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

سے ڈرتا رہے کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے اور پکڑ کرنے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان بطش ربك لشديد

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مبارک صاحب نے رہبانیت کو اختیار نہیں فرمایا آپ صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تا اشراق صحبت و توجہ کے معمولات کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات بھی ساتھ ساتھ جاری رکھنا نماز اشراق ادا کرنا۔ اس کے بعد ناشتہ مریدین کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ مل کر کرنا پھر ناشتہ کے بعد تبلیغی امور کو ساتھ جاری رکھنا اور اپنے ہر قول و فعل میں پوری طرح اتباع سنت کو لازم پکڑنا آپ کے اوصاف میں سے ہے۔

اس وقت آپ کے۔ ا ہزار سے زائد خلفاء کی تعداد ہے جس میں لاتعداد حفاظ و قراء و علماء کرام شامل ہیں۔ ہدایت السالکین کی اشاعت اوّل محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے آٹھ ہزار خلفاء تھے۔ جیسا کہ ہدایت السالکین میں ہے "اس طرح آٹھ ہزار خلفاء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں متعدد طلباء علماء کرام حفاظ و قراء حضرات اور لاکھوں کی تعداد میں دانشور عوام مسلمانان اہل سنت اس فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور عقائد سنیہ کے عاملین ہیں۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۲۸۶) ظاہر ہے ان سب کی تربیت کا شعبہ سرکار مبارک کے سر ہے اور مریدین کے علاوہ گھریلو معاملات کی مصروفیت کے ہونے کے باوجود اپنے معمولات بھی باقاعدگی سے جاری رکھتے ہیں۔

توکل و تقویٰ یہی خانقاہی نظام کا روح رواں ہوتا ہے۔ اگر یہ نظام تقویٰ و توکل

Marfat.com

بھی مالی اور دنیاوی مقاصد کے لیے نہ تنظیم بنائی اور نہ کسی تنظیم سے مل کر مال کمایا لیکن جہاد میں بدستور بمع خلفاء و مریدین ہمہ وقت برسرپیکار رہے۔ اگر آپ چاہتے، تو اپنے علم کو کمال و دولت کمانے کا ذریعہ بنا سکتے تھے۔ لیکن وہ دنیا کی دھوکہ بازیوں فساد آرائیوں اور حیلہ سازیوں کی گرفت سے کہیں بالاتر ہیں۔ اس لیے آپ دنیا کے فتنوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہیں۔

شائد آپ نے کبھی یہ سوچا بھی گوارا نہ کیا ہو کہ دنیا کی فریب کاریوں سے بچنے کے لیے گوشۂ تنہائی اختیار کیا جائے اور معاشرے کی ناہمواریوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ رہبانیت کو بنایا جائے مگر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اور دنیاوی معاملات میں بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اور ایک مسلمان کو دنیاوی امور میں اعتدال پسندی اختیار کر کے اس کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر معاشیات کو حل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اگر آپ چاہتے تو افغانستان کے دوسرے رہنماؤں لیڈروں کی طرح دولت کے انبار لگا کر آج اقتدار پر قابض ہو جاتے جبکہ طالبان کی تحریک میں نصف سے زیادہ آپ کے مرید شامل تھے۔ اور افغانستان میں طالبان کی حکومت میں آپ کے غلام اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اس کے باوجود سرکار نے ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اور پوری لگن اور ذوق و شوق سے ذکر و فکر کی محافل کو جاری رکھا اور تبلیغ کے عظیم فریضہ کو انجام دیتے رہے اور اقتدار و حکومت سے کنارہ کش رہے اور جب بھی آپ کو دعوت دی گئی تو آپ نے خدمت اسلام کی دعوت اور استقامت کی دعا پر ہی اکتفا کیا اور ہمہ وقت لوگوں کو اپنے علمی فیوض و برکات سے نوازا اور وسیع لنگر کا انتظام جاری رکھا اور ہزاروں افراد کو دنیاوی خدمت یعنی مالی خدمت سے اور روحانی دولت سے نوازا۔

marfat.com
Marfat.com

کے بغیر ہے تو پھر دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پابندی کے بغیر نہ تو تزکیہ نفس ممکن ہے اور نہ ہی تقویٰ توکل کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ تقویٰ عمل بالاخلاص کا نام ہے اور اخلاص کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل۔ محبت۔ وہ عمل ہے جو محبت کے ساتھ ہے۔ محبت ہو گی تو عمل میں اخلاص بھی ہو گا۔

دوئم۔ خوف و ڈر۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

اوّل وہ ڈر جو محبت کی وجہ سے ہے کہ محبوب کہیں ناراض نہ ہو جائے۔

دوم۔ وہ ڈر جو تشدد ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اور جو خوف ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اسے تقویٰ نہیں کہا جا سکتا۔

اس میں پہلی قسم ہے اس کا تعلق تقویٰ و اخلاص کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام پر عمل اس کی محبت کی وجہ سے ہے ورنہ کوئی عمل فائدہ مند نہ ہو گا۔

ہم نے سرکار مبارک مدظلہ کے تقویٰ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جس میں کیا مجال ہے کسی موقع پر بھی پاؤں لرز جائیں یا کبھی کوئی قول و فعل میں تضاد ہو فی زمانہ پیروں کو مرید اکٹھا کرنے کا شوق ہے۔ اور مریدوں کی دنیا سمیٹنے کی فکر ہے۔ یہ ممکن نہیں کوئی آسانی سے فقط صرف دنیاوی مقاصد کے لیے دعا بھی کروا سکے ایک شخص فقیر کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی سرکار کاروبار میں کامیابی نہیں ہوئی۔ فوراً ارشاد فرمایا جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ دیں کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے آقا سے اخلاص و اتباع ختم کرے تو اللہ تعالےٰ بھی اس سے نظر رحمت اٹھا لیتا ہے۔

حاضرین محفل کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی

Marfat.com

انسان کے روحانی کمال کی آئینہ دار اس کی سیرت و کردار ہوتا ہے۔ انسان کی عظمت کا راز اس کی سیرت کمال میں مضمر ہے۔ فخر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ غرض یہ کہ ہر بڑے انسان کو اس کی سیرت ہی بڑا بنا دیتی ہے تو سرکار مبارک بھی چونکہ اولیاء اللہ میں ایک ممتاز ہستی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہیں اس لیے آپ کی سیرت مقدسہ شریعت مطہرہ کی منہ بولتی تصویر اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی شکل نظر آتی ہے۔ آپ کی سیرت مقدسہ در البیان تاریخ اولیاء تصویر مجدد الف ثانی اور سیرت مجدد خراسان میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اسلام کا بنیادی اور مرکزی نقطہ عقیدہ توحید ہے جو بندہ عقیدہ توحید میں قوی ہے اور مخلص ہے وہ درجہ کمال کو بھی پہنچ سکتا ہے اور اس ذات سے انتہائی عاجزی کا نام تقویٰ ہے۔

سرکار مبارک جب ایام ابتدائی سلوک میں تھے تو مرشد کریم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ملاقات ہوئی تو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مبارک کی حرکت لطائف کا جب مشاہدہ کیا تو مبارک صاحب اس کو چھپانے کی پوری کوشش فرما رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ پردہ محض عجز و انکساری اور تقویٰ کی وجہ سے ہے کیونکہ نمود و نمائش افتد زادہ مبارک کی طبع میں نہیں تو مولانا صاحب نے حرکت لطائف کو چھپانے سے منع فرمایا کیونکہ مبارک نے جبہ وغیرہ کے ذریعے اس عظیم نعمت پر پردہ ڈالا ہوا تھا کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

واما بنعمة ربك فحدث

تقویٰ

تقویٰ کا معنی و مفہوم

پرہیزگاری، بچنا۔ تقویٰ سے اسم ہے۔ لغت میں تقویٰ کے معنی ہیں "حفظ شئی

marfat.com

Marfat.com

جب گھر گھر سینما (ٹیلی ویژن) بن جائے جس گھر میں کنجر خانہ ہو اور غیر محرم کی تصویریں دیکھی جائیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا جب رحمت کا فرشتہ ہی نہیں تو قبولیت دعا کہاں سے آئے قبولیت دُعا کے لیے رزق حلال بھی ضروری ہے، کیونکہ طریقت کی بنیاد سنت کی پابندی اور آداب طریقت ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

من شغلہٗ ذکری مسلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

جس کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روک رکھا تو میں اس کو تمام سائلین سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

کسی شخص کو بھی مکمل سنت کی پابندی کے وعدہ کے بغیر کبھی بھی مرید نہیں فرمایا اگر وہ شخص دوبارہ حاضر ہو، اور اس میں سابقہ وعدہ کی پاسداری نظر نہ آئے تو ایک دفعہ اس کو اس کی سابقہ غلطی کا احساس دلاتے ہیں۔

جب دوبارہ اس میں عمل کی رمق نظر نہ آئے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ شخص تیسری بار آستانہ عالیہ میں حاضر ہونے کی جرات بھی کر جائے۔

کیونکہ استقامت تقویٰ کا حصہ ہے۔

بزرگان طریقت کا ارشاد ہے کہ استقامت کرامت سے افضل ہے۔

نیز ارشاد ہے کہ استقامت ہزار کرامت سے بہتر اور افضل ہے۔ کیونکہ استقامت ہی تقویٰ کا معیار ہے۔ سرکار مبارک کی ذات گرامی میں یہ وصف یعنی استقامت بدرجہ اتم دیکھا ہے ارکان شریعت مطہرہ اور اصول، آداب طریقت کی پابندی آپ کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے۔

Marfat.com

ممایوذیہ وغیرہ۔

ایک چیز کی حفاظت کرنا اس سے جو ایذا دے اور نقصان دے جس سے عمل خراب ہوں اور انسان برائی کی طرف جائے اور تقویٰ کی تعریف یہ بھی ہے۔

التقویٰ ان لا یراك الله حیث نهاك ولا یفقدك حیث امرك۔

ترجمہ: تیرا رب تجھ کو اس جگہ نہ دیکھے جس جگہ سے اس نے تجھ کو روکا ہے اور اس جگہ سے غیر حاضر نہ دیکھے جس جگہ اس نے تجھ کو حاضری کا حکم دیا ہے

تقویٰ کی شرعی حیثیت اور مبارک صاحب مدظلہٗ

تقویٰ رہبانیت کا نام نہیں ہے کیونکہ رہبانیت کا اسلام میں جواز نہیں اور تقویٰ عین اسلام ہے اور اسلام بالکل فطرت انسانی کے مطابق ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"فطرت الله الذی فطر الناس علیها" (الروم)

ترجمہ: کہ اس دین کی پیروی کرو جو اللہ نے لوگوں کی فطرت پر بنایا ہے۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے ہم اسلام پر کسی ایسی بات کا گمان نہیں کر سکتے جو خلاف فطرت ہو۔ فطرت اور شریعت میں فرق یہ ہے کہ فطرت ایک مبہم اشارہ ہے اور شریعت اس اشارے کو واضح کرتی ہے۔ مثلاً فطرت میں شراب نوشی اور زناکاری اور سود سے کراہت آتی ہے اور شریعت نے ان پر حرام کا حکم لگا کر ان کو واضح کر دیا ہے۔ اسی طرح ان سے کراہت آنا فطرت ہے۔

پس شرعی تقویٰ کی حقیقت و حیثیت یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی کو خدا کے مقرر کیے ہوئے قوائد و ضوابط کے تحت رکھے اور دل کی گہرائیوں میں اس بات

marfat.com
Marfat.com

فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات۔ آداب۔ طریقت پر بڑی سختی سے کاربند ہیں اور نماز پنجگانہ میں سے کبھی آپ کی کوئی نماز ایسی نہیں جو آپ نے باجماعت ادا نہ فرمائی ہو، نہ آپ کبھی بے وضو رہے اگر وضو ٹوٹنے کے قریب گیا۔ فوراً فرمایا کہ میرا وضو تنگ ہے اور دوبارہ اسی وقت وضو فرمایا۔ کبھی بھی آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی معمولات شریف سفر و حضر صحت و بیماری میں بالعموم یکساں ہی ہوتے ہیں۔ چاہیے کاشانہ اقدس پر تشریف فرما ہوں یا خانقاہ عالیہ میں یا مسجد میں۔

Marfat.com

سے ڈرتا رہے کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کو توڑا تو اللہ تعالیٰ سزا دینے والا ہے اور پکڑ کرنے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ان بطش ربك لشديد

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مبارک صاحب نے رہبانیت کو اختیار نہیں فرمایا آپ صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد تا اشراق صحبت و توجہ کے معمولات کو اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات بھی ساتھ ساتھ جاری رکھنا نماز اشراق ادا کرنا۔ اس کے بعد ناشتہ مریدین کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ مل کر کرنا پھر ناشتہ کے بعد تبلیغی امور کو ساتھ جاری رکھنا اور اپنے ہر قول و فعل میں پوری طرح اتباع سنت کو لازم پکڑنا آپ کے اوصاف میں سے ہے۔

اس وقت آپ کے ۱۰ ہزار سے زائد خلفاء کی تعداد ہے جس میں لاتعداد حفاظ و قراء و علماء کرام شامل ہیں۔ ہدایت السالکین کی اشاعت اوّل محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے آٹھ ہزار خلفاء تھے۔ جیسا کہ ہدایت السالکین میں ہے "اس طرح آٹھ ہزار خلفاء کرام اور ہزاروں کی تعداد میں متعدد طلباء علماء کرام حفاظ و قراء حضرات اور لاکھوں کی تعداد میں دانشور عوام مسلمانان اہل سنت اس فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں اور عقائد سنیہ کے عاملین ہیں۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۲۸۶) ظاہر ہے ان سب کی تربیت کا شعبہ سرکار مبارک کے سر ہے اور مریدین کے علاوہ گھریلو معاملات کی مصروفیت کے ہونے کے باوجود اپنے معمولات بھی باقاعدگی سے جاری رکھتے ہیں۔

توکل و تقویٰ یہی خانقاہی نظام کا روح رواں ہوتا ہے۔ اگر یہ نظام تقویٰ و توکل

marfat.com

Marfat.com

خدمتِ خلق

سرکار مبارک کی خدمت خلق کا عجیب عالم ہے۔ کیونکہ خدمت کا تعلق بھی تقویٰ کے ساتھ ہے ہر شخص سے شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور ہر ملنے والے سے خیریت دریافت کرنا اور نئے آدمی سے نام جائے سکونت دریافت فرمانا جس سے ناواقف اجنبی آپ کے اخلاق و تقویٰ سے فوراً آپ کی طرف مانوس ہوجاتا ہے واقف ناواقف ہر ایک کی بات بڑی توجہ سے سنتے ہیں اور اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کا جواب بڑے مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

غرضیکہ جو بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ کے فیوض و برکات و تقویٰ سے پوری طرح استفادہ حاصل کیا۔ آپ کی محفل پاک میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خاص و عام واقف و ناواقف کی قید نہیں۔ سب کے ساتھ خوش اخلاقی مہربانی نوازشات میں یکساں سلوک فرماتے ہیں۔ اور مہمانوں کی خدمت میں خود بھی مصروف عمل ہیں اور ساتھ آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث محمد حمید حبیبی شخصیات کبھی تو مہمانوں کے ہاتھ دھلوا رہے ہیں۔ کبھی کسی کے آگے کھانا رکھ رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان کو خدام میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں خدام کے ساتھ ہمہ وقت شامل ہوتے ہیں۔ اور خدمت و ایثار کے کاموں میں بڑے انہماک اور خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ خدمت خلق ہی اہل طریقت کا نمایاں

Marfat.com

کے بغیر ہے تو پھر دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پابندی کے بغیر نہ تو تزکیہ نفس ممکن ہے اور نہ ہی تقویٰ توکل کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ تقویٰ عمل بالاخلاص کا نام ہے اور اخلاص کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل۔ محبت۔ وہ عمل ہے جو محبت کے ساتھ ہے۔ محبت ہو گی تو عمل میں اخلاص بھی ہو گا۔

دوئم۔ خوف و ڈر۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

اوّل وہ ڈر جو محبت کی وجہ سے ہے کہ محبوب کہیں ناراض نہ ہو جائے۔

دوم۔ وہ ڈر جو تشدد ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اور جو خوف ظلم و زیادتی کی وجہ سے ہے اسے تقویٰ نہیں کہا جا سکتا۔

اس میں پہلی قسم ہے اس کا تعلق تقویٰ و اخلاص کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام پر عمل اس کی محبت کی وجہ سے ہے ورنہ کوئی عمل فائدہ مند نہ ہو گا۔

ہم نے سرکار مبارک مدظلہ کے تقویٰ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جس میں کیا مجال ہے کسی موقع پر بھی پاؤں لرز جائیں یا کبھی کوئی قول و فعل میں تضاد ہو فی زمانہ پیروں کو مرید اکٹھا کرنے کا شوق ہے۔ اور مریدوں کی دنیا سمیٹنے کی فکر ہے۔ یہ ممکن نہیں کوئی آسانی سے فقط صرف دنیاوی مقاصد کے لیے دعا بھی کروا سکے ایک شخص فقیر کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی سرکار کاروبار میں کامیابی نہیں ہوئی۔ فوراً ارشاد فرمایا جو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ دیں کہ مطلب یہ ہے کہ اپنے آقا سے اخلاص و اتباع ختم کرے تو اللہ تعالےٰ بھی اس سے نظر رحمت اٹھا لیتا ہے۔

حاضرین محفل کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی

marfat.com
Marfat.com

وصف جمیل ہے بلکہ اہل طریقت نے تو مخلوق خدا کی خدمت سے کمال حاصل کیا ہے توجہ و تربیت اہل اللہ کی خدمت کا عظیم حصہ ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ایک بار راقم الحروف سرکار مبارک کی حاضری کے لیے بارہ منڈیکس حاضر ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک شدت گرمی کی وجہ سے بحرین تشریف لے گئے ہیں میرے ساتھ چار اور ساتھی بھی تھے۔ سرکار نے کرایہ پر دریا کے کنارہ مکان لے رکھا تھا۔ ہم ظہر کی نماز کے بعد حاضر ہوئے۔ سرکار نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ہم نے عرض کی نہیں تو آپ نے ہمیں نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا اور خود گھر میں تشریف لے گئے اور ابھی ہماری نماز ختم ہی ہوئی تھی ہم نے دیکھا کہ سرکار مبارک ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا خود اٹھائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو اس وقت صاحبزادہ موجود تھا نہ ہی کوئی خادم تو جب ہم سرکار مبارک کے آنے کا یہ منظر دیکھا تو لرزہ براندام ہو گئے۔ فوراً اپنے کر آپ کے ہاتھوں سے کھانا لیا تو اندازہ ہوا کہ یہ افعال آپ کے کمال تقویٰ کے ہیں۔ الغرض جہاں سرکار مبارک کا قدم لگا اور لگ رہا ہے وہاں ظاہری باطنی فیوض و برکات کی برسات ہوتی گئی۔ دلوں کی دنیا، تقویٰ، پرہیزگاری، علم و عرفان، دین داری کے کمالات کی دولت سے مالا مال ہو گئی جس سے انقلاب برپا ہو گیا۔

عاجز کو یاد ہے جب جناب میاں محمد سیفی اور راقم الحروف نے مل کر عریانی اور فحاشی کے خلاف جلوس نکالا تو جلوس مال روڈ پر پہنچا۔ ڈیوٹی پر اے سی کینٹ سے ملاقات ہوئی اس کے الفاظ آج بھی ذہن میں گونج رہے ہیں کہ مجھے اس جلوس کے شرکاء کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتے اتر آئے ہیں۔ ان کی صورتوں اور تقویٰ

Marfat.com

جب گھر گھر سینما (ٹیلی ویژن) بن جائے جس گھر میں کنجر خانہ ہو اور غیر محرم کی تصویریں دیکھی جائیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا جب رحمت کا فرشتہ ہی نہیں تو قبولیت دعا کہاں سے آئے قبولیت دُعا کے لیے رزق حلال بھی ضروری ہے، کیونکہ طریقت کی بنیاد سنّت کی پابندی اور آداب طریقت ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

من شغلہٗ ذکری مسلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین۔

جس کو میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روک رکھا تو میں اس کو تمام سائلین سے بڑھ کر دیتا ہوں۔

کسی شخص کو بھی مکمل سنّت کی پابندی کے وعدہ کے بغیر کبھی بھی مرید نہیں فرمایا اگر وہ شخص دوبارہ حاضر ہو، اور اس میں سابقہ وعدہ کی پاسداری نظر نہ آئے تو ایک دفعہ اس کو اس کی سابقہ غلطی کا احساس دلاتے ہیں۔

جب دوبارہ اس میں عمل کی رمق نظر نہ آئے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ شخص تیسری بار آستانہ عالیہ میں حاضر ہونے کی جرات بھی کر جائے۔

کیونکہ استقامت تقویٰ کا حصّہ ہے۔

بزرگان طریقت کا ارشاد ہے کہ استقامت کرامت سے افضل ہے۔

نیز ارشاد ہے کہ استقامت ہزار کرامت سے بہتر اور افضل ہے۔ کیونکہ استقامت ہی تقویٰ کا معیار ہے۔ سرکار مبارک کی ذات گرامی میں یہ وصف یعنی استقامت بدرجہ اتم دیکھا ہے ارکان شریعت مطہرہ اور اصول، آداب طریقت کی پابندی آپ کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ ان کا غلام بن جاؤں اور الحمدللہ سرکار مبارک کے غلاموں کا تقویٰ اور لگن آپ ہی کی برکات اور نوازشات کی وجہ سے ہے۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کے نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

مریدوں کے کمال میں پیر ہی کا کمال ہوتا ہے کسی پیر کے کامل و ناکامل ہونے کو دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کو دیکھ لو۔

آپریشن

پتہ میں درد کی شدت جب بڑھ گئی تو ایکسرے دیکھنے کے بعد ڈاکٹروں نے بغیر آپریشن کے علاج ناممکن کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ پتہ میں بہت زیادہ پتھر بن چکے تھے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ اگر آپریشن میں تاخیر ہوگئی تو پتہ پھٹنے کا خدشہ ہے۔ جو انتہائی خطرناک ہے۔

آپریشن کا سن کر سرکار اس وجہ سے پریشان ہوئے کہ آج تک نہ تو میری نماز قضا ہوئی نہ جماعت اور ان معمولات میں فرق آئے گا۔ نمازیں قضا ہوں گی اور وضو سے بھی محروم ہونا پڑے گا یہ مجھے کسی صورت میں بھی گوارا نہیں اس کے علاوہ ہسپتالوں میں جوان نرسیں ٹیکہ علاج وغیرہ کے لیے رکھی جاتی ہیں جو غیر محرم مردوں کو ہاتھ لگاتی ہیں جو جائز نہیں۔ اس قدر تکلیف کے باوجود سرکار مبارک پوری طرح آپریشن کیلئے ڈاکٹروں کے فیصلے کو قبول نہیں فرما رہے تھے۔ اگر یہاں پر سرکار مبارک کی تکلیف کی کیفیت کو تحریر میں لاؤں تو اس کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سرکار کے بڑے صاحبزادے جسٹس سعید احمد حیدری صاحب نے عرض کیا کہ علاج بغیر آپریشن کے ناممکن ہے۔ جواباً سرکار نے فرمایا، تو پھر نمازوں کا کیا بنے گا: اس

Marfat.com

فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات۔ آداب۔ طریقت پر بڑی سختی سے کاربند ہیں اور نماز پنجگانہ میں سے کبھی آپ کی کوئی نماز ایسی نہیں جو آپ نے باجماعت ادا نہ فرمائی ہو، نہ آپ کبھی بے وضو رہے اگر وضو ٹوٹنے کے قریب گیا۔ فوراً فرمایا کہ میرا وضو تنگ ہے اور دوبارہ اسی وقت وضو فرمایا۔ کبھی بھی آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی معمولات شریف سفر و حضر صحت و بیماری میں بالعموم یکساں ہی ہوتے ہیں۔ چاہیے کاشانہ اقدس پر تشریف فرما ہوں یا خانقاہ عالیہ میں یا مسجد میں۔

marfat.com
Marfat.com

موقع پر معالج ڈاکٹر محمد امین بھی موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے علاج کے لیے ہم نرسیں نہیں بھیجیں گے۔ اور آپریشن ایسے وقت میں کریں گے جس میں نماز قضا نہ ہو۔ خدانخواستہ آپ کا آپریشن نہ کیا گیا تو بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

آپریشن نماز ظہر کے فوراً بعد شروع ہوا تاکہ نماز عصر تک ہو جائے۔ آپریشن کے بعد جب سرکار مبارک نے آنکھیں کھولیں تو پہلی بات یہ تھی کہ میری نماز تو قضا نہیں ہو گئی۔ یہ آپ کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ سرکار مبارک نے تیمم پر ہی اکتفا نہ کیا وضو کیا کمرے کے اندر بیڈ سیدھا کر کے مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کو امامت کا حکم فرمایا ناچیز اور آپ مقتدی بنے۔ اور نماز باجماعت ادا ہوئی۔ آپریشن کا زخم چار انچ سے قدرے زیادہ تھا۔ ڈاکٹر صاحبان یہ کہہ رہے تھے کہیں نماز کی وجہ سے ٹانکیں نہ کھل جائیں تو حضرت فرما رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں۔ جب دوسری نماز عصر کا وقت آیا تو اس کی امامت کے فرائض سید جعفر الحسینی نے فرمائے۔ تو آپ نے نماز عصر اشارے کے بغیر کھڑے ہو کر تمام ارکان کو کامل طور پر بجالاتے ہوئے ادا فرمائی۔

جب نماز مغرب کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں گے کیونکہ مسجد کا اہتمام ہسپتال کی اسی پوزیشن میں تھا۔ جب سرکار نے مسجد میں جانے کا ارادہ فرمایا تو ڈاکٹروں سمیت سب پریشان تھے۔ کہ آپریشن تازہ ہے مبارک نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ پریشان ہونے والوں میں صاحبزادہ حیدری صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ مبارک نے ان کے چہرہ کی پریشانی کو دیکھ کر فرمایا۔ تم میں سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے نقصانات نہیں ہوتے بلکہ فوائد ہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آپ کے اعلیٰ تقویٰ اور کمالات کی نشانیاں ہیں۔ انہی چیزوں کو ہی میرے نزدیک

Marfat.com

خدمتِ خلق

سرکار مبارک کی خدمت خلق کا عجیب عالم ہے۔ کیونکہ خدمت کا تعلق بھی تقویٰ کے ساتھ ہے ہر شخص سے شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور ہر ملنے والے سے خیریت دریافت کرنا اور نئے آدمی سے نام جائے سکونت دریافت فرمانا جس سے ناواقف اجنبی آپ کے اخلاق و تقویٰ سے فوراً آپ کی طرف مانوس ہو جاتا ہے واقف ناواقف ہر ایک کی بات بڑی توجہ سے سنتے ہیں اور اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کا جواب بڑے مشفقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

غرضیکہ جو بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ کے فیوض و برکات و تقویٰ سے پوری طرح استفادہ حاصل کیا۔ آپ کی محفل پاک میں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خاص و عام واقف و ناواقف کی قید نہیں۔ سب کے ساتھ خوش اخلاقی مہربانی نوازشات میں یکساں سلوک فرماتے ہیں۔ اور مہمانوں کی خدمت میں خود بھی مصروف عمل ہیں اور ساتھ آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث محمد حمید حبیبی شخصیات کبھی تو مہمانوں کے ہاتھ دھلوا رہے ہیں۔ کبھی کسی کے آگے کھانا رکھ رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان کو خدام میں تلاش کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں خدام کے ساتھ ہمہ وقت شامل ہوتے ہیں۔ اور خدمت و ایثار کے کاموں میں بڑے انہماک اور خلوص سے حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ خدمت خلق ہی اہل طریقت کا نمایاں

marfat.com

Marfat.com

کرامت کہتے ہیں۔ دراصل یہ کرامت سے بھی اونچا درجہ ہے جس کا نام استقامت ہے۔ کرامتیں بعض دفعہ ایسے لوگوں سے بھی ظہور پذیر ہوئی ہیں جو کمالات کے اعلیٰ درجہ پر فائز نہیں ہوتے استقامت ہمیشہ اعلیٰ کمال سے سرفراز لوگوں سے ہی ظہور پذیر ہوتی ہے۔

کھانے پینے میں زہد و اتقا

پہلے بیان ہو چکا ہے زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا ہے۔ سرکار مبارک مدظلہ کو زہد و اتقا میں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی شریعت مطہرہ کی انتہائی پابندی فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا خدائے واحد و قہار کی بندگی کا اس قدر شوق اور غلبہ کے ساتھ کرنا اس کیفیت کو ہم سرکار مبارک کی جوانی سے لے کر اب تک یکساں دیکھتے آرہے ہیں۔ مجال ہے معمولی بھی فرق آئے۔ یعنی پہلی کیفیت کا غلبہ ابھی تک ویسا ہی ہے۔ چند دفعہ راقم الحروف کے سامنے مختلف سیرپ ڈاکٹر کے مشورے سے لائے گئے۔ تو معلومات حاصل فرمائی تو اس میں کہیں الکوحل تو نہیں جس قدر بھی تکلیف ہو جب دوائی میں الکوحل ثابت ہو یا کوئی کہہ دے کبھی بھی اس دوائی کو دوبارہ استعمال نہیں فرمایا۔

جب سرکار اس خادم کی دعوت پر لاہور تشریف لائے۔ چونکہ سرکار مبارک نے غلام کے نکاح پڑھانے کی خاطر آبائی گاؤں موضع کوٹ سرور تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں تشریف لے جانا تھا۔ میری شادی کے انتظامات قبلہ والد صاحب صوفی سلطان محمود صاحب نے ہمارے جانے سے پہلے کیے ہوئے تھے تو اس پینے کے انتظام میں پیپسی کی بوتلیں تھیں تو لاہور میں ساتھیوں نے کہہ دیا اس میں

Marfat.com

وصف جمیل ہے بلکہ اہل طریقت نے تو مخلوق خدا کی خدمت سے کمال حاصل کیا ہے توجہ و تربیت اہل اللہ کی خدمت کا عظیم حصہ ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ایک بار راقم الحروف سرکار مبارک کی حاضری کے لیے باڑہ منڈی کیس حاضر ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک شدت گرمی کی وجہ سے بحرین تشریف لے گئے ہیں میرے ساتھ چار اور ساتھی بھی تھے۔ سرکار نے کرایہ پر دریا کے کنارہ مکان لے رکھا تھا۔ ہم ظہر کی نماز کے بعد حاضر ہوئے۔ سرکار نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے ہم نے عرض کی نہیں تو آپ نے ہمیں نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا اور خود گھر میں تشریف لے گئے اور ابھی ہماری نماز ختم ہی ہوئی تھی ہم نے دیکھا کہ سرکار مبارک ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا خود اٹھائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ کیونکہ نہ تو اس وقت صاحبزادہ موجود تھا نہ ہی کوئی خادم تو جب ہم سرکار مبارک کے آنے کا یہ منظر دیکھا تو لرزہ براندام ہو گئے۔ فوراً اپک کر آپ کے ہاتھوں سے کھانا لیا تو اندازہ ہوا کہ یہ افعال آپ کے کمال تقویٰ کے ہیں۔ الغرض جہاں سرکار مبارک کا قدم لگا اور لگ رہا ہے وہاں ظاہری باطنی فیوض و برکات کی برسات ہوتی گئی۔ دلوں کی دنیا، تقویٰ، پرہیزگاری، علم و عرفان، دین داری کے کمالات کی دولت سے مالا مال ہو گئی جس سے انقلاب برپا ہو گیا۔

عاجز کو یاد ہے جب جناب میاں محمد سیفی اور راقم الحروف نے مل کر عریانی اور فحاشی کے خلاف جلوس نکالا تو جلوس مال روڈ پر پہنچا۔ ڈیوٹی پر اے سی کینٹ سے ملاقات ہوئی اس کے الفاظ آج بھی ذہن میں گونج رہے ہیں کہ مجھے اس جلوس کے شرکاء کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے فرشتے اتر آئے ہیں۔ ان کی صورتوں اور تقویٰ

marfat.com
Marfat.com

تو الکوحل ہے کیونکہ گاؤں میں متبادل بوتلوں کے ملنے کا انتظام نہیں تھا تو حضرت نے سادہ پانی نوش فرمایا۔ سادہ پانی پینے کی وجہ یہ تھی جب بوتلوں سے انکار کیا تو انہی جگہوں میں پیپسی کی بوتلیں ڈالی گئی تھیں اور دوبارہ انہی میں شربت تیار کر کے دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا پیپسی والے کو نکال کر برتنوں کو صاف کیا گیا ہے۔ قبلہ والد محترم نے عرض کیا کہ حضور نہیں تو آپ نے فرمایا صفائی کے بغیر برتنوں میں دوبارہ شربت تیار کرنے سے الکوحل والی پیپسی کی تاثیر شامل ہے اس لیے مجھے سادہ پانی ہی کافی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ص.

(المائدۃ۔ ۵ : ۲) ۲۶

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر۔

یعنی اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا۔ ان کے اس معاندانہ فعل کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ۔ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا۔ گناہ اور جس سے منع کیا گیا اس کا کرنا زیادتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ کفار نے مسلمانوں کو کعبہ کی زیارت یعنی عمرہ کرنے سے روک دیا تھا تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جن علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ وہاں سے ان کو روکیں۔

حدیث پاک ہے راوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ان الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبھات یعلمھن کثیر من

Marfat.com

کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ ان کا غلام بن جاؤں اور الحمدللہ سرکار مبارک کے غلاموں کا تقویٰ اور رکھ رکھاؤ آپ ہی کی برکات اور نوازشات کی وجہ سے ہے۔

ان کا سایہ اک تجلی ان کے نقش پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

مریدوں کے کمال میں پیر ہی کا کمال ہوتا ہے کسی پیر کے کامل و ناکامل ہونے کو دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کو دیکھ لو۔

آپریشن

پتہ میں درد کی شدت جب بڑھ گئی تو ایکسرے دیکھنے کے بعد ڈاکٹروں نے بغیر آپریشن کے علاج ناممکن کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ پتہ میں بہت زیادہ پتھر بن چکے تھے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ اگر آپریشن میں تاخیر ہوگئی تو پتہ پھٹنے کا خدشہ ہے۔ جو انتہائی خطرناک ہے۔

آپریشن کا سن کر سرکار اس وجہ سے پریشان ہوئے کہ آج تک نہ تو میری نماز قضا ہوئی نہ جماعت اور ان معمولات میں فرق آئے گا۔ نمازیں قضا ہوں گی اور وضو سے بھی محروم ہونا پڑے گا یہ مجھے کسی صورت میں بھی گوارا نہیں اس کے علاوہ ہسپتالوں میں جوان نرسیں ٹیکہ علاج وغیرہ کے لیے رکھی جاتی ہیں جو غیر محرم مردوں کو ہاتھ لگاتی ہیں جو جائز نہیں۔ اس قدر تکلیف کے باوجود سرکار مبارک پوری طرح آپریشن کیلئے ڈاکٹروں کے فیصلے کو قبول نہیں فرما رہے تھے۔ اگر یہاں پر سرکار مبارک کی تکلیف کی کیفیت کو تحریر میں لاؤں تو اس کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ سرکار کے بڑے صاحبزادے جسٹس سعید احمد حیدری صاحب نے عرض کیا کہ علاج بغیر آپریشن کے ناممکن ہے۔ جواباً سرکار نے فرمایا، تو پھر نمازوں کا کیا ہے گا، اس پر

marfat.com
Marfat.com

الناس فمن اتقی الشبہات استبراء لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراتع حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ۔

(صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب اخذ الحلال وترک الشبہات)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حلال واضح اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو ان مشتبہ چیزوں سے بچا وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالے گا اور جو مشبہات میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔ جس طرح وہ چرواہا جو چراگاہ کے پاس اپنا گلہ چراتا تھا۔ اغلب ہے کہ اس کا گلہ چراگاہ میں پڑ جائے۔ آگاہ! ہر بادشاہ کے پاس محفوظ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جو چیزیں حلال ہیں وہ واضح طور پر ظاہر ہیں جو چیزیں حرام ہیں وہ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اور حلال چیزوں کو حلال سمجھنے کے بغیر وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا بعض چیزیں ایسی ہیں نہ ان کو واضح حلال کہا گیا ہے۔ اور نہ حرام کہا گیا ہے ان صورتوں میں احتیاط کے پہلو کو اختیار کریں۔ مشتبہ میں نہ پڑے تو وہ بہتر ہے۔ الحمد للہ سرکار مبارک مدظلہ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں انتہا درجے کی احتیاط کرتے دیکھا ہے۔

یہ حالات تو اب ہیں ورنہ اس سے پہلے جب صحت مبارک اچھی تھی اور کھانا پرہیزی نہ تھا تو سب کے لیے ایک جگہ کھانا آتا اور آپ سب کے ساتھ مل کر تناول فرماتے۔ اب تو نہ نمک مرچ نہ گھی فقط اُبلا ہوا کھانا ہے۔ اس کو کھانا آپ ہی کی ہمت ہے اور چند سالوں سے متواتر صحت مبارک کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہے۔ بعض دفعہ آپ کے

Marfat.com

موقع پر معالج ڈاکٹر محمد امین بھی موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے علاج کے لیے ہم نرسیں نہیں بھیجیں گے۔ اور آپریشن ایسے وقت میں کریں گے جس میں نماز قضا نہ ہو۔ خدانخواستہ آپ کا آپریشن نہ کیا گیا تو بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

آپریشن نماز ظہر کے فوراً بعد شروع ہوا تاکہ نماز عصر تک ہو جائے۔ آپریشن کے بعد جب سرکار مبارک نے آنکھیں کھولیں تو پہلی بات یہ تھی کہ میری نماز تو قضا نہیں ہو گئی۔ یہ آپ کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ سرکار مبارک نے تیمم پر ہی اکتفا نہ کیا وضو کیا کمرے کے اندر بیڈ سیدھا کر کے مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کو امامت کا حکم فرمایا ناچیز اور آپ مقتدی بنے۔ اور نماز باجماعت ادا ہوئی۔ آپریشن کا زخم چار انچ سے قدرے زیادہ تھا۔ ڈاکٹر صاحبان یہ کہہ رہے تھے کہیں نماز کی وجہ سے ٹانکیں نہ کھل جائیں تو حضرت فرما رہے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں۔ جب دوسری نماز عصر کا وقت آیا تو اس کی امامت کے فرائض سید جعفر الحسینی نے فرمائے۔ تو آپ نے نماز عصر اشارے کے بغیر کھڑے ہو کر تمام ارکان کو کامل طور پر بجالاتے ہوئے ادا فرمائی۔

جب نماز مغرب کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب ہم نماز باجماعت مسجد میں جا کر ادا کریں گے کیونکہ مسجد کا اہتمام ہسپتال کی اسی پوزیشن میں تھا۔ جب سرکار نے مسجد میں جانے کا ارادہ فرمایا تو ڈاکٹروں سمیت سب پریشان تھے۔ کہ آپریشن تازہ ہے مبارک نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ پریشان ہونے والوں میں صاحبزادہ حیدری صاحب کا نام سرفہرست ہے۔ مبارک نے ان کے چہرہ کی پریشانی کو دیکھ کر فرمایا۔ تم میں سے کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے نقصانات نہیں ہوتے بلکہ فوائد ہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام باتیں آپ کے اعلیٰ تقویٰ اور کمالات کی نشانیاں ہیں۔ انہی چیزوں کو ہی میرے نزدیک

marfat.com
Marfat.com

لیے علیحدہ کھانا گھر سے تیار ہو کر آتا۔ آپ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بچا ہوا کھانا احباب میں تقسیم کرتے تو دوستوں کو خود ہی پتا چل جاتا یہ تو ایسا کھانا ہے کہ اس کو کھانا ہی بہت مشکل ہے مگر کھانا کیونکہ گھر سے تیار ہو کر آتا ہے لیکن نسبت کی وجہ سے فیض کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ دنیا کی لذت کے اعتبار سے تو اسے بے مزہ کہا جا سکتا ہے مگر سرکار مبارک کے فیض برکت کی وجہ سے اس کھانے کے متبرک ہونے کا صحیح اندازہ تو ایک مخلص سالک ہی لگا سکتا ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے نمک ضرور استعمال فرماتے ہیں اسی طرح آخر پر بھی۔ اسی طرح ہاتھ کھانے کے شروع میں بھی دھلائے جاتے اور آخر پر بھی۔

حدیث پاک میں ہے کہ :-

قال قرأت فی التوراۃ ان برکتہ الطعام الوضو بعدہ فذکرت ذلک لنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قدات فی التورۃ. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ الطعام الوضو قبلہ والوضو بعدہ۔

Marfat.com

کرامت کہتے ہیں۔ دراصل یہ کرامت سے بھی اونچا درجہ ہے جس کا نام استقامت ہے۔ کرامتیں بعض دفعہ ایسے لوگوں سے بھی ظہور پذیر ہوئی ہیں جو کمالات کے اعلیٰ درجہ پر فائز نہیں ہوتے استقامت ہمیشہ اعلیٰ کمال سے سرفراز لوگوں سے ہی ظہور پذیر ہوتی ہے۔

کھانے پینے میں زہد و اتقا

پہلے بیان ہو چکا ہے زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا ہے۔ سرکار مبارک مدظلہ کو زہد و اتقا میں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کو چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی شریعت مطہرہ کی انتہائی پابندی فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا خدائے واحد و قہار کی بندگی کا اس قدر شوق اور غلبہ کے ساتھ کرنا اس کیفیت کو ہم سرکار مبارک کی جوانی سے لے کر اب تک یکساں دیکھتے آرہے ہیں۔ مجال ہے معمولی بھی فرق آئے۔ یعنی پہلی کیفیت کا غلبہ ابھی تک ویسا ہی ہے۔ چند دفعہ راقم الحروف کے سامنے مختلف سیرپ ڈاکٹر کے مشورے سے لائے گئے۔ تو معلومات حاصل فرمائی تو اس میں کہیں الکوحل تو نہیں جس قدر بھی تکلیف ہو جب دوائی میں الکوحل ثابت ہو یا کوئی کہہ دے کبھی بھی اس دوائی کو دوبارہ استعمال نہیں فرمایا۔

جب سرکار اس خادم کی دعوت پر لاہور تشریف لائے۔ چونکہ سرکار مبارک نے غلام کے نکاح پڑھانے کی خاطر آبائی گاؤں موضع کوٹ سرور تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں تشریف لے جانا تھا۔ میری شادی کے انتظامات قبلہ والد صاحب صوفی سلطان محمود صاحب نے ہمارے جانے سے پہلے کیے ہوئے تھے تو اس میں پینے کے انتظام میں بیسی کی بوتلیں تھیں تو لاہور میں ساتھیوں نے کہہ دیا اس میں

marfat.com
Marfat.com

تواضع

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛

من تواضع رفعہ اللہ

جس شخص میں جتنی تواضع ہوگی اس میں اسی قدر حقیقی بلندی و بزرگی ہوگی۔

تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ کے منع کردہ یا ناپسندیدہ چیزوں سے خوف، محبت، حیاء کی بنا پر رکنا، بچنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت پر یقین رکھتے ہوئے احساس یقینی کے ساتھ اس کی عبادت کرنا۔ اور جب بندہ میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تو وہ ولی اللہ کہلاتا ہے۔

چونکہ تقویٰ کے بغیر تواضع ناممکن ہے۔ تواضع کا سب سے زیادہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس کی بارگاہ میں جس قدر تواضع ہوگی اس قدر کمالات بڑھیں گے جس طرح پھلدار درخت کی خدمت ہو تو پھل زیادہ ہوتا ہے اور جب پھل لگ جائے تو اس میں جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے، جس قدر پھل زیادہ ہوگا جھکاؤ اور تواضع اسقدر زیادہ ہوگی۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

یہی حال اہل اللہ کا ہے جس قدر اللہ کی بارگاہ میں تواضع ہوگی اسی قدر مقامات

Marfat.com

تو الکوحل ہے کیونکہ گاؤں میں متبادل بوتلوں کے ملنے کا انتظام نہیں تھا تو حضرت نے سادہ پانی نوش فرمایا۔ سادہ پانی پینے کی وجہ یہ تھی جب بوتلوں سے انکار کیا تو انہی جگہوں میں پیپسی کی بوتلیں ڈالی گئی تھیں اور دوبارہ انہی میں شربت تیار کر کے دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا پیپسی والے کو نکال کر برتنوں کو صاف کیا گیا ہے۔ قبلہ والد محترم نے عرض کیا کہ حضور نہیں تو آپ نے فرمایا صفائی کے بغیر برتنوں میں دوبارہ شربت تیار کرنے سے الکوحل والی پیپسی کی تاثیر شامل ہے اس لیے مجھے سادہ پانی ہی کافی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ص.

(المائدۃ۔ ۵: ۲) ۲۶

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر۔

یعنی اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو روز حدیبیہ عمرہ سے روکا۔ ان کے اس معاندانہ فعل کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا تقویٰ۔ اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا گناہ اور جس سے منع کیا گیا اس کا کرنا زیادتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ کفار نے مسلمانوں کو کعبہ کی زیارت یعنی عمرہ کرنے سے روک دیا تھا تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جن علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ وہاں سے ان کو روکیں۔

حدیث پاک ہے راوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ان الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبھات یعلمھن کثیر من

marfat.com
Marfat.com

کمالات، انوارات ومشاہدات کی برسات ہوگی، کیونکہ اس کی ذات اقدس سے تو انسان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں. وہ تو ہماری خلوت وجلوت کے تمام چھوٹے بڑے حالات کو جانتا ہے. جب کسی بڑے کی بارگاہ میں یا اس کے سامنے جو رازوں کو جانتا ہو، نظر نہیں اٹھا سکتا اس ڈر سے کہ کہیں یہ راز فاش نہ کر دیں! الغرض ہر کام میں اسی کے سامنے تواضع کرنی چاہیے، خاص طور پر عبادت میں، اگر کوئی شخص صبح وشام ذکر کرتا ہے اور اسے ہر کمال وملکہ حاصل ہے. مگر اسے تقویٰ اور تواضع حاصل نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ اس کو بھی تعلق یا نسبت کامل حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اولیاء کی مبارک جماعت میں داخل ہوا ہے. اس لیے کہ کسی کو جس طرح کی صفت احسان حاصل ہوگی. وہ اس درجہ کا متقی اور تواضع والا بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

ان اولیآئہ الا المتقون

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہو سکتا سوائے پرہیزگاروں اور متقین کے۔

احسان

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ "مالابدمنہ" کتاب الاحسان میں تحریر فرماتے ہیں :

جان تو نیک بخت کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ہیں ایمان، اسلام اور شریعت کی صورتیں ہیں یعنی شریعت کے ظاہری احکام ہیں اور شریعت کی

Marfat.com

الناس فمن اتقی الشبہات استبراء لدینہ وعرضہ ومن وقع فی
الشبہات وقع فی الحرام کالراتع حول الحمی یوشک ان
یرتع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ۔

(صحیح مسلم کتاب المساقات باب اخذ الحلال واترک الشبہات)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حلال واضح اور حرام واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو ان مشتبہ چیزوں سے بچا وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچائے گا اور جو مشبہات میں پڑا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔ جس طرح وہ چرواہا جو چراگاہ کے پاس اپنا گلہ چراتا تھا۔ اغلب ہے کہ اس کا گلہ چراگاہ میں پڑ جائے۔ آگاہ! ہر بادشاہ کے پاس محفوظ علاقہ ہوتا ہے اور اللہ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ جو چیزیں حلال ہیں وہ واضح طور پر ظاہر ہیں جو چیزیں حرام ہیں وہ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اور حلال چیزوں کو حلال سمجھنے کے بغیر وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا بعض چیزیں ایسی ہیں نہ ان کو واضح حلال کہا گیا ہے۔ اور نہ حرام کہا گیا ہے ان صورتوں میں احتیاط کے پہلو کو اختیار کریں۔ مشتبہ میں نہ پڑے تو وہ بہتر ہے۔ الحمد للہ سرکار مبارک مدظلہ کو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں انتہا درجے کی احتیاط کرتے دیکھا ہے۔

یہ حالات تو اب ہیں ورنہ اس سے پہلے جب صحت مبارک اچھی تھی اور کھانا پرہیزی نہ تھا تو سب کے لیے ایک جگہ کھانا آتا اور آپ سب کے ساتھ مل کر تناول فرماتے۔ اب تو نہ نمک مرچ نہ گھی فقط اُبلا ہوا کھانا ہے۔ اس کو کھانا آپ ہی کی ہمت ہے اور چند سالوں سے متواتر صحت مبارک کی خرابی کی وجہ سے ایسا ہے بعض دفعہ آپ کے

marfat.com
Marfat.com

حقیقت اور مغز درویشوں کی خدمت میں تلاش کرنا چاہیے اور یوں نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے کہ یہ جاہلوں کی بات ہے اور ایسا کہنا کفر ہے یہی شریعت ہے کہ درویشوں کی خدمت میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب جسمانی تعلق اور علوم ظاہری کے تعلق اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہیں سب سے پاک ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہو جاتا ہے تو یہی شریعت اس کے حق میں مغز دار ہو جاتی ہے اور اس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ (تعلق) بہم پہنچاتی ہے یعنی دو رکعت اس کی اور دل کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اس کے روزے اور صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سب احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو خدا کی راہ میں ایک سیر یا آدھ سیر جو دیں تو وہ اس سونا کے برابر نہ ہوگا۔ یہ مراتب قوت ایمان اور اخلاص کے سبب تھے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے ڈھونڈنا چاہیے اور اسی نور سے اپنے سینے کو روشن کرنا چاہیے تاکہ ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہو جائے۔ قرآن شریف میں ولی، متقی کو فرمایا گیا اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کی علامت یہ ہے کہ ان کی محبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی محبت میں دنیا کی محبت کم ہو جائے اور خدا کی محبت زیادہ ہو لیکن جو آدمی متقی نہیں ہوتا وہ ولی نہیں ہوتا۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان ہیں لہٰذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دینا چاہیے۔

Marfat.com

یہ علیحدہ کھانا گھر سے تیار ہو کر آتا۔ آپ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بچا ہوا کھانا احباب میں تقسیم کرتے تو دوستوں کو خود ہی پتا چل جاتا یہ تو ایسا کھانا ہے کہ اس کو کھانا ہی بہت مشکل ہے مگر کھانا کیونکہ گھر سے تیار ہو کر آتا ہے لیکن نسبت کی وجہ سے فیض کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ دنیا کی لذت کے اعتبار سے تو اسے بے مزہ کہا جا سکتا ہے مگر سرکار مبارک کے فیض برکت کی وجہ سے اس کھانے کے متبرک ہونے کا صحیح اندازہ تو ایک مخلص سالک ہی لگا سکتا ہے۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے نمک ضرور استعمال فرماتے ہیں اسی طرح آخر پر بھی۔ اسی طرح ہاتھ کھانے کے شروع میں بھی دھلائے جاتے اور آخر پر بھی۔

حدیث پاک میں ہے کہ :-

قال قرأت فی التوراۃ ان برکتہ الطعام الوضو بعدہ فذکرت ذلک لنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قدات فی التورۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ الطعام الوضو قبلہ والوضو بعدہ۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

با ہو کہ نشینی و نہ خفتہ جمع دلت
وز تو نہ رفتید محبت آب و گلت
زنہار ز مجتش گریزان می باش
ورنہ نہ کند روح عزیزان بکلت

ہر وہ شخص کہ جس کے ساتھ تو بیٹھے اور تجھے اطمینان میسر نہ ہو اور تجھ سے دنیا کی محبت دور نہ ہوئی۔ لازماً اس کی محبت سے گریز کر، اگر ان کی محبت سے گریز نہ کریگا تو پاک لوگوں کی روح سے تجھے فیض حاصل نہ ہوگا۔

سرکار مبارک کی اپنی تحریر سے استفادہ کریں۔ اگرچہ وہ تحریر بظاہر ایک ناعاقبت اندیش کے جواب میں فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں :-

اپنے پیر بزرگوار (مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ) کی زندگی میں کثیر تعداد علماء کرام و عوام اہلسنت فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے مثلاً علامہ عبدالحی زعفرانی (مفتی اعظم افغانستان)، مناظر اسلام علامہ صاحب گل المعروف غزنی مولوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، استاد کل جامع المعقول والمنقول علامہ محمد شاہ المعروف روحانی صاحب (ترکستانی)، وغیرہ مقتدر علماء کرام افغانستان کی ہجرت سے پہلے فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے اور یہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔

ابتدائے خلافت سے لے کر آج تک تقریباً ۲۸ سال گزر گئے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، سادات کرام فضلاء، طلبہ، قراء کرام، بہت سے مفتی اور عوام مسلمانان اہل سنت فقیر کی تربیت میں داخل ہیں اور سب کے سب قائل ہیں کہ انہیں نور اور

Marfat.com

تواضع

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من تواضع رفعہ اللہ

جس شخص میں جتنی تواضع ہوگی اس میں اسی قدر حقیقی بلندی و بزرگی ہوگی۔

تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ کے منع کردہ یا ناپسندیدہ چیزوں سے خوف، محبت، حیاء کی بنا پر رکنا، بچنا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت پر یقین رکھتے ہوئے احساس یقینی کے ساتھ اس کی عبادت کرنا۔ اور جب بندہ میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تو وہ ولی اللہ کہلاتا ہے۔

چونکہ تقویٰ کے بغیر تواضع ناممکن ہے۔ تواضع کا سب سے زیادہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس کی بارگاہ میں جس قدر تواضع ہوگی اس قدر کمالات بڑھیں گے جس طرح پھلدار درخت کی خدمت ہو تو پھل زیادہ ہوتا ہے اور جب پھل لگ جائے تو اس میں جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس قدر پھل زیادہ ہوگا جھکاؤ اور تواضع اسقدر زیادہ ہوگی۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

یہی حال اہل اللہ کا ہے جس قدر اللہ کی بارگاہ میں تواضع ہوگی اسی قدر انعامات

marfat.com
Marfat.com

فیض اس فقیر کی محبت سے حاصل ہوا ہے اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ فقیر کی توجہ اور محبت سے ان کے امراض باطنیہ زائل ہو گئے اور نفوس مطمئن ہو گئے۔ اتباع شریعت کی توفیق حاصل ہو گئی۔ علوم و معارف کشوف حقہ اور حلاوت ایمان نصیب ہو گئی۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۵۰۵ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۶ھ)

یہ شواہد سرکار مبارک کی ولایت اور کمالات و معارف پر واقع دلائل ہیں۔

احسان کا ذکر حدیث میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرف من نخدیہ وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی علی الاسلام فقال رسول اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکواۃ و تصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک... (النووی فی الاربعین)

ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے تیز سفید پروں اور تیز سیاہ بالوں والا ایک آدمی نمودار ہوا، اس پر سفر کے آثار بھی

Marfat.com

کمالات، انوارات ومشاہدات کی برسات ہوگی، کیونکہ اس کی ذات اقدس سے تو انسان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ تو ہماری خلوت وجلوت کے تمام چھوٹے بڑے حالات کو جانتا ہے۔ جب کسی بڑے کی بارگاہ میں یا اس کے سامنے جو رازوں کو جانتا ہو، نظر نہیں اٹھا سکتا اس ڈر سے کہ کہیں یہ راز فاش نہ کر دیں۔ الغرض ہر کام میں اسی کے سامنے تواضع کرنی چاہیے، خاص طور پر عبادت میں، اگر کوئی شخص صبح وشام ذکر کرتا ہے اور اسے ہر کمال وملکہ حاصل ہے۔ مگر اسے تقویٰ اور تواضع حاصل نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ اس کو بھی تعلق یا نسبت کامل حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اولیاء کی مبارک جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اس لیے کہ کسی کو جس طرح کی صفت احسان حاصل ہو گی۔ وہ اس درجہ کا متقی اور تواضع والا بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

ان اولیائہ الا المتقون

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہو سکتا سوائے پرہیزگاروں اور متقین کے۔

احسان

حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ "مالابد منہ" کتاب الاحسان میں تحریر فرماتے ہیں :

جان تو نیک بخت کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ہیں ایمان، اسلام اور شریعت کی صورتیں ہیں یعنی شریعت کے ظاہری احکام ہیں اور شریعت کی

marfat.com
Marfat.com

نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے اپنے زانوؤں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں مبارک کے ساتھ ملایا اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھ کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر استقامت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے تو اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہم بڑے حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق۔ اس نے عرض کیا مجھے فرمائیے کہ ایمان کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر یقین رکھے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

.....

Marfat.com

حقیقت اور مغز درویشوں کی خدمت میں تلاش کرنا چاہیے اور یوں نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت کے خلاف ہے کہ یہ جاہلوں کی بات ہے اور ایسا کہنا کفر ہے یہی شریعت ہے کہ درویشوں کی خدمت میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب جسمانی تعلق اور علوم ظاہری کے تعلق اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہیں سب سے پاک ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہو جاتا ہے تو یہی شریعت اس کے حق میں مغز دار ہو جاتی ہے اور اس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ (تعلق) بہم پہنچاتی ہے یعنی دو رکعت اس کی اور دل کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اس کے روزے اور صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سب احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو خدا کی راہ میں ایک سیر یا آدھ سیر جو دیں تو وہ اس سونا کے برابر ہو گا۔ یہ مراتب قوت ایمان اور اخلاص کے سبب تھے۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے ڈھونڈنا چاہیے اور اسی نور سے اپنے سینے کو روشن کرنا چاہیے تاکہ ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہو جائے۔ قرآن شریف میں ولی، متقی کو فرمایا گیا اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کی علامت یہ ہے کہ ان کی محبت میں خدا یاد آجائے یعنی ان کی محبت میں دنیا کی محبت کم ہو جائے اور خدا کی محبت زیادہ ہو لیکن جو آدمی متقی نہیں ہوتا وہ ولی نہیں ہوتا۔

مولانا روم فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کی صورت انسانوں کی سی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان ہیں لہٰذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دینا چاہیے۔

marfat.com
Marfat.com

احسان

عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اہل علم کو احسان کے نام سے موسوم کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔

الاحسان راجع الی اتقان العبادات ومراۃ حقوق اللہ و مراقبۃ واستحضار عظمۃ وجلالۃ حال العبادت وھذا حال اولیاء اللہ العارفین الصارفین اوقاتھم الافضل الاعمال واحسن الاحوال من محاسبۃ النفس ودوام ذکر اللہ وتصفیۃ القلب ومراقبۃ الاعمال ومکاشفۃ الحضور والاحوال .....

احسان کا مطلب یہ ہے کہ عبادت عمدگی کے ساتھ ادا کرنا، یا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حقوق کا پورا خیال رکھنا، اس کے مراقبات اور عظمت کا استحضار کرنا اور عبادت کے وقت اس کی جلالت کا استحضار کرنا یہ اولیاء اللہ کا حال ہے۔ جو عارفین ہیں اور اپنے اوقات کو بہترین اعمال اور احوال میں بسر کرتے ہیں نفس کا محاسبہ کرتے ہیں، ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ دل کو امراض باطنہ سے صاف کرتے ہیں، اپنے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ اپنے وجود اور احوال کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ تمام اموال احسان پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف کی ایک رکعت اوروں کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔ ایسی ہی عبارت کفایۃ الاتقیاء میں مذکور ہے۔

Marfat.com

حضرت عزیزان علی رامتینی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

با ہو کہ نشینی و نہ خلد جمع دلت
وز تو نہ رفتید محبت آب و گلت
زنہار ز محبتش گریزان می باش
ورنہ نہ کند روح عزیزان بکلت

ہر وہ شخص کہ جس کے ساتھ تو بیٹھے اور تجھے اطمینان میسر نہ ہو اور تجھ سے دنیا کی محبت دور نہ ہوئی۔ لازماً اس کی محبت سے گریز کر، اگر ان کی محبت سے گریز نہ کریگا تو پاک لوگوں کی روح سے تجھے فیض حاصل نہ ہوگا۔

سرکار مبارک کی اپنی تحریر سے استفادہ کریں۔ اگرچہ وہ تحریر بظاہر ایک ناعاقبت اندیش کے جواب میں فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں :-

اپنے پیر بزرگوار (مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ) کی زندگی میں کثیر تعداد علماء کرام و عوام اہلسنت فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے مثلاً علامہ عبدالحی زعفرانی (مفتی اعظم افغانستان)، مناظر اسلام علامہ صاحب گل المعروف غزنی مولوی صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، استاد کل جامع العقول والمنقول علامہ محمد شاہ المعروف روحانی صاحب (ترکستانی) وغیرہ مقتدر علماء کرام افغانستان کی ہجرت سے پہلے فقیر کے حلقہ بیعت میں شامل تھے اور یہ کوئی مخفی بات نہیں ہے۔

ابتدائے خلافت سے لے کر آج تک تقریباً ۲۸ سال گزر گئے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، سادات کرام فضلاء، طلبہ، قراء کرام، بہت سے مفتی اور عوام مسلمانان اہل سنت فقیر کی تربیت میں داخل ہیں اور سب کے سب قائل ہیں کہ انہیں نور اور

marfat.com
Marfat.com

وركعة من عارف افضل من الف ركعة من عالم غير عارف ولاعبرة لانكار بعض المبتدعة لانهم شاهدوا فى انفسهم لم يجدوا احدا متصفا بالكرامة والخوارق والمواجيد والاحوال توقوعهم فى الزيغ والضلال فوقعوا فى انكار التصوف واهله ويحسبون انهم على هدى من انهم كما هو داب جميع فرق الضالة ۔

عارف کی ایک رکعت غیر عارف عالم ظاہر کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے اور (تصوف کے بعض) مبتدعین کے انکار کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کرامت، خوارق مواجید اور احوال سے متصف نہیں ہے۔ چونکہ وہ مبتدعین محرومی اور گمراہی میں واقع ہوئے ہیں اس لیے تصوف اور اہل تصوف سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت پر ہیں جس طرح تمام گمراہ شدہ فرقوں کی پختہ عادت ہے۔

انسانی تربیت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مال یعنی کثرت زر میری امت کا فتنہ ہے، آج اس میں ہر شخص مبتلا ہے۔ جب تک یہ امت اس فتنے سے محفوظ رہی دین کا بول بالا رہا بحر و بر پہ سیادت رہی، انسان و جن پر قیادت رہی، ماپنوں اور غیروں پر ہیبت رہی اور ملی وقار پہ تمکنت رہی اور جب مسلمان مال و دولت کی حرص و ہوا میں مبتلا ہوئے تو ہر شے رخصت ہو گئی۔ اولیاء کبائر کی عظیم شخصیات جو رموز اور لالچ سے بغیر متوکل الی اللہ ہو کر بے لوث اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں جن میں درد اخلاص اور رواداری کا وہ جذبہ کارگر ہوتا ہے جو اپنی فکری اہمیت کے

Marfat.com

فیض اس فقیر کی محبت سے حاصل ہوا ہے اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ فقیر کی توجہ اور محبت سے ان کے امراض باطنیہ زائل ہو گئے اور نفوس مطمئن ہو گئے۔ اتباع شریعت کی توفیق حاصل ہو گئی۔ علوم و معارف کشوف حقہ اور حلاوت ایمان نصیب ہو گئی۔ (ہدایت السالکین صفحہ ۵۰۵ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۶ھ)

یہ شواہد سرکار مبارک کی ولایت اور کمالات و معارف پر واقع دلائل ہیں۔

احسان کا ذکر حدیث میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرف من نخدیہ وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی علی الاسلام فقال رسول اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک... (النووی فی الاربعین)

ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ہمارے سامنے تیز سفید پوشاک اور تیز سیاہ بالوں والا ایک آدمی نمودار ہوا، اس پر سفر کے آثار بھی

marfat.com
Marfat.com

اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتے ہیں، ان اولیاء کاملین کی مقدس جماعت ہر دور میں پیش رہی۔ اس زمانے میں حضرت سیدی و مرشدی اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کا نام سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جن کی کاشف اسرار شخصیت نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو تابانی عطا فرمائی اور جن کی کیمیائی توجہ نے بھٹکے ہوئے انسانوں کو گمراہی کے بھنور سے نکال کر رشد و ہدایت اور کمالات کی منزل پر چلا دیا، آپ کے توکل و استغنار کے فروزاں چراغوں کی لازوال روشنی سے فیض پاکر لاکھوں انسانوں کے سینے منور ہوئے اور وہ عمل کا ایسا پیکر بنے کہ لوگ ان کے تقویٰ و اعمال کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی سابقہ زندگی کے برعکس ان میں کیسا انقلاب برپا ہو گیا۔ آج لاتعداد دلوں پر سرکار مبارک مدظلہ کی عظمت کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور پوری دنیا میں ذکر و فکر، حال و مستی، نالہ و فغاں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کو شہنشاہ نقشبند و امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد وہ تابانیاں و رعنائیاں نصیب ہوئیں اور آپ کے احیائے دین سے باغ سنت میں بہار آئی کہ جس سیفی پھول کو دیکھا اس کی مہک و چمک نے چمنستان کو معطر کر دیا۔ یہ ساری بہاریں اور چمک دمک سرکار کی تربیت و انسان سازی کا کمال ہے۔ ہیرے کو جب تک تراشا نہ جائے اس وقت تک اس میں چمک دمک نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس کی چمک دمک کا اعتبار اس کے اچھا تراشے جانے پر ہے۔ کسی پیر کے کمالات کو اگر دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کی اچھی تربیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے انسان سازی کا کام سرانجام دیتے ہوئے اپنی توجہ سے اسے تقویٰ کی وہ معراج عطا کی کہ جس کی قدر و منزلت اور پاکیزگی کی کیفیت کو صرف اس کو حاصل کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ آپ کی عظیم شخصیت نے دین اسلام کے سنہری اصولوں کو وہ دوام بخشا ہے کہ جس سے قرونِ اولیٰ کی

Marfat.com

نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے اپنے زانوؤں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں مبارک کے ساتھ ملایا اور اپنی ہتھیلیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوؤں پر رکھ کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اگر استقامت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے تو اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہم بڑے حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق۔ اس نے عرض کیا مجھے فرمائیے کہ ایمان کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر یقین رکھے۔ اس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

.....

marfat.com
Marfat.com

یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے تعلیم و توجہ کا سلسلہ اپنے آستانہ میں شروع فرمایا۔ پاکستان کے کئی احباب آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کی درویشانہ محبت لوگوں کی بے زار و بے مقصد زندگی کو خوشگوار اور بامقصد بناتی ہے اور افراد کی قابلیت و استعداد کے مطابق منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔ آپ کا کسی معمولی آدمی کو اپنی مبارک توجہ سے نوازنا علمی، نظریاتی، روحانی اور بدنی عوارض کے لیے تیز حدف ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خاص صلاحیت موجود ہوتی ہے لیکن اکثر افراد اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یا ان سے صحیح کام لینے سے عاجز ہوتے ہیں ایسی پوشیدہ اور خوابیدہ صلاحیتوں کو ڈھونڈ نکالنا اور انہیں درست سمت میں متحرک کرنا مبارک صاحب مدظلہٗ کا خاصا اور فہم و فراست کا کمال ہے آپ نے اس کمال و عظمت و توجہ سے بے شمار چنگاریوں کو چراغ اور چراغوں کو آفتاب و مہتاب بنا دیا۔

علم و ادب، قرآن و حدیث و فقہ میں آپ کی تحقیق ایسی کہ ایک وسیع حلقہ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات اور قلم سے نکلی ہوئی تحریر کو حرف آخر سمجھتا ہے کیونکہ جن کو آپ نے اپنی توجہ کے کمال سے باکمال بنایا، ان کے لیے آپ کا ہر ہر لفظ چاہے تقریری ہو یا تحریری وہ ایک انمول موتی کا درجہ رکھتا ہے۔ مگر حلقہ مریدین کے علاوہ دوستی اور کتاب شناسی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ اکثر اہل علم افراد آپ کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی طلب و توقع سے کہیں زیادہ مطمئن و بامراد واپس لوٹتے ہیں۔ آپ کی پرخلوص رہنمائی، توجہ اور معاونت عارضی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس وقت تک جاری و ساری رہتی ہے کہ بندہ اپنا کا۔ مطلوب و مقصود حاصل کر کے اپنی منزل تک رسائی حاصل کر لیتا اور کمال تقویٰ کو پا لیتا ہے۔

Marfat.com

احسان

عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اہل علم کو احسان کے نام سے موسوم کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔

الاحسان راجع الی اتقان العبادات ومراۃ حقوق اللہ و مراقبۃ واستحضار عظمۃ وجلالۃ حال العبادت وھذا حال اولیاء اللہ العارفین الصارفین اوقاتھم الافضل الاعمال واحسن الاحوال من محاسبۃ النفس ودوام ذکر اللہ وتصفیۃ القلب ومراقبۃ الاعمال ومکاشفۃ الحضور والاحوال .....

احسان کا مطلب یہ ہے کہ عبادت عمدگی کے ساتھ ادا کرنا، یا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حقوق کا پورا خیال رکھنا، اس کے مراقبات اور عظمت کا استحضار کرنا اور عبادت کے وقت اس کی جلالت کا استحضار کرنا یہ اولیاء اللہ کا حال ہے۔ جو عارفین ہیں اور اپنے اوقات کو بہترین اعمال اور احوال میں بسر کرتے ہیں نفس کا محاسبہ کرتے ہیں، ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ دل کو امراض باطنہ سے صاف کرتے ہیں، اپنے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ اپنے وجود اور احوال کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ تمام اموال احسان پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عارف کی ایک رکعت اوروں کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔ ایسی ہی عبارت کفایۃ الاتقیاء میں مذکور ہے۔

marfat.com
Marfat.com

آپ کا ذاتی کتب خانہ مثالی ہے اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لیے اپنے تجربہ کو بھی اس علم کے ذوق کے ساتھ شامل فرماتے ہیں اور ہر طالب ذوق کی راہنمائی اس کے شوق کی حد تک فرماتے ہیں۔

اہل علم کبھی آپ کی گفتگو، علم سے تنگ و پریشان نہیں ہوئے، سرکار مبارک کا تعلق باعظمت اولیاء کے گروہ سے ہے کہ جن کے نزدیک شہرت و دولت و جاہ و دنیا کی کوئی وقعت نہیں اس لیے آپ کا دامن ان الائشوں سے پاک ہے۔

آپ کا آستانہ دکھی انسانیت کی خدمت کا ایک مرکز ہے۔ یہاں پر عوام الناس کے ساتھ علماء و خطباء، پیر و فقیر، تاجر و ڈاکٹرز، پروفیسر، وکیل، عام و خاص سب آپ مبارک کے علم و عرفان کے فیوضات کی برکات حاصل کرتے ہیں سرکار مبارک اپنوں اور بے گانوں میں فرق نہیں رکھتے۔ عطا میں ہر ایک کے ساتھ یکساں ہیں اور ہمہ وقت سالکین کو حقیقی یعنی معرفت الٰہی کا اجالا پھیلانے میں مصروف عمل ہیں، اور آپ درویشانہ رنگ میں ہر آنے والے کو رنگتے ہیں۔ ایسی نابغہ روزگار شخصیت جو خدمت کروانے کی بجائے ہر وقت خدمت کرنے میں زندگی وقف فرما رکھتی ہے اور اہل علم کا جملہ ہے۔ میرے استاد المکرم علامہ ابوالفیض محمد عبد الکریم ابدالوی شیخ الولایت خانقاہ ڈوگراں فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اخندزادہ مبارک ایک عظیم دانشور، ایک محقق، ایک درویش، ایک فقیر اور اہل علم ہونے کے ساتھ اہل علم و اہل قلم دانشوروں کی قدر اور ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ اس گل میں خوشبو بھی ہے اور نالۂ دل کشی ہے اور محفل بھی ہے۔ قبلہ استاد المکرم کا جملہ حق ہے۔ جب بھی آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی ہر بار بڑے بڑے اہل علم و فضل و اہل قلم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ہر علم و فضل والا آپ کے اخلاق و اخلاص کا گرویدہ ہے۔ اور آپ کی نیازمندانہ محبت اور التفات کا دیوانہ ہے، آپ اہل علم کی میزبانی کا

Marfat.com

وركعة من عارف افضل من الف ركعة من عالم غير عارف ولاعبرة لانكار بعض المبتدعة لانهم شاهدوا فی انفسهم لم يجدوا احدا متصفا بالكرامة والخوارق والمواجيد والاحوال توقوعهم فی الزيغ والضلال فوقعوا فی انكار التصوف واهله ويحسبون انهم علی هدی من انهم كما هو داب جميع فرق الضالة۔

عارف کی ایک رکعت غیر عارف عالم ظاہر کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے اور (تصوف کے بعض) مبتدعین کے انکار کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کرامت، خوارق مواجید اور احوال سے متصف نہیں ہے۔ چونکہ وہ مبتدعین محرومی اور گمراہی میں واقع ہوئے ہیں اس لیے تصوف اور اہل تصوف سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت پر ہیں جس طرح تمام گمراہ شدہ فرقوں کی پختہ عادت ہے۔

انسانی تربیت

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مال یعنی کثرت زر میری امت کا فتنہ ہے، آج اس میں ہر شخص مبتلا ہے۔ جب تک یہ امت اس فتنے سے محفوظ رہی دین کا بول بالا رہا بحر و بر پہ سیادت رہی، انسان و جن پر قیادت رہی، ہمنوں اور غیروں پر ہیبت رہی اور ملی وقار پہ تمکنت رہی اور جب مسلمان مال و دولت کی حرص و ہوا میں مبتلا ہوئے تو ہر شے رخصت ہو گئی۔ اولیاء کبائر کی عظیم شخصیات جو روز اول سے بغیر متوکل الی اللہ ہو کر بے لوث اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے رہے ہیں جن میں درد و اخلاص اور رواداری کا وہ جذبہ کارگر ہوتا ہے جو اپنی فکری اہمیت کے

marfat.com
Marfat.com

پورا حق ادا فرماتے ہیں اور امتیازی انداز سے علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ میں کئی سینکڑوں مشاہیر و اہل علم کو جانتا ہوں جو بعض علمی مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ مبارک نے ان تحقیقین و مدرسین کی راہنمائی سے کبھی پہلوتہی نہ فرمائی۔ راہنمائی کے ساتھ کتابیں خرید کر عطا فرماتے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں مدد دیتے کسی کے ایک سوال کے جواب میں کتابوں کی قطار لگادی۔ آپ کے کتب خانہ میں نادر و نایاب کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ ہے۔ گویا آپ اہل علم و دانش اور اہل محبت کی جلوہ گاہیں، آپ کی محبت میں اگر ایک جاہل بھی عرض گزار ہے تو ایک وقت کے بعد اس کی معلومات کا ذخیرہ بڑے بڑے سکالروں سے زیادہ ہوگیا، اس وقت وہ شخص ایک کندن بن کر نکلا۔ جس باغ کی آپ نے آبیاری کی آج اللہ کے فضل و کرم سے اس میں بہار ہے۔

سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ

جن دنوں میں میاں محمد سیفی دربار سید ہجویری داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں محفل ذکر کیا کرتے تھے اور اس میں خود بنفس نفیس جلوہ فرما ہوتے تھے۔ تو دوران محفل ذکر ایک صاحب جن کا نام میاں محمد منشی تھا، اس نے بلال گنج میں اپنے نام پر ایک ہسپتال بھی بنوایا ہے، میاں محمد منشی نے میاں محمد سیفی صاحب سے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں ہسپتال کی طرح ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بھی قائم کروں اور اگر آپ قبول فرمالیں تو آپ کے لیے مدرسہ کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد اور آستانے کی بھی تعمیر کروں گا۔ گویا یہ کل منصوبہ ۱۲ کنال میں طے پایا۔ ان دنوں

Marfat.com

اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتے ہیں، ان اولیاء کاملین کی مقدس جماعت ہر دور میں پیش رہی۔ اس زمانے میں حضرت سیدی و مرشدی اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کا نام سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے جن کی کاشف اسرار شخصیت نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو تابانی عطا فرمائی اور جن کی کیمیائی توجہ نے بھٹکے ہوئے انسانوں کو گمراہی کے بھنور سے نکال کر رشد و ہدایت اور کمالات کی منزل پر چلا دیا، آپ کے توکل و استغنار کے فروزاں چراغوں کی لازوال روشنی سے فیض پاکر لاکھوں انسانوں کے سینے منور ہوئے اور وہ عمل کا ایسا پیکر بنے کہ لوگ ان کے تقویٰ و اعمال کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی سابقہ زندگی کے برعکس ان میں کیسا انقلاب برپا ہو گیا۔ آج لاتعداد دلوں پر سرکار مبارک مدظلہ کی عظمت کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ اور پوری دنیا میں ذکر و فکر، حال و مستی، نالہ و فغاں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کو شہنشاہ نقشبند و امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد وہ تابانیاں و رعنائیاں نصیب ہوئیں اور آپ کے احیائے دین سے باغ سنت میں بہار آئی کہ جس سیفی پھول کو دیکھا اس کی مہک و چمک نے چمنستان کو معطر کر دیا۔ یہ ساری بہاریں اور چمک دمک سرکار کی تربیت و انسان سازی کا کمال ہے۔ ہیرے کو جب تک تراشا نہ جائے اس وقت تک اس میں چمک دمک نہیں پیدا ہو سکتی۔ اس کی چمک دمک کا اعتبار اس کے اچھا تراشے جانے پر ہے۔ کسی پیر کے کمالات کو اگر دیکھنا ہو تو اس کے مریدوں کی اچھی تربیت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے انسان سازی کا کام سرانجام دیتے ہوئے اپنی توجہ سے اسے تقویٰ کی وہ معراج عطا کی کہ جس کی قدر و منزلت اور پاکیزگی کی کیفیت کو صرف اس کو حاصل کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ آپ کی عظیم شخصیت نے دین اسلام کے سنہری اصولوں کو وہ دوام بخشا ہے کہ جس سے قرونِ اولیٰ کی

marfat.com
Marfat.com

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف مسجد و مدرسہ وغیرہ کی بنیاد نہیں رکھی گئی اور محفل ذکر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جہاں گھر ہے جسے آج کل چھوٹا آستانہ کہتے ہیں وہیں ہوا کرتی تھی. تو اس نے اس تمام منصوبے کی تعمیر کی ذمہ داری بھی اٹھانے کا وعدہ کیا میاں صاحب نے جواباً کہا کہ میں اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ خود نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرما دی تو آپکی پیشکش قبول کر لوں گا اور اگر اجازت نہ فرمائی تو یہ چیز میرے اختیار میں نہیں کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر قبول کر لوں. یہ واقعہ میاں صاحب نے راقم الحروف سے ذکر کیا. ہم اکٹھے کاشانۂ سیفیہ پر حاضر ہوئے تو سرکار کاشانہ کی بجائے آستانہ عالیہ پر مریدین کے جم غفیر میں تشریف فرما تھے. ہم نے میاں محمد منشی کی پیشکش کو حضور سرکار مبارک مدظلہٗ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا. سرکار نے پوچھا کیا وہ سالک ہے میاں صاحب نے جواب دیا نہیں، سرکار نے پوچھا متبع سنت ہے تو میاں صاحب نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا جس کا اخلاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ نہیں وہ اتنی بڑی قربانی کیسے دے گا۔ اور اگر واقعی وہ اپنے اخلاص میں مخلص ہے تو پہلے اپنی شکل کو درست کرے پھر اصلاح باطن کے لیے آپ سے ذکر حاصل کرے تب اس کی پیشکش قبول کی جا سکتی ہے ورنہ نہیں۔

وہ تخت سکندری پہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہے آقا جن کا تیری گلی میں

اس واقعے میں سرکار مبارک کے اعلیٰ تقویٰ کی واضح دلیل ہے۔

اس سال یعنی ۱۹۹۹-۱۴۱۹ ماہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں پیر طریقت گلزار احمد سیفی نے فون پر اطلاع دی کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میاں محمد سیفی نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہم تینوں آستانہ عالیہ پر حاضر ہونگے تو جب حاضر ہوئے اور

Marfat.com

یادیں تازہ ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے تعلیم و توجہ کا سلسلہ اپنے آستانہ میں شروع فرمایا۔ پاکستان کے کئی احباب آپ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کی درویشانہ محبت لوگوں کی بے زار و بے مقصد زندگی کو خوشگوار اور بامقصد بناتی ہے اور افراد کی قابلیت و استعداد کے مطابق منزل کی نشاندہی کرتی ہے۔ آپ کا کسی معمولی آدمی کو اپنی مبارک توجہ سے نوازنا علمی، نظریاتی، روحانی اور بدنی عوارض کے لیے تیز حدف ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خاص صلاحیت موجود ہوتی ہے لیکن اکثر افراد اپنی ان اعلیٰ صلاحیتوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یا ان سے صحیح کام لینے سے عاجز ہوتے ہیں ایسی پوشیدہ اور خوابیدہ صلاحیتوں کو ڈھونڈ نکالنا اور انہیں درست سمت میں متحرک کرنا مبارک صاحب مدظلہٗ کا خاصا اور فہم و فراست کا کمال ہے آپ نے اس کمال و عظمت و توجہ سے بے شمار چنگاریوں کو چراغ اور چراغوں کو آفتاب و مہتاب بنا دیا۔

علم و ادب، قرآن و حدیث و فقہ میں آپ کی تحقیق ایسی کہ ایک وسیع حلقہ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات اور قلم سے نکلی ہوئی تحریر کو حرف آخر سمجھتا ہے کیونکہ جن کو آپ نے اپنی توجہ کے کمال سے باکمال بنایا، ان کے لیے آپ کا ہر ہر لفظ چاہے تقریری ہو یا تحریری وہ ایک انمول موتی کا درجہ رکھتا ہے۔ مگر حلقہ مریدین کے علاوہ دوستی اور کتاب شناسی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ اکثر اہل علم افراد آپ کے پاس کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی طلب و توقع سے کہیں زیادہ مطمئن و بامراد واپس لوٹتے ہیں۔ آپ کی پرخلوص رہنمائی و توجہ اور معاونت عارضی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس وقت تک جاری و ساری رہتی ہے کہ بندہ اپنا کا مطلوب و مقصود حاصل کر کے اپنی منزل تک رسائی حاصل کر لیتا اور کمال تقویٰ کو پا لیتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قدم بوسی کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی جو کہ پشاور شہر کے عظیم الشان تاجر ہیں تشریف لائے انہوں نے سرکار مبارک کی بارگاہ عالیہ میں اعلیٰ اون کی بنی ہوئی جرسی پیش کی جو مبارک صاحب کو بہت پسند آئی۔ آپ نے جناب جاوید بٹ سے دریافت فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ سرکار جتنے میں لایا، حضور کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ جب آپ نے بار بار اسرار کیا تو بٹ صاحب نے غالباً (۱۲۰۰) بارہ سو عرض کیا تو سرکار مبارک نے بارہ سو روپے اپنی جیب سے نکال کر بٹ صاحب کو عطا کر کے فرمایا کہ جو تم نے پیش کی وہ تو تحفہ ہو گیا اب یہ بارہ سو اس لیے ہے کہ میرے لیے اس جیسی ایک اور جرسی خرید لاؤ۔

بٹ صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس جو مال و دولت ہے وہ آپکی دعاؤں کی برکات سے ہی ہے۔ میں اور لے آؤں گا۔ جواباً سرکار مبارک نے فرمایا کیونکہ اب جرسی کی مجھے ضرورت ہے اور سوال کرنا شریعت میں حرام ہے۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی بھی کسی مرید سے کچھ طلب نہیں کیا اگر تم پیسے نہیں لو گے تو میں جرسی نہیں لوں گا۔ سرکار کے بار بار تکرار کی بنا پر اس نے پیسے لے لیے اور عرض کرنے لگا کہ یہ پیسے آپ اب میری طرف سے تحفہ قبول فرمالیں تو آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا فرمایا کہ پہلے فریب سے بھی یہ بڑا فریب ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ راقم الحروف کو بیعت ہوئے تقریباً ۲۰ سال ہو گئے ہیں اور سرکار مبارک صاحب کو کبھی کسی مرید سے کوئی چیز طلب کرتے نہ دیکھا نہ سنا۔ اگر کوئی چیز کسی مرید سے منگوانی چاہی تو پہلے متعلقہ چیز کی قیمت عطا فرمائی پھر اسے وہ چیز لانے کیلئے فرمایا۔

آپ ایک جملہ اکثر فرمایا کرتے ہیں جو حکمت اور تقویٰ سے لبریز ہے۔

نہ طمع نہ جمع نہ منع

Marfat.com

آپ کا ذاتی کتب خانہ مثالی ہے اور علم کے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لیے اپنے تجربہ کو بھی اس علم کے ذوق کے ساتھ شامل فرماتے ہیں اور ہر طالب ذوق کی راہنمائی اس کے شوق کی حد تک فرماتے ہیں۔

اہل علم کبھی آپ کی گفتگو علم سے تنگ و پریشان نہیں ہوئے۔ سرکار مبارک کا تعلق باعظمت اولیاء کے گروہ سے ہے کہ جن کے نزدیک شہرت و دولت و جاہ و دنیا کی کوئی وقعت نہیں اس لیے آپ کا دامن ان الائشوں سے پاک ہے۔

آپ کا آستانہ دکھی انسانیت کی خدمت کا ایک مرکز ہے۔ یہاں پر عوام الناس کے ساتھ علماء و خطباء، پیر و فقیر، تاجر و ڈاکٹرز، پروفیسر، وکیل، عام و خاص سب آپ مبارک کے علم و عرفان کے فیوضات کی برکات حاصل کرتے ہیں سرکار مبارک اپنوں اور بے گانوں میں فرق نہیں رکھتے۔ عطا میں ہر ایک کے ساتھ یکساں ہیں اور ہمہ وقت سالکین کو حقیقی یعنی معرفت الٰہی کا اجالا پھیلانے میں مصروف عمل ہیں، اور آپ درویشانہ رنگ میں ہر آنے والے کو رنگتے ہیں۔ ایسی نابغہ روزگار شخصیت جو خدمت کروانے کی بجائے ہر وقت خدمت کرنے میں زندگی وقف فرما رکھی ہے اور اہل علم کا جملہ ہے۔ میرے استاد المکرم علامہ ابوالفیض محمد عبد الکریم ابدالوی شیخ الولایت خانقاہ ڈوگراں فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اخندزادہ مبارک ایک عظیم دانشور، ایک محقق، ایک درویش، ایک فقیر اور اہل علم ہونے کے ساتھ اہل علم و اہل قلم دانشوروں کی قدر اور ان سے محبت کرنے والے ہیں۔ اس گل میں خوشبو بھی ہے اور نالۂ دل بھی ہے اور محفل بھی ہے۔ قبلہ استاد المکرم کا جملہ حق ہے۔ جب بھی آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی ہر بار بڑے بڑے اہل علم و فضل و اہل قلم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور ہر علم و فضل والا آپ کے اخلاق و اخلاص کا گرویدہ ہے۔ اور آپ کی نیازمندانہ محبت اور التفات کا دلدادہ ہے، آپ اہل علم کی میزبانی کا

marfat.com
Marfat.com

حضرت مبارک صاحب مولانا عبداللہ سیفی کی دوکان پر خوش گوار موڈ میں
مولانا عبداللہ صاحب وہ ہیں جنھوں نے مبارک صاحب کی دس سال خدمت کی

Marfat.com

پورا حق ادا فرماتے ہیں اور امتیازی انداز سے علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ میں کئی سینکڑوں مشاہیر و اہل علم کو جانتا ہوں جو بعض علمی مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ مبارک نے ان تحقیقین و مدرسین کی راہنمائی سے کبھی پہلوتہی نہ فرمائی۔ راہنمائی کے ساتھ کتابیں خرید کر عطا فرماتے۔ کتابوں کے حوالہ جات میں مدد دیتے کسی کے ایک سوال کے جواب میں کتابوں کی قطار لگادی۔ آپ کے کتب خانہ میں نادر و نایاب کتابوں کا ایک عظیم ذخیرہ ہے۔ گویا آپ اہل علم و دانش اور اہل محبت کی جلوہ گاہ ہیں۔ آپ کی محبت میں اگر ایک جاہل بھی عرض گزار ہے تو ایک وقت کے بعد اس کی معلومات کا ذخیرہ بڑے بڑے سکالروں سے زیادہ ہوگیا، اس وقت وہ شخص ایک کندن بن کر نکلا۔ جس باغ کی آپ نے آبیاری کی آج اللہ کے فضل و کرم سے اس میں بہار ہے۔

سرکار مبارک کے تقویٰ پر ایمان افروز واقعہ

جن دنوں میں میاں محمد سیفی دربار سید ہجویری داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں محفل ذکر کیا کرتے تھے اور اس میں خود بنفس نفیس جلوہ فرما ہوتے تھے۔ تو دوران محفل ذکر ایک صاحب جن کا نام میاں محمد منشی تھا، اس نے بلال گنج میں اپنے نام پر ایک ہسپتال بھی بنوایا ہے۔ میاں محمد منشی نے میاں محمد سیفی صاحب سے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں ہسپتال کی طرح ایک عظیم الشان دینی مدرسہ بھی قائم کروں اور اگر آپ قبول فرمالیں تو آپ کے لیے مدرسہ کے ساتھ ایک عظیم الشان مسجد اور آستانے کی بھی تعمیر کروں گا۔ گویا یہ کل منصوبہ ۳ کنال میں طے پایا۔ ان دنوں

marfat.com
Marfat.com

نمائندہ خبریں کے اعتراض پر تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیکھاتے ہوئے جبکہ
مفتی احمد الدین توگیروی قریب بیٹھے ہیں

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے کتب خانے میں مسئلہ وجد پر پیر محمد عابد حسین سیفی کو
تفسیر کبیر کا حوالہ بتا رہے ہیں

Marfat.com

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف مسجد و مدرسہ وغیرہ کی بنیاد نہیں رکھی گئی اور محفل ذکر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جہاں گھر ہے جسے آج کل چھوٹا آستانہ کہتے ہیں وہیں ہوا کرتی تھی۔ تو اس نے اس تمام منصوبے کی تعمیر کی ذمہ داری بھی اٹھانے کا وعدہ کیا میاں صاحب نے جواباً کہا کہ میں اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ خود نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرما دی تو آپکی پیشکش قبول کروں گا اور اگر اجازت نہ فرمائی تو یہ چیز میرے اختیار میں نہیں کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر قبول کروں۔ یہ واقعہ میاں صاحب نے راقم الحروف سے ذکر کیا۔ ہم اکٹھے کاشانۂ سیفیہ پر حاضر ہوئے تو سرکار کاشانہ کی بجائے آستانہ عالیہ پر مریدین کے جم غفیر میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے میاں محمد منشی کی پیشکش کو حضور سرکار مبارک مدظلہ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا۔ سرکار نے پوچھا کیا وہ سالک ہے میاں صاحب نے جواب دیا نہیں، سرکار نے پوچھا متبع سنت ہے تو میاں صاحب نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ جس کا اخلاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ نہیں وہ اتنی بڑی قربانی کیسے دے گا۔ اور اگر واقعی وہ اپنے اخلاص میں مخلص ہے تو پہلے اپنی شکل کو درست کرے پھر اصلاح باطن کے لیے آپ سے ذکر حاصل کرے تب اس کی پیشکش قبول کی جا سکتی ہے ورنہ نہیں۔

وہ تخت سکندری پہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہے آقا جن کا تیری گلی میں

اس واقعے میں سرکار مبارک کے اعلیٰ تقویٰ کی واضح دلیل ہے۔

اس سال یعنی ۱۹۹۹ - ۱۴۱۹ ماہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں پیر طریقت گلزار احمد سیفی نے فون پر اطلاع دی کہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میاں محمد سیفی نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہم تینوں آستانہ عالیہ پر حاضر ہونگے تو جب حاضر ہوئے اور

marfat.com
Marfat.com

روزنامہ خبریں کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

Marfat.com

قدم بوسی کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی جو کہ پشاور شہر کے عظیم الشان تاجر ہیں تشریف لائے انہوں نے سرکار مبارک کی بارگاہ عالیہ میں اعلیٰ اون کی بنی ہوئی جرسی پیش کی جو مبارک صاحب کو بہت پسند آئی۔ آپ نے جناب جاوید بٹ سے دریافت فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ سرکار جتنے میں لایا، حضور کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ جب آپ نے بار بار اسرار کیا تو بٹ صاحب نے غالباً (۱۲۰۰) بارہ سو عرض کیا تو سرکار مبارک نے بارہ سو روپے اپنی جیب سے نکال کر بٹ صاحب کو عطا کر کے فرمایا کہ جو تم نے پیش کی وہ تو تحفہ ہو گیا اب یہ بارہ سو اس لیے ہے کہ میرے لیے اس جیسی ایک اور جرسی خرید لاؤ۔

بٹ صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس جو مال و دولت ہے وہ آپکی دعاؤں کی برکات سے ہی ہے۔ میں اور لے آؤں گا۔ جواباً سرکار مبارک نے فرمایا کیونکہ اب جرسی کی مجھے ضرورت ہے اور سوال کرنا شریعت میں حرام ہے۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی بھی کسی مرید سے کچھ طلب نہیں کیا اگر تم پیسے نہیں لو گے تو میں جرسی نہیں لوں گا۔ سرکار کے بار بار تکرار کی بنا پر اس نے پیسے لے لیے اور عرض کرنے لگا کہ یہ پیسے آپ اب میری طرف سے تحفہ قبول فرمالیں تو آپ کا چہرہ مبارک جلال سے سرخ ہو گیا فرمایا کہ پہلے فریب سے بھی یہ بڑا فریب ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ راقم الحروف کو بیعت ہوئے تقریباً ۲۰ سال ہو گئے ہیں اور سرکار مبارک صاحب کو کبھی کسی مرید سے کوئی چیز طلب کرتے نہ دیکھا نہ سنا۔ اگر کوئی چیز کسی مرید سے منگوانی چاہی تو پہلے متعلقہ چیز کی قیمت عطا فرمائی پھر اسے وہ چیز لانے کیلئے فرمایا۔

آپ ایک جملہ اکثر فرمایا کرتے ہیں جو حکمت اور تقویٰ سے لبریز ہے۔

نہ طمع نہ جمع نہ منع

marfat.com
Marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں صحیح مسلم شریف کا درس دیتے ہوئے

حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی کے مزار شریف پر (خانقاہ ڈوگراں) حاضری
دیتے ہوئے جبکہ آپ کے خلیفہ اعظم روحانی صاحب اور شیخ
الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم بیٹھے ہیں

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب مولانا عبداللہ سیفی کی دوکان پر خوش گوار موڈ میں
مولانا عبداللہ صاحب وہ ہیں جنھوں نے مبارک صاحب کی دس سال خدمت کی

marfat.com

Marfat.com

خانقاہ سے مدرسہ کی طرف تشریف لاتے ہوئے

Marfat.com

نمائندہ خبریں کے اعتراض پر تفسیر روح المعانی کا حوالہ دیکھاتے ہوئے جبکہ
مفتی احمد الدین تو گیروی قریب بیٹھے ہیں

دار العلوم جامعہ جیلانیہ کے کتب خانے میں مسئلہ وجد پر پیر محمد عابد حسین سیفی کو
تفسیر کبیر کا حوالہ بتا رہے ہیں

marfat.com

Marfat.com

پتہ کے آپریشن کے لئے پشاور سے لاہور آمد پر ائیر پورٹ سے باہر تشریف لا رہے
ہیں جبکہ قبلہ روحانی صاحب اور ائیر پورٹ کا عملہ ہمراہ ہے

دریائے کابل کے کنارے محفل ذکر سے فراغت کے بعد اپنے خلیفہ صوفی سیف اللہ کے
ساتھ محو گفتگو ہیں جبکہ بائیں جانب صوفی کندل صاحب اور پیر محمد عابد حسین کھڑے ہیں

Marfat.com

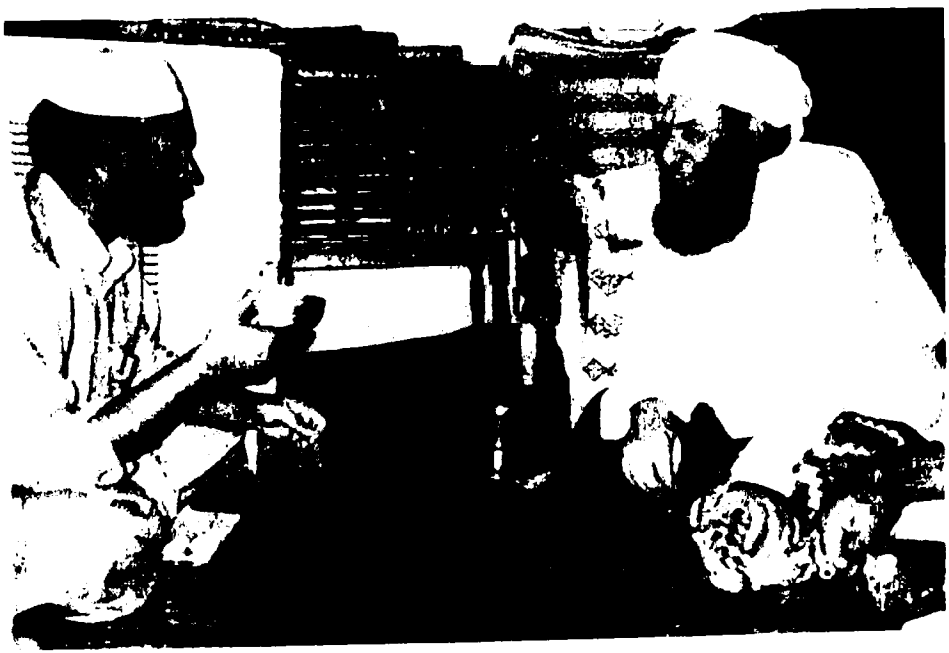

روزنامہ خبریں کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

Marfat.com

1993ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے جلسہ دستار فضیلت کے لئے لاہور آمد
پر ائرپورٹ پر استقبال کرنے والوں کے جم غفیر ہیں

1990ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کرتے
ہوئے اور صوفی سیف اللہ سیفی سید اعظم شاہ صاحب وغیرہ کھڑے ہیں

Marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں صحیح مسلم شریف کا درس دیتے ہوئے

حاجی دیوان نعمت اللہ سہروردی کے مزار شریف پر (خانقاہ ڈوگراں) حاضری
دیتے ہوئے جبکہ آپ کے خلیفہ اعظم روحانی صاحب اور شیخ
الحدیث علامہ ابوالفیض محمد عبدالکریم بیٹھے ہیں

Marfat.com

سرکار مبارک صاحب درس حدیث کے دوران جبکہ آپ کے ساتھ قاری عبدالوہاب سیفی
حافظ عرفان اللہ سیفی ظہور احمد اور دیگر احباب بیٹھے ہیں جب کہ سرکار
مبارک کے ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

دارالعلوم سیفیہ کی نئی بلڈنگ دیکھاتے ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ صوفی گلزار احمد
سیفی اور دیگر خلفاء میں پیر محمد عابد حسین سیفی

Marfat.com

خانقاہ سے مدرسہ کی طرف تشریف لاتے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب لاہور ائیر پورٹ پر تشریف لاتے ہوئے

Marfat.com

پتہ کے آپریشن کے لئے پشاور سے لاہور آمد پر ائیر پورٹ سے باہر تشریف لا رہے ہیں جبکہ قبلہ روحانی صاحب اور ائیر پورٹ کا عملہ ہمراہ ہے

دریائے کابل کے کنارے محفل ذکر سے فراغت کے بعد اپنے خلیفہ صوفی سیف اللہ کے ساتھ محو گفتگو ہیں جبکہ بائیں جانب صوفی کندل صاحب اور پیر محمد عابد حسین کھڑے ہیں

Marfat.com

درس بخاری شریف دیتے ہوئے ایک اور انداز سے

درس شریف کے دوران کسی عبارت پر غور کرتے ہوئے جبکہ آپ کے
ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

Marfat.com

1993ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے جلسہ دستار فضیلت کے لئے لاہور آمد
پرائر پورٹ پر استقبال کرنے والوں کے جم غفیر ہیں

1990ء میں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد دعا کرتے
ہوئے اور صوفی سیف اللہ سیفی سید اعظم شاہ صاحب وغیرہ کھڑے ہیں

Marfat.com

بمقام کوٹ سرور عابد حسین سیفی کے آبائی گاوں میں ایک خصوصی تقریب میں شرکت
کے موقع پر جبکہ سرکار کے ساتھ جہاد افغانستان میں شہید ہونے والے
مجاہد صوفی نجیب اللہ اور صاحبزادہ نور المجتبی چشتی ہیں

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف ساتھ بیٹھے ہیں

Marfat.com

سرکار مبارک صاحب درس حدیث کے دوران جبکہ آپ کے ساتھ قاری عبدالوہاب سیفی
حافظ عرفان اللہ سیفی ظہور احمد اور دیگر احباب بیٹھے ہیں جب کہ سرکار
مبارک کے ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

دارالعلوم سیفیہ کی نئی بلڈنگ دیکھاتے ہوئے جبکہ آپ کے ساتھ صوفی گلزار احمد
سیفی اور دیگر خلفاء میں پیر محمد عابد حسین سیفی

Marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں درس بخاری شریف کے بعد دعا فرماتے ہوئے

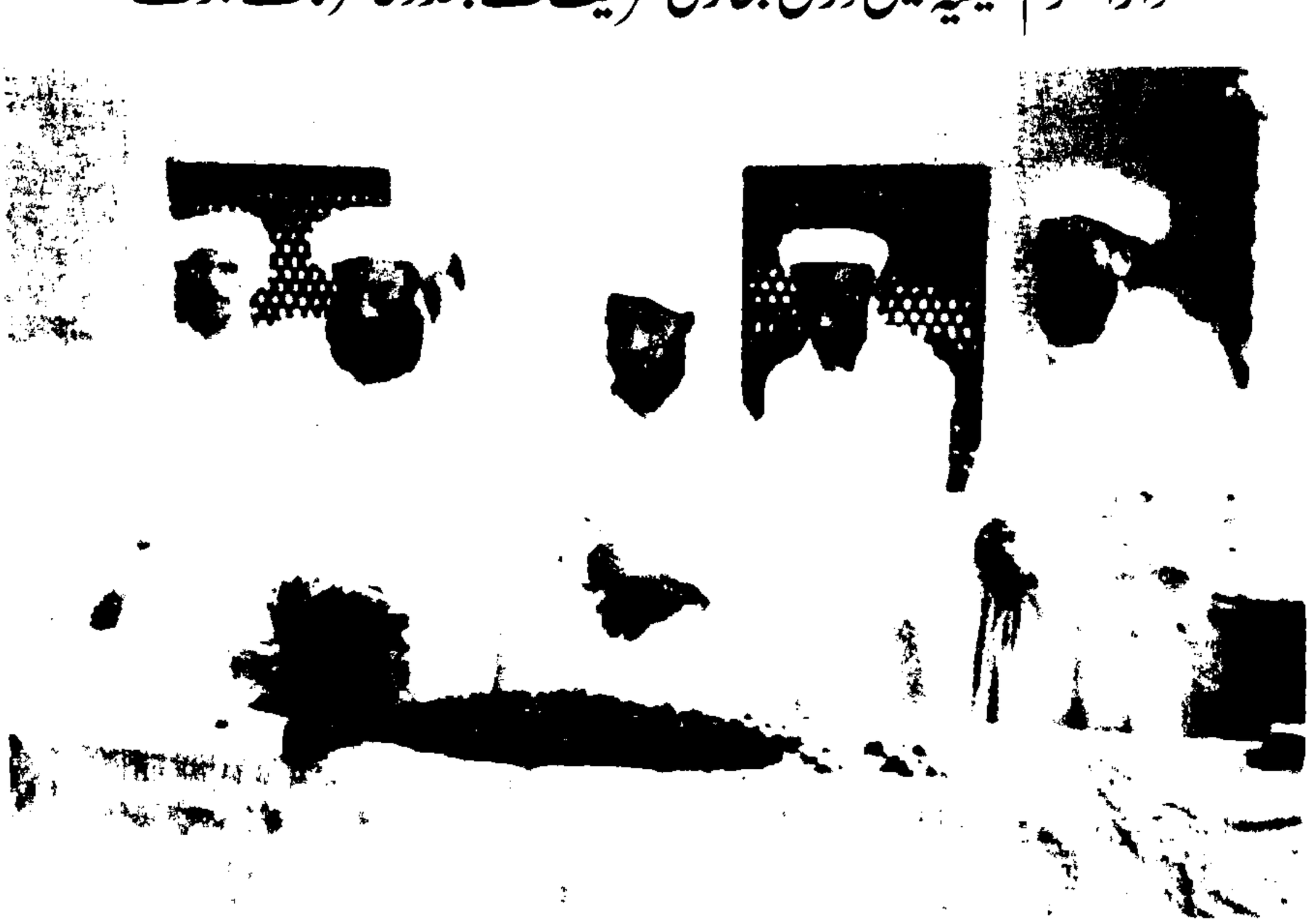

عاشق اللہ صاحب، قاری محمد حبیب صاحب پادشا صاحب، صاحبزادہ مبارک صاحب
غازی علم دین شہید کے مزار پر حاضری دیتے ہوئے

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب لاہور ائیر پورٹ پر تشریف لاتے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب

Marfat.com

درس بخاری شریف دیتے ہوئے ایک اور انداز سے

درس شریف کے دوران کسی عبارت پر غور کرتے ہوئے جبکہ آپ کے
ساتھ پیر محمد عابد حسین سیفی بیٹھے ہیں

marfat.com

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادرآباد مدرسہ کے
صحن میں مسکراتے ہوئے

Marfat.com

بمقام کوٹ سرور عابد حسین سیفی کے آبائی گاوں میں ایک خصوصی تقریب میں شرکت
کے موقع پر جبکہ سرکار کے ساتھ جہاد افغانستان میں شہید ہونے والے
مجاہد صوفی نجیب اللہ اور صاحبزادہ نور المجتبی چشتی ہیں

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف ساتھ بیٹھے ہیں

Marfat.com

علمائے کرام کو حدیث جبرائیل دیکھا کر اس پر گفتگو فرما رہے ہیں

خطیبانہ انداز میں

Marfat.com

دارالعلوم سیفیہ میں درس بخاری شریف کے بعد دعا فرماتے ہوئے

عاشق اللہ صاحب، قاری محمد حبیب صاحب پادشا صاحب، صاحبزادہ مبارک صاحب
غازی علم دین شہید کے مزار پر حاضری دیتے ہوئے

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف اور دیگر خلفاء کے ساتھ تشریف فرما ہیں

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب

marfat.com

Marfat.com

آپ کے والد گرامی قبلہ قاری سرفراز قادری صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔ اس میں ایک آپ کی والدہ تھی جس کے بطن سے آپ اور چار بھائی پیدا ہوئے تھے۔ مگر دوسری والدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب نے انتقال فرمایا تو آپ کی دوسری والدہ نے ایک اور نکاح کر لیا اس نکاح کے بعد ان کے بطن سے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب کی جائیداد تقسیم کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دوسری والدہ کے بارے میں کافی معلومات کروائی مگر پتہ نہ چل سکا۔ اس بارے میں خدام اور اگان خصوصاً علامہ سعید احمد حیدری و علامہ محمد حمید جان اخندزادہ کو مجاہدین سے پتا چلا کہ پاکستان میں مہاجر افغانی کیمپ میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اگرچہ وہ آپ کی حقیقی والدہ نہ تھی مگر والد کے نکاح میں رہنے کی وجہ سے ان کا جائیداد میں حصہ میں حصہ نکلتا تھا۔ لہذا آپ نے ان کی صاحبزادیوں سے رابطہ کیا۔ کیونکہ اپنی ماں کی وراثت کی وہ حقدار تھی۔ ان کو بلا کر اپنے تمام بھائیوں کو جمع فرمایا اور مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی مگر آپ کے بھائیوں نے ان کو حصہ دینے سے انکار کر دیا کہ یہ نہ تو ہماری حقیقی ماں کے بطن سے اور نہ ہی ہمارے والد کی اولاد سے ہیں تو آپ مرشدی اخندزادہ مبارک نے بھائیوں کو ارشاد فرمایا کہ حصہ ان کا نہیں ان کی ماں کا ہے کیونکہ وہ ہمارے والد کے نکاح میں تھی۔ آپ نے اپنے حصہ کی تمام جائیداد کا حساب کر کے جو حصہ ان کی ماں کو آتا تھا وہ ان کے حوالے فرما دیا اور سب احباب کو فرمایا آج حساب دینا آسان ہے مگر قیامت کے دن مشکل ہوگا۔

آپ کے مرید صادق الیقین جن کا اسم گرامی میاں محمد حنفی سیفی ہے (ان کا شمار حضرت کے بڑے خلفاء میں ہوتا ہے) وہ جب بھی آپ کبھی بارگاہ عالیہ میں

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب دارالعلوم جامعہ جیلانیہ نادرآباد مدرسہ کے
صحن میں مسکراتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

حاضری دیتے تو بازار سے کچھ پھل، سبزی اور گوشت وغیرہ لے جاتے اور بجائے آپ کو پیش کرنے کے سیدھا گھر بھیج دیتے اور آپ سے ذکر نہ کرتے۔ ایک مرتبہ میاں صاحب نے بازار سے بارہ کلو گوشت خریدا اور جاتے ہی حسبِ معمول گھر بھیج دیا۔ اور پھر جب گھر سے کھانا اور گوشت تیار ہو کر آیا تو آپ نے استفسار کروایا کہ گھر میں تو گوشت نہ تھا یہ کہاں سے آیا۔ پتا کروانے پر معلوم ہوا کہ میاں صاحب لے کر آئے ہیں۔ تو فوراً میاں صاحب سے پوچھا کہ میاں صاحب یہ گوشت آپ نے خود ذبح کروایا تھا کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا تو میاں صاحب نے عرض کی کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا۔ تو آپ نے یہ فرما کر کہ بازار میں اکثر لوگ بے نماز اور طہارت سے عاری ہوتے ہیں اور تکبیر وغیرہ کا خیال بھی نہیں کرتے، گوشت تناول فرمانے سے انکار کر دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محفل ذکر ہو رہی تھی اور آپ مے فیض سے دیوانوں کو جام بھر بھر کے پلا رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے پرفیوم آپ کے کپڑوں پر چھڑک دیا۔ تو آپ نے اس سے وہ پرفیوم لے کر اُسے احباب سے چیک کروایا کہ ماچس سے اسے آگ لگائی جائے۔ اگر آگ لگ گئی تو پھر اس میں الکوحل ہے ورنہ وہ صحیح خوشبو ہے۔ کسی اور ساتھی نے عرض کی کہ آگ تو اور خوشبوؤں کو بھی لگ جاتی ہے۔ الکوحل اور خوشبو میں فرق یہ ہے کہ الکوحل کو آگ بھڑک کر لگتی ہے اور عام خوشبو اور تیل کسی چیز کے ساتھ مل کر لگتی ہے۔ لہٰذا چیک کیا گیا تو آگ بھڑک اٹھی۔ آپ فوراً گھر تشریف لے گئے کپڑوں کو تبدیل فرمایا اور احباب کو پرفیوم لگانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے اور نجاست سے نماز ہی نہیں ہوتی۔

ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ کو ایک سونے کا ہار نذرانہ پیش کیا۔

Marfat.com

علمائے کرام کو حدیث جبرائیل دیکھا کر اس پر گفتگو فرما رہے ہیں

خطیبانہ انداز میں

marfat.com
Marfat.com

آپ نے جب ان کا رنگ دیکھا تو فرمایا بھئی اس کا رنگ عورتوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا میں یہ نہ لوں گا۔

آپ کا ایک مرید آپ کے لیے ایک کمبل لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا چونکہ لفافے میں بند تھا۔ لہذا اسی طرح گھر بھجوا دیا۔ جب نماز کا وقت قریب آیا تو آپ وضو فرمانے گھر تشریف لے گئے۔ فوراً واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں وہی کمبل تھا۔ آپ نے اس کو لانے والے سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ اس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو گی۔ اس گھر میں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے یہ فرما کر کمبل اسے واپس کر دیا اور آئندہ تصویر والی چیز خریدنے سے منع فرمایا۔

Marfat.com

حضرت مبارک صاحب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے عرس مبارک کی تقریب کی صدارت فرماتے
ہوئے حضرت علامہ محمد مقصود احمد خطیب دربار شریف اور دیگر خلفاء کے ساتھ تشریف فرما ہیں

marfat.com
Marfat.com

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے

فتویٰ

Marfat.com

آپ کے والد گرامی قبلہ قاری سرفراز قادری صاحب نے دو شادیاں کیں تھیں۔ اس میں ایک آپ کی والدہ تھی جس کے بطن سے آپ اور چار بھائی پیدا ہوئے تھے۔ مگر دوسری والدہ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب نے انتقال فرمایا تو آپ کی دوسری والدہ نے ایک اور نکاح کر لیا اس نکاح کے بعد ان کے بطن سے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب آپ کے والد قبلہ قادری صاحب کی جائیداد تقسیم کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دوسری والدہ کے بارے میں کافی معلومات کروائی مگر پتہ نہ چل سکا۔ اس بارے میں محترم اکابرین خصوصاً علامہ سعید احمد حیدری و علامہ محمد حمید جان اخندزادہ کو مجاہدین سے پتا چلا کہ پاکستان میں مہاجر افغانی کیمپ میں ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ اگرچہ وہ آپ کی حقیقی والدہ نہ تھی مگر والد کے نکاح میں رہنے کی وجہ سے ان کا جائیداد میں حصہ میں حصہ نکلتا تھا۔ لہذا آپ نے ان کی صاحبزادیوں سے رابطہ کیا۔ کیونکہ اپنی ماں کی وراثت کی وہ حقدار تھی۔ ان کو بلا کر اپنے تمام بھائیوں کو جمع فرمایا اور مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی مگر آپ کے بھائیوں نے ان کو حصہ دینے سے انکار کر دیا کہ یہ نہ تو ہماری حقیقی ماں کے بطن سے اور نہ ہی ہمارے والد کی اولاد سے ہیں تو آپ مرشدی اخندزادہ مبارک نے بھائیوں کو ارشاد فرمایا کہ حصہ ان کا نہیں ان کی ماں کا ہے کیونکہ وہ ہمارے والد کے نکاح میں تھی۔ آپ نے اپنے حصہ کی تمام جائیداد کا حساب کر کے جو حصہ ان کی ماں کو آتا تھا وہ ان کے حوالے فرما دیا اور سب احباب کو فرمایا آج حساب دینا آسان ہے مگر قیامت کے دن مشکل ہوگا۔

آپ کے مرید صادق الیقین جن کا اسم گرامی میاں محمد حنفی سیفی ہے (ان کا شمار حضرت کے بڑے خلفاء میں ہوتا ہے) وہ جب بھی آپ کبھی بارگاہ عالیہ میں

marfat.com
Marfat.com

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر یا واجب القتل کہتا ہے اور اس کی کوئی کفر کی وجہ بھی نہ ہو مثلاً پیر محمد چشتی چترالی نے حضرت پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کو کافر کہا، اور کچھ ایسے مولوی بھی ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کا حکم دلائل سے ثابت کر کے عنداللہ ماجور فرمائیں۔

بینو وتوجروا

السائل ظہور احمد علوی ضلع راولپنڈی تحصیل مری ڈاکخانہ گلبڑہ گلی

بمقام چھاواں

الجواب اللّٰھم اجعل موافقا للصواب والحق

مسئلہ مذکورہ مسئولہ کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۹۴)

Marfat.com

حاضری دیتے تو باڑہ سے کچھ پھل، سبزی اور گوشت وغیرہ لے جاتے اور بجائے آپ کو پیش کرنے کے سیدھا گھر بھیج دیتے اور آپ سے ذکر نہ کرتے۔ ایک مرتبہ میاں صاحب نے بازار سے بارہ کلو گوشت خریدا اور جاتے ہی حسب معمول گھر بھیج دیا۔ اور پھر جب گھر سے کھانا اور گوشت تیار ہو کر آیا تو آپ نے استفسار کروایا کہ گھر میں تو گوشت نہ تھا یہ کہاں سے آیا۔ پتا کروانے پر معلوم ہوا کہ میاں صاحب لے کر آئے ہیں۔ تو فوراً میاں صاحب سے پوچھا کہ میاں صاحب یہ گوشت آپ نے خود ذبح کروایا تھا کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا تو میاں صاحب نے عرض کی کہ پہلے سے ذبح شدہ تھا۔ تو آپ نے یہ فرما کر کہ بازار میں اکثر لوگ بے نماز اور طہارت سے عاری ہوتے ہیں اور تکبیر وغیرہ کا خیال بھی نہیں کرتے، گوشت تناول فرمانے سے انکار کر دیا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محفل ذکر ہو رہی تھی اور آپ مئے فیض سے دیوانوں کو جام بھر بھر کے پلا رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے پرفیوم آپ کے کپڑوں پر چھڑک دیا۔ تو آپ نے اس سے وہ پرفیوم لے کر اسے احباب سے چیک کروایا کہ ماچس سے اسے آگ لگائی جائے۔ اگر آگ لگ گئی تو پھر اس میں الکوحل ہے ورنہ وہ صحیح خوشبو ہے۔ کسی اور ساتھی نے عرض کی کہ آگ تو اور خوشبوؤں کو بھی لگ جاتی ہے۔ الکوحل اور خوشبو میں فرق یہ ہے کہ الکوحل کو آگ بھڑک کر لگتی ہے اور عام خوشبو اور تیل کسی چیز کے ساتھ ملکر لگتی ہے۔ لہٰذا چیک کیا گیا تو آگ بھڑک اٹھی۔ آپ فوراً گھر تشریف لے گئے کپڑوں کو تبدیل فرمایا اور احباب کو پرفیوم لگانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے اور نجاست سے نماز ہی نہیں ہوتی۔

ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ کو ایک موزوں کا جوڑا بطور نذرانہ پیش کیا۔

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو ہر کام کو تحقیق کر کے کیا کرو۔ اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کرے دنیاوی زندگی کے سامان کی خاطر یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بہت مال غنیمت ہے۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا پس غور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔

(یعنی جب تم اوّل مسلمان ہوتے تھے اگر تمہیں یہی کہہ دیا جاتا کہ تم مسلمان نہیں ہو تو تم کیا کرتے۔

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

امام احمد نے اس حدیث کو تخریج کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور ابن حمید نے اسے صحیح کہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی سلیم کا ایک شخص صحابہ کرام کی جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پاس بکریاں تھیں۔ اس نے جماعت صحابہ کو سلام کیا، انہوں نے سمجھا اس شخص نے ڈر کے مارے ہمیں سلام کیا تاکہ میں قتل سے بچ سکوں۔ انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور وہ بکریاں مالِ غنیمت میں شامل کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

نیز ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کی سرکردگی میں ایک جماعت جہاد کے لیے بھیجی اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ کو روانہ کرتے تھے تو واپسی پر ان کے متعلق ان کے ساتھیوں سے ان کی تعریف سننا پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس دفعہ دریافت نہ کیا بلکہ آپ کے ساتھی از خود بیان کرنے لگے تو دوران گفتگو کہا کہ یا رسول اللہ

Marfat.com

آپ نے جب ان کا رنگ دیکھا تو فرمایا بھئی اس کا رنگ عورتوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا میں یہ نہ لوں گا۔

آپ کا ایک مرید آپ کے لیے ایک کمبل لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے اسے قبول فرمایا چونکہ لفافے میں بند تھا۔ لہذا اسی طرح گھر بھجوا دیا۔ جب نماز کا وقت قریب آیا تو آپ وضو فرمانے گھر تشریف لے گئے۔ فوراً واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں وہی کمبل تھا۔ آپ نے اس کو لانے والے سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں کہ اس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو گی۔ اس گھر میں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ آپ نے یہ فرما کر کمبل اسے واپس کر دیا اور آئندہ تصویر والی چیز خریدنے سے منع فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اسامہ کو ملا تو اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر بھی اسامہ نے اُسے قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت اسامہ کی طرف رُخِ انور کرتے ہوئے فرمایا ایسا کیوں کیا۔ تو حضرت اسامہ نے عرض کیا اس نے قتل سے بچنے کے لیے پڑھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ ڈر اور قتل سے بچنے کے لیے کہا تھا۔ (روح المعانی ص ۱۱۹/۳ مطبوعہ جدید از ملتان)

تو اس آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنا اسلام ظاہر کر رہا ہے تو جب تک اس کے کفر کی پوری تحقیق نہ ہو جائے اس کو کافر کہنا ناجائز اور وبال عظیم ہے۔

فوائد موضح القرآن حاشیہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی اس آیت مقدسہ کے زمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر قصد کر کے مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں۔ باقی اور علماء نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے یہاں جو مذکور ہوئی۔ آگے اللہ مالک ہے۔ لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا۔

اس بارے میں مومن مسلمان کو واجب القتل کہنا یا قتل کرنا کہ یہ کافر ہے۔ ایک برابر ہے۔ مومن مسلمان کو قتل کے فتوے دینے والا یا واجب القتل کہنے والا بلاشک کافر ہوا۔ اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

چونکہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور علماء دارالعلوم حقانیہ کی مسلم شخصیت مفتی محمد فرید کا نام پیر محمد چترالی اور عثمان تار و جبہ والے نے جعل سازی سے استعمال کیا تھا جس کی وضاحت انہوں نے اپنی تحریر میں کر دی۔

مفتی غلام فرید شیخ الحدیث و مفتی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک تحریر کرتے ہوئے

Marfat.com

مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے

فتویٰ

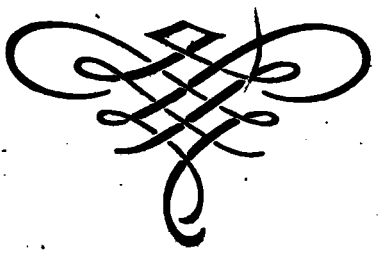

Marfat.com

کہا ہے۔

الحمد اللہ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :۔

"پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔"

اسی طرح ان کے فتویٰ میں جن علماء یا مفتیان حضرات کے نام لکھے گئے تھے۔ ان میں اکثریت نے انکار کیا ہے۔ اِن سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک اخندزادہ سیف الرحمٰن مسلم شخصیت ہیں۔ اور ان کے بارے میں واجب القتل یا کافر کہنا تو درکنار ہم معمولی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چند مولوی و مفتی ایسے ہیں کہ جن کا کردار پورا صوبہ سرحد کا بچہ بچہ جانتا ہے جن کا نہ کوئی دین ہے نہ ایمان ہے نہ ہی مذہب ہے۔ ان کا مقصود صرف دین بیچ کر پیسہ بٹورنا ہے اور اہل ایمان اور اہل اسلام کو کافر بنانا ہے۔

حضرت علامہ محمد یوسف نے کتاب اظہار حقیقت لکھ کر اس چیز کو واضح کر دیا ہے کہ اس دور کے علماءِ حق کے نزدیک حضرت مولانا اخندزادہ سیف الرحمٰن کا کیا علمی اور عملی مقام ہے۔ اس میں تقریباً پاکستان اور افغانستان کے اکابر علماء و مفتیانِ کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کتاب آستانہ عالیہ منڈی کس سے ہمہ وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر کثیر دلائل ہیں لیکن یہاں پر صرف طوالت کے اندیشے سے نقل نہیں کیا گیا اور اہل حق کے لیے قرآنِ کریم کی آیت مقدسہ و احادیث مبارکہ اور چند فقہا کے اقوال ہی کافی ہونگے۔

Marfat.com

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر یا واجب القتل کہتا ہے اور اس کی کوئی کفر کی وجہ بھی نہ ہو مثلاً پیر محمد چشتی چترالی نے حضرت پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کو کافر کہا، اور کچھ ایسے مولوی بھی ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کا حکم دلائل سے ثابت کر کے عنداللہ ماجور فرمائیں۔

بینوا توجروا

السائل ظہور احمد علوی ضلع راولپنڈی تحصیل مری ڈاکخانہ گلبڑہ گلی بمقام چھاواں

الجواب اللّٰھم اجعل موافقا للصواب والحق

مسئلہ مذکورہ مسئولہ کے متعلق قرآن پاک میں ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝ (سورۃ النساء پارہ ۵ آیت ۹۴)

marfat.com

Marfat.com

اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

مقصد یہ ہے کہ جس شخص کے عقائد میں کوئی چیز کفر کی نہیں خواہ اعمال اس کے کتنے ہی خراب ہوں اس کو کافر کہنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کو کافر کہنے والے کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ گویا کہ وہ ایمان کو کفر کہہ رہا ہے چہ جائیکہ ایسی پاک باز اور باعمل شخصیت کو کہا جائے جس کے تقویٰ اور طہارت پر علماء اور عوام کی کثیر تعداد گواہی دے اور اس کی ولایت اور کمالات کی بھی تصدیق کرے۔ جن علماء کے تاثرات مولانا یوسف صاحب نے تحریر کیے ہیں ان میں اکثریت حضرت اخندزادہ صاحب کے شاگردوں اور مریدوں کی نہیں۔

فی زمانہ حضرت اخندزادہ صاحب کی شخصیت کی جن علماء نے تائید کی ہے ان کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ جس کا ریکارڈ فقیر کے پاس موجود ہے۔ ان علماء نے صرف آپ کی شخصیت، عقیدے کی تائید نہیں کی بلکہ آپ کو ولی کامل و مکمل اور اکثر نے آپ کو اس پندرھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک کی شخصیت پر طعن صرف ایک مومن مسلمان پر طعن نہیں بلکہ ایک کامل و مکمل ولی جامع علم ظاہر و باطن عالم باعمل مجدد وقت پر طعن ہے۔ جن کی ولایت پندرھویں صدی میں مسلم اور ہر خاص و عام کا مرجع جن کو بلا اتفاق مشائخ عظام شیخ المشائخ تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کامل و مکمل ولی کے انکار کے بارے میں علامہ عبدالغنی نابلیسی اندلسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اجماعاً کفر ہے۔

حدیقۃ الندیہ میں علامہ عبدالغنی فرماتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اور دیگر تمام اولیاء کرام پر اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ جیسا کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا

Marfat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو ہر کام کو تحقیق کر کے کیا کرو۔ اور ایسے شخص کو جو کہ تمہارے سامنے ایمان ظاہر کرے دنیاوی زندگی کے سامان کی خاطر یوں مت کہہ دیا کرو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بہت مال غنیمت ہے۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا پس غور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے۔

(یعنی جب تم اوّل مسلمان ہوتے تھے اگر تمہیں یہی کہہ دیا جاتا کہ تم مسلمان نہیں ہو تو تم کیا کرتے۔

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

امام احمد نے اس حدیث کو تخریج کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور ابن حمید نے اسے صحیح کہا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی سلیم کا ایک شخص صحابہ کرام کی جماعت کے پاس سے گزرا جس کے پاس بکریاں تھیں۔ اس نے جماعت صحابہ کو سلام کیا، انہوں نے سمجھا اس شخص نے ڈر کے مارے ہمیں سلام کیا تاکہ میں قتل سے بچ سکوں۔ انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور وہ بکریاں مالِ غنیمت میں شامل کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

نیز ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کی سرکردگی میں ایک جماعت جہاد کے لیے بھیجی اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ کو روانہ کرتے تھے تو واپسی پر ان کے متعلق ان کے ساتھیوں سے ان کی تعریف سننا پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس دفعہ دریافت نہ کیا بلکہ آپ کے ساتھی از خود بیان کرنے لگے تو دوران گفتگو کہا کہ یا رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

اور ایک نبی سے انکار کرنا کفر ہے۔

والحاصل ان الانکار بالقلب او باللسان علی احد من اولیاء اللہ الذین ھم العلماء العاملون وسواء کانوا احیاء او کانوا موتی۔ وکلھم احیاء عند من یعرفھم بحیاۃ اللہ لا بانفسھم وکلھم موتی عن حیاتھم بانفسھم سواء عرفھم من ینکر علیھم اولم یعرفھم وانکر ما لم یعرف من احوالھم الصحیحۃ وافعالھم المستقیمۃ عند اللہ فھو کفر صریح والمنکر کافر بالاجماع المسلمین علی مقتضی جمیع مذاھب اھل الاسلام لانہ انکر دین الاسلام والشریعۃ المحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(حدیقۃ الندیہ صفحہ ۲۴۱ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک ولی اللہ سے دل سے یا زبان سے انکار کرنا کہ وہ ولی اللہ علماء عاملین میں سے ہو، اور خواہ وہ ولی اللہ زندہ ہو یا وفات پا چکا ہو۔ اور تمام اولیاء اللہ تعالیٰ کی حیات سے زندہ ہیں۔ ان کے نزدیک جو ان کے احوال سے واقف ہیں اور نفس کے اعتبار سے زندہ نہیں ہیں۔ خواہ منکرین اس ولی اللہ کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عند اللہ سے واقف ہوں یا نہ ہوں پس یہی انکار اولیاء کفر صریح ہے اور منکر اولیاء مسلمانوں کے اجماع سے اور تمام مذاہب اہل اسلام کی رو سے کافر ہے۔

کیونکہ اس منکر نے دین اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا کیونکہ ولی اللہ تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے ولایت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اسامہ کو ملا تو اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر بھی اسامہ نے اُسے قتل کر دیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت اسامہ کی طرف رُخِ انور کرتے ہوئے فرمایا ایسا کیوں کیا۔ تو حضرت اسامہ نے عرض کیا اس نے قتل سے بچنے کے لیے پڑھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ ڈر اور قتل سے بچنے کے لیے کہا تھا۔ (روح المعانی صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ جدید از ملتان)

تو اس آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنا اسلام ظاہر کر رہا ہے تو جب تک اس کے کفر کی پوری تحقیق نہ ہو جاتے اس کو کافر کہنا ناجائز اور وبال عظیم ہے۔

فوائد موضح القرآن حاشیہ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی اس آیت مقدسہ کے زمن میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مسلمان اگر قصد کر کے مسلمان کو مار ڈالے وہ دوزخی ہو چکا اس کی توبہ قبول نہیں۔ باقی اور علماء نے کہا کہ سزا اس کی یہی ہے یہاں جو مذکور ہوئی۔ آگے اللہ مالک ہے۔ لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے قول میں پاک ہوا۔

اس بارے میں مومن مسلمان کو واجب القتل کہنا یا قتل کرنا کہ یہ کافر ہے۔ ایک برابر ہے۔ مومن مسلمان کو قتل کے فتوے دینے والا یا واجب القتل کہنے والا بلاشک کافر ہوا۔ اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

چونکہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث اور علماء دارالعلوم حقانیہ کی مسلم شخصیت مفتی محمد فرید کا نام پیر محمد چترالی اور عثمان تار وجبہ والے نے جعل سازی سے استعمال کیا تھا جس کی وضاحت انہوں نے اپنی تحریر میں کر دی۔

مفتی غلام فرید شیخ الحدیث و مفتی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک تحریر کرتے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

تکفیر مسلم خود کفر ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کفر رجل رجلا الا باء باحدھما ان کان والا کفر بتکفیرہ وفی روایۃ فقد وجب الکفر علی احدھما۔

(ترغیب وترھیب)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تکفیر کرنے سے دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص فی الواقع میں کافر تھا تب تو وہی کافر ہوا۔ ورنہ تکفیر کرنے والا اس کی تکفیر سے خود کافر ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کا کفر واجب ہو گیا۔

امام ابو شکور سالمی فرماتے ہیں :۔

من شك فی ایمان الغیر وقال له یا کافر فانه ینظر ان کان فیه شبهة الکفر فان الشاتم بالکفر لا یصیر کافراً وان لم تکن فیه شبهة الکفر فانه یکفر بیانه ان المشکوك فیه ان کان عریفاً او عشاراً او عواناً فان الشاتم له بالکفر و شاك فی ایمانه لا یصیر کافراً وان کان فاسقاً مولناً مصراً علی فسقه جاهلاً عن علوم الدین ان کان یقول له یا کافر فان القائل یصیر کافراً۔

(التمہید ابو شکور سالمی ص۱۱۱)

ترجمہ: جس نے دوسرے کے ایمان میں شک کیا یا اسے کافر کہا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس میں کفر کا کوئی شبہ پایا جاتا ہے تو اس شبہ کی بنا پر

Marfat.com

کہا ہے۔

الحمد اللہ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :۔

"پس نہ میں نے اخند زادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل ہے۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔"

اسی طرح ان کے فتویٰ میں جن علماء یا مفتیان حضرات کے نام لکھے گئے تھے۔ ان میں اکثریت نے انکار کیا ہے۔ اِن سب نے کہا کہ ہمارے نزدیک اخند زادہ سیف الرحمٰن مسلم شخصیت ہیں۔ اور ان کے بارے میں واجب القتل یا کافر کہنا تو درکنار ہم معمولی بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چند مولوی و مفتی ایسے ہیں کہ جن کا کردار پورا صوبہ سرحد کا بچہ بچہ جانتا ہے جن کا نہ کوئی دین ہے نہ ایمان ہے نہ ہی مذہب ہے۔ ان کا مقصود صرف دین بیچ کر پیسہ بٹورنا ہے اور اہل ایمان اور اہل اسلام کو کافر بنانا ہے۔

حضرت علامہ محمد یوسف نے کتاب اظہار حقیقت لکھ کر اس چیز کو واضح کر دیا ہے کہ اس دور کے علماءِ حق کے نزدیک حضرت مولانا اخند زادہ سیف الرحمٰن کا کیا علمی اور عملی مقام ہے۔ اس میں تقریباً پاکستان اور افغانستان کے اکابر علماء و مفتیانِ کرام نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کتاب آستانہ عالیہ منڈی کس سے ہمہ وقت حاصل کی جا سکتی ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر کثیر دلائل ہیں لیکن یہاں پر صرف طوالت کے اندیشے سے نقل نہیں کیا گیا اور اہل حق کے لیے قرآنِ کریم کی آیت مقدسہ و احادیث مبارکہ اور چند فقہا کے اقوال ہی کافی ہونگے۔

مزید ارشاد ہے :۔

ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ

marfat.com
Marfat.com

کافر کہنے سے کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس میں کفر کا شبہ نہ ہو تو اس کو کافر کہنے سے تکفیر کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ مشکوک کرنیوالا اگر نقیب، عشر وصول کرنے والا یا ظالم ہے تو اسے کافر کہنے سے کافر نہیں اور اگر وہ فاسق اپنے فسق پر اصرار کرنے والا علوم دین سے ناواقف ہے ایسے شخص کو کافر کہنے سے قائل خود کافر ہے۔

چہ جائیکہ ایک معتبر عالم دین متبع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم و عرفان کے موتی بکھیرنے والے رشد و ہدایت کا مرکز اور راسخ العقیدہ سنی شخص یعنی مجدد طریقت و معرفت حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی خراسانی کو کافر کہنے سے تو بطریق اولیٰ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبارات فقہاء ملاحظہ ہوں۔

شرح وقایہ کے حاشیہ میں علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ۔

۱۔ وھل یکفر باطلاق الکفر علی المسلم المختار انہ ان اراد اشتم لا یکفرون اعتقد دنیہ کفر اکفر لان اعتقاد دین الاسلام کفر اکفر کذا فی الذخیرۃ۔ (شرح وقایہ ص۳۰۹ کتاب الحدود حاشیہ نمبر ۱)

ترجمہ: کیا کسی مسلمان کو کافر کہنے سے کفر لازم آتا ہے تو اس میں مختار مذہب یہ ہے کہ کہنے والے نے اگر گالی دینے کے ارادہ سے کہا ہے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس عقیدے اور نیت سے کہا کہ وہ کافرانہ دین پر قائم ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ دین اسلام کو کفر سمجھنا کفر ہے۔ جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

۲۔ واذا قال لغیرہ یا کافر او للمرء یا کافرۃ ولم یقل المخاطب شیئاً

Marfat.com

اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

مقصد یہ ہے کہ جس شخص کے عقائد میں کوئی چیز کفر کی نہیں خواہ اعمال اس کے کتنے ہی خراب ہوں اس کو کافر کہنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسے شخص کو کافر کہنے والے کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ گویا کہ وہ ایمان کو کفر کہہ رہا ہے چہ جائیکہ ایسی پاک باز اور باعمل شخصیت کو کہا جائے جس کے تقویٰ اور طہارت پر علماء اور عوام کی کثیر تعداد گواہی دے اور اس کی ولایت اور کمالات کی بھی تصدیق کرے۔ جن علماء کے تاثرات مولانا یوسف صاحب نے تحریر کیے ہیں ان میں اکثریت حضرت اخندزادہ صاحب کے شاگردوں اور مریدوں کی نہیں۔

فی زمانہ حضرت اخندزادہ صاحب کی شخصیت کی جن علماء نے تائید کی ہے ان کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ جس کا ریکارڈ فقیر کے پاس موجود ہے۔ ان علماء نے صرف آپ کی شخصیت، عقیدے کی تائید نہیں کی بلکہ آپ کو ولی کامل و مکمل اور اکثر نے آپ کو اس پندرھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔

حضرت اخندزادہ مبارک کی شخصیت پر طعن صرف ایک مومن مسلمان پر طعن نہیں بلکہ ایک کامل و مکمل ولی جامع علم ظاہر و باطن عالم باعمل مجدد وقت پر طعن ہے۔ جن کی ولایت پندرھویں صدی میں مسلم اور ہر خاص و عام کا مرجع جن کو بلا اتفاق مشائخ عظام شیخ المشائخ تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کامل و مکمل ولی کے انکار کے بارے میں علامہ عبدالغنی نابلیسی اندلسی کی عبارت پیش خدمت ہے۔

ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اجماعاً کفر ہے۔

حدیقۃ الندیہ میں علامہ عبدالغنی فرماتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کا انکار کرنا اور دیگر تمام اولیاء کرام پر اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ جیسا کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا

marfat.com
Marfat.com

فالفقیہ ابوبکر الاطش البلخی علی انہ کافراً وقال الفقیہ ابو اللیث وبعض ائمۃ بلخ لایکفر والمختار فی مثل ھذا المسائل انہ اذا ارادہ شتم ولا یعتقدہ کافراً لایکفر وان اعتقدہ کافراً مخاطبہ علی اعتقادہ انہ کافر کفر لانہ فقد اعتقد دین الاسلام کفراً فھو کافر

(فتاویٰ بزازیہ علی ھامش الفتاویٰ الھندیہ ج ۶ ص ۳۳۱)

ترجمہ: اور جب کسی دوسرے مسلمان کو کافر اور عورت کو کافرہ کہتا ہے۔ مخاطب نے جواب میں کچھ نہیں کہا بلکہ خاموش رہا تو فقیہ ابوبکر اطش بلخی کے نزدیک وہ کافر ہے اور فقیہ ابواللیث اور بلخ کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا اور ایسے مسائل میں مختار مذہب یہ ہے کہ اگر گالی دینے کے ارادے سے کافر کہا اور مخاطب کے متعلق عقیدہ کو کفر نہیں سمجھتا ہے تو پھر کافر نہیں ہوگا اور اس کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ عقیدہ کفر پر قائم ہے تو پھر کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ مسلمان کو کافر سمجھنا دراصل دین اسلام کو کفر سمجھنے کے مترادف ہے۔ پس کہنے والا کافر ہو جائیگا۔

۳۔ فان من کفر مسلماً فقد کفر فی الاشر۔ (فتاوی خیریہ ج ۲ ص ۲۸۴ علی ھامش عقود الاریہ فی تنقیح الحامدیہ)

ترجمہ: جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ کافر ہو جائیگا۔

۴۔ ان اعتقدہ (المسلم) کافراً نعم فخاطبہ ھذا بناء انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقدہ المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً اھ۔

(منقول عن الذخیرہ، فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۱۸۳)

ترجمہ: اگر مسلمان کو کافر عقیدۃً سمجھتا ہے تو وہ تکفیر مسلم سے کافر ہو گیا۔ کیونکہ اس صورت میں دین اسلام کو کفر سمجھنا لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے۔

Marfat.com

اور ایک نبی سے انکار کرنا کفر ہے۔

والحاصل ان الانکار بالقلب او باللسان علی احد من اولیاء اللہ الذین ھم العلماء العاملون وسواء کانوا احیاء او کانوا موتی۔ وکلھم احیاء عند من یعرفھم بحیاۃ اللہ لا بانفسھم وکلھم موتی عن حیاتھم بانفسھم سواء عرفھم من ینکر علیھم اولم یعرفھم وانکر ما لم یعرف من احوالھم الصحیحۃ وافعالھم المستقیمۃ عند اللہ فھو کفر صریح والمنکر کافر بالاجماع المسلمین علی مقتضی جمیع مذاھب اھل الاسلام لانہ انکر دین الاسلام والشریعۃ المحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(حدیقۃ الندیہ صفحہ ۲۴۱ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک ولی اللہ سے دل سے یا زبان سے انکار کرنا کہ وہ ولی اللہ علماء عاملین میں سے ہو، اور خواہ وہ ولی اللہ زندہ ہو یا وفات پا چکا ہو، اور تمام اولیاء اللہ تعالیٰ کی حیات سے زندہ ہیں۔ ان کے نزدیک جو ان کے احوال سے واقف ہیں اور نفس کے اعتبار سے زندہ نہیں ہیں۔ خواہ منکرین اس ولی اللہ کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عند اللہ سے واقف ہوں یا نہ ہوں پس یہی انکار اولیاء کفر صریح ہے اور منکر اولیاء مسلمانوں کے اجماع سے اور تمام مذاہب اہل اسلام کی رو سے کافر ہے۔

کیونکہ اس منکر نے دین اسلام اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا کیونکہ ولی اللہ تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی وجہ سے ولایت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۵۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

اذا رطلق الرجل کلمۃ الکفر لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعتقد الضمیر علی الکفر و قال بعضہم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ! ہ

(رد المختار ج ۴ ص ۲۲۴ مطبوعہ جدید) ومن تکلم عامدا عالما کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیارا جاھلا بانھا کفر ففیہ اختلاف۔

ترجمہ: جب آدمی نے کلمہ کفر کہا لیکن کفر پر اس کا عقیدہ نہیں ہے تو بعض اصحاب نے کہا کافر نہیں ہوگا۔ کیونکہ کفر کا تعلق دل سے ہے اور اس کے دل میں کفری عقائد نہیں ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اور میرے نزدیک صحیح ہے۔ کیونکہ اس نے دین اسلام کو حقیر سمجھا ہے۔ اور جس نے قصداً جانتے ہوئے کلمہ کفر بولا تو تمام ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔ اور جس نے ارادۃ کہا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ تو اس میں اختلاف ہے۔

۷۔ علماء دیوبند کی مسلمہ بزرگ شخصیت علامہ سید انور شاہ کشمیری علامہ ابن ہمام کی کتاب مسامرہ ص ۲۱۴ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

قلت وفی المسامرہ ان ابا حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ قال لجھم اخرج عنی یا کافر وفی الرسالۃ التسعنیۃ للحافظ ابن تیمیہ باسناد عن محمد قال: قال ابو حنیفہ رحمہ اللہ عمرو بن عبید ثم حمل فی المسامرۃ قول لجھم علی التاویل وھذا غیر ظاھر کیف وقد ورد الوعید الشدید فی اکفار المسلم فحاشا جناب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ عن ذالک لو لم یکن عندہ کافراً۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں مسامرہ میں ہے۔ سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جہم سے

Marfat.com

تکفیر مسلم خود کفر ہے چنانچہ صحیح حدیث میں ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کفر رجل رجلا الا باء باحدھما ان کان والا کفر بتکفیرہ وفی روایۃ فقد وجب الکفر علی احدھما۔

(ترغیب وترھیب)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کی تکفیر کرنے سے دونوں میں سے ایک کافر ضرور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ شخص فی الواقع میں کافر تھا تب تو وہی کافر ہوا۔ ورنہ تکفیر کرنے والا اس کی تکفیر سے خود کافر ہو گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کا کفر واجب ہو گیا۔

امام ابوشکور سالمی فرماتے ہیں:۔

من شک فی ایمان الغیر وقال لہ یا کافر فانہ ینظر ان کان فیہ شبھۃ الکفر فان الشاتم بالکفر لا یصیر کافراً وان لم تکن فیہ شبھۃ الکفر فانہ یکفر بیانہ ان المشکوک فیہ ان کان عریفاً او عشاراً او عواناً فان الشاتم لہ بالکفر و رشاک فی ایمانہ لا یصیر کافراً وان کان فاسقاً مولناً مصراً علی فسقہ جاھلاً عن علوم الدین ان کان یقول لہ یا کافر فان القائل یصیر کافراً۔

(التمہید ابوشکور سالمی ص۱۱۱)

ترجمہ: جس نے دوسرے کے ایمان میں شک کیا یا اسے کافر کہا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس میں کفر کا کوئی شبہ پایا جاتا ہے تو اس شبہ کی بنا پر

marfat.com

Marfat.com

کہا میرے پاس سے کھل جا اے کافر، اور رسالہ تسعینیہ میں جو کہ حافظ ابن تیمیہ کی تالیف کی ہے۔ امام محمد سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ عمرو بن عبید پر لعنت کرے تو (ابن حمام) نے مباہرہ میں جہم سے جو کچھ امام صاحب نے فرمایا وہ تاویل پر مبنی ہے اور یہ غیر ظاہر ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی تکفیر میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے تو جو کافر نہیں (انکے نزدیک) اسے آپ کافر کہہ سکتے ہیں۔

(اکفار الملحدین ص۴۰)

جن مفتیان یا مولویوں نے پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کے خلاف کفر یا فتویٰ دیا ہے یا مولوی چترالی کی اس مسئلہ میں تائید کی ہے۔ اس صورت میں ان تمام پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ کسی مومن مسلمان متبع شریعت مطہرہ کو بغیر شرعی وجہ کے کافر کہہ دینا خود کو کافر بنانا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ عبارات سے روز روشن کی طرح ہم نے عیاں کر دیا ہے۔ اس باطل فتویٰ کی اہل اسلام اور اہل ایمان کے نزدیک قرآن وسنت کی روشنی میں کوئی وقعت نہیں لہذا اہل باطل کا فتویٰ باطل ہے۔ جس طرح اہل سنت وجماعت کے نزدیک یہ لوگ باطل سیرت ہیں۔ ایسے ہی ان کا فتویٰ بھی بطلان پر مبنی ہے۔ اس بنا پر اگر کسی میں ایمان کی رتی بھی تھی تو حضرت کے خلاف فتویٰ دے کر اسے بھی ضائع کر دیا۔

Marfat.com

کافر کہنے سے کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس میں کفر کا شبہ نہ ہو تو اس کو کافر کہنے سے تکفیر کرنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ مشکوک کرنیوالا اگر نقیب، عشر وصول کرنے والا یا ظالم ہے تو اسے کافر کہنے سے کافر نہیں اور اگر وہ فاسق اپنے فسق پر اصرار کرنے والا علوم دین سے ناواقف ہے ایسے شخص کو کافر کہنے سے قائل خود کافر ہے۔

چہ جائیکہ ایک معتبر عالم دین متبع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم و عرفان کے موتی بکھیرنے والے رشد و ہدایت کا مرکز اور راسخ العقیدہ سنی شخص یعنی مجدد طریقت و معرفت حضرت سیدنا و مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی خراسانی کو کافر کہنے سے تو بطریق اولیٰ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبارات فقہاء ملاحظہ ہوں۔

شرح وقایہ کے حاشیہ میں علامہ عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ۔

۱۔ وھل یکفر باطلاق الکفر علی المسلم المختار انہ ان اراد اشتم لا یکفر ون اعتقد دنیہ کفر اکفر لان اعتقاد دین لاسلام کفر اکفر کذا فی الذ خیرۃ۔ (شرح وقایہ ص ۳۰۹ کتاب الحدود حاشیہ نمبر ۱)

ترجمہ: کیا کسی مسلمان کو کافر کہنے سے کفر لازم آتا ہے تو اس میں مختار مذہب یہ ہے کہ کہنے والے نے اگر گالی دینے کے ارادہ سے کہا ہے تو کہنے والا کافر نہیں ہوگا۔ اور اگر اس عقیدے اور نیت سے کہا کہ وہ کافرانہ دین پر قائم ہے تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ دین اسلام کو کفر سمجھنا کفر ہے۔ جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔

۲۔ واذا قال لغیرہ یا کافر ولم یرد یا کافرۃ ولم یقل المخاطب شیئاً

marfat.com
Marfat.com

پیر طریقت مجدد عصر حاضر قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف

پیر ارچی خراسانی پر

تاثرات علماء ومشائخ اہلسنت وجماعت

ترتیب

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ شاہ صفی سیفی

ناشر

دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ

لاہور کینٹ فون ۵۷۲۱۶۰۹

Marfat.com

فالفقیہ ابوبکر الاطش البلخی علی انہ کافراً وقال الفقیہ ابو اللیث وبعض ائمۃ بلخ لایکفر والمختار فی مثل ھذا المسائل انہ اذا ارادہ شتمہ ولا یعتقدہ کافراً لایکفر وان اعتقدہ کافراً مخاطبہ علی اعتقادہ انہ کافر کفر لانہ فقد اعتقد دین الاسلام کفرا فھو کافر

(فتاویٰ بزازیہ علی ھامش الفتاویٰ الھندیہ ج ۶ ص ۳۳۱)

ترجمہ: اور جب کسی دوسرے مسلمان کو کافر اور عورت کو کافرہ کہتا ہے۔ مخاطب نے جواب میں کچھ نہیں کہا بلکہ خاموش رہا تو فقیہ ابوبکر اطش بلخی کے نزدیک وہ کافر ہے اور فقیہ ابواللیث اور بلخ کے بعض ائمہ کے نزدیک کافر نہیں ہوتا اور ایسے مسائل میں مختار مذہب یہ ہے کہ اگر گالی دینے کے ارادے سے کافر کہا اور مخاطب کے متعلق عقیدہ کو کفر نہیں سمجھتا ہے تو پھر کافر نہیں ہوگا اور اس کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ عقیدہ کفر پر قائم ہے تو پھر کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ مسلمان کو کافر سمجھنا دراصل دین اسلام کو کفر سمجھنے کے مترادف ہے۔ پس کہنے والا کافر ہو جائیگا۔

۳۔ فان من کفر مسلماً فقد کفر فی الاشر۔ (فتاویٰ خیریہ ج ۲ ص ۲۸۴ علی ھامش عقود الاریہ فی تنقیح الحامدیہ)

ترجمہ: جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ کافر ہو جائیگا۔

۴۔ ان اعتقدہ (المسلم) کافراً نعم فخاطبہ ھذا بناء انہ کافر یکفر لانہ لما اعتقدہ المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً اھ۔

(منقول عن الذخیرہ، فتاویٰ شامی ج ۳ ص ۱۸۳)

ترجمہ: اگر مسلمان کو کافر عقیدۃً سمجھتا ہے تو وہ تکفیر مسلم سے کافر ہو گیا۔ کیونکہ اس صورت میں دین اسلام کو کفر سمجھنا لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے

marfat.com

Marfat.com

تائید کنندگان

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی صاحبزادہ
محمد نور المجتبیٰ صاحب صدر مدرس دار العلوم
دار العلوم خانقاہ ڈوگراں

الجواب صحیح والمجیب مصیبٌ

حضرت قبلہ اخوندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ اپنی تقریر و تحریر اور تعلیمات کی رو سے اکابر اسلام اور اسلاف کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔ آپکی تعلیمات اور آپ کے نظریات میں کوئی چیز نہیں جو اہل سنت کے عقائد و نظریات کے منافی ہو۔ بلکہ حضرت صحیح معنوں میں اکابر و اسلاف دین و ملت کے امین اور وارث ہیں۔ معاندین و مخالفین کچھ ناپاک عزائم حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام نے حق کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔ اب بھی ان کے دام فریب میں نہیں آئیں گے۔ حضرت اور ان کے متبعین حق پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جھلائے کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

Marfat.com

۵۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

اذا رطلق الرجل کلمۃ الکفر لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعتقد الضمیر علی الکفر و قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ

(رد المحتار ج ۴ ص ۲۲۴ مطبوعہ جدید) ومن تکلم عامدا عالما کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیارا جاھلا بانھا کفر ففیہ اختلاف۔

ترجمہ: جب آدمی نے کلمہ کفر کہا لیکن کفر پر اس کا عقیدہ نہیں ہے تو بعض اصحاب نے کہا کافر نہیں ہوگا۔ کیونکہ کفر کا تعلق دل سے ہے اور اس کے دل میں کفری عقائد نہیں ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اور میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ اس نے دین اسلام کو حقیر سمجھا ہے۔ اور جس نے قصداً جانتے ہوئے کلمہ کفر بولا تو تمام ائمہ کے نزدیک کفر ہے۔ اور جس نے ارادۃ کہا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ تو اس میں اختلاف ہے۔

۷۔ علمائے دیوبند کی مسلمہ بزرگ شخصیت علامہ سید انور شاہ کشمیری علامہ ابن ہمام کی کتاب مسامرہ ص ۲۱۴ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔

قلت وفی المسامرہ ان ابا حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ قال لجھم اخرج عنی یا کافر وفی الرسالۃ التسعینیۃ للحافظ ابن تیمیہ باسناد عن محمد قال: قال ابو حنیفہ رحمتہ اللہ عمرو بن عبید ثم حمل فی المسامرۃ قول لجھم علی التاویل وھذا غیر ظاھر کیف وقد ورد الوعید الشدید فی اکفار المسلم فحاشا جناب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ عن ذالک لو لم یکن عندہ کافراً۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں مسامرہ میں ہے۔ تحقیق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جہم سے

marfat.com
Marfat.com

استاذ العلماء شیخ القرآن جامع معقول ومنقول مفتی علامہ

محمد مقصود احمد چشتی مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ حسنہ میں تبدیل ہو گئی حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت صحبت میسّر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بنا پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مخالفت ترک کر کے ایسے نیک لوگوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے میں بھرپور کوشش کریں۔

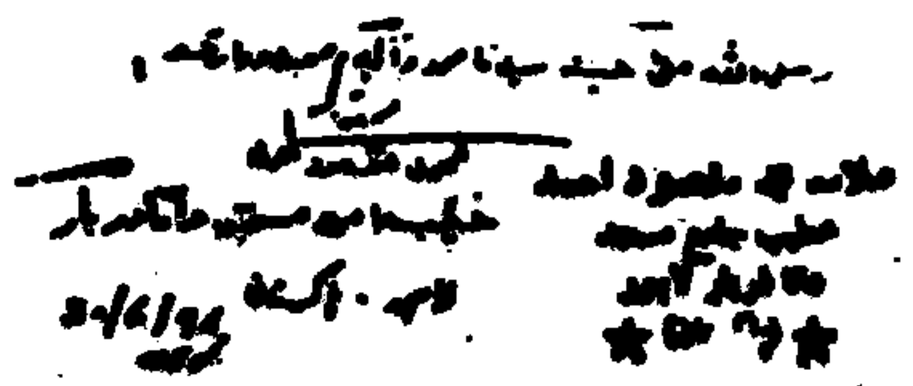

Marfat.com

کہا میرے پاس سے کھل جا اے کافر۔ اور رسالہ تسعینیہ میں جو کہ حافظ ابن تیمیہ کی تالیف کی ہے۔ امام محمدؒ سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ تعالیٰ عمرو بن عبید پر لعنت کرے تو (ابن حجام) نے مساہرہ میں جہم سے جو کچھ امام صاحب نے فرمایا وہ تاویل پر مبنی ہے اور یہ غیر ظاہر ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمان کی تکفیر میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے تو جو کافر نہیں (انکے نزدیک) اسے آپ کافر کہہ سکتے ہیں۔
(اکفار الملحدین ص۴۰)

جن مفتیان یا مولویوں نے پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کے خلاف کفر یا فتویٰ دیا ہے یا مولوی چترالی کی اس مسئلہ میں تائید کی ہے۔ اس صورت میں ان تمام پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ کسی مومن مسلمان متبع شریعت مطہرہ کو بغیر شرعی وجہ کے کافر کہہ دینا خود کو کافر بنانا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ عبارات سے روز روشن کی طرح ہم نے عیاں کر دیا ہے۔ اس باطل فتویٰ کی اہل اسلام اور اہل ایمان کے نزدیک قرآن و سنت کی روشنی میں کوئی وقعت نہیں لہٰذا اہل باطل کا فتویٰ باطل ہے۔ جس طرح اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ لوگ باطل سیرت ہیں۔ ایسے ہی ان کا فتویٰ بھی بطلان پر مبنی ہے۔ اس بنا پر اگر کسی میں ایمان کی رتی تھی تو حضرت کے خلاف فتویٰ دے کر اسے بھی ضائع کر دیا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابوالفیض
محمد عبدالکریم صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

ناچیز حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ چند ملاقاتوں میں حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں حضرت علامہ مولانا مقصود احمد صاحب مدظلہ العالی کی مذکورہ تحریر کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہوں اور اس کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ واللہ الموفق

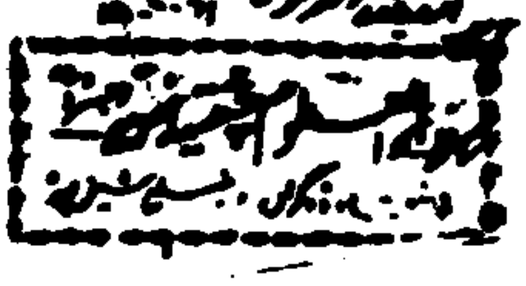

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی
ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ مبنی برحقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں۔ روزنامہ خبریں اسلام آباد ۱۹ جون ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

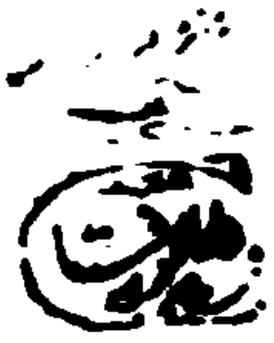

Marfat.com

پیر طریقت مجدد عصر حاضر قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف
پیر ارچی خراسانی پر

تاثرات علماء و مشائخ اہلسنت و جماعت

ترتیب

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ شاہ حنفی سیفی

ناشر

دار العلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ نادر آباد بیدیاں روڈ

لاہور کینٹ فون ۵۷۲۱۶۰۹

marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اما بعد ؛

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آجاتا ہے موصوف سالکین کے سرخیل ہیں۔ پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرتے جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا کہ علم کی برکھا برس گئی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت فلسفہ و کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہوگئی۔

حضرت علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی

مہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن لاہور

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

Marfat.com

تائید کنندگان

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی صاحبزادہ
محمد نور المجتبیٰ صاحب صدر مدرس دار العلوم
دار العلوم خانقاہ ڈوگراں

الجواب صحیح والمجیب مصیبٌ

حضرت قبلہ اخوندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ اپنی تقریر و تحریر اور تعلیمات کی رو سے اکابر اسلام اور اسلاف کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔ آپکی تعلیمات اور آپ کے نظریات میں کوئی چیز نہیں جو اہل سنت کے عقائد و نظریات کے منافی ہو۔ بلکہ حضرت صحیح معنوں میں اکابر و اسلاف دین و ملت کے امین اور وارث ہیں۔ معاندین و مخالفین کچھ ناپاک عزائم حاصل کرنے کی خاطر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام نے حق کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔ اب بھی ان کے دام فریب میں نہیں آئیں گے۔ حضرت اور ان کے متبعین حق پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھلائی کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آمین ثم آمین

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے۔ یہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر صادق آتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، عین سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد منوّر چشتی صابری رائے ونڈ ضلع لاہور

ناچیز کو صاحب المجد والجاہ عاشق خیر الوریٰ حامی سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم صوفی باصفا فاضل جلیل عالم نبیل استاذ العلماء والفضلاء محسن اہل سنّت حضرت مولانا پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا شرف دیدار نصیب ہوا اور چند لمحات ملاقات کے لیے میسّر آئے۔ ایک ہی نظر نے دل کے تار تار میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ خدا یاد آگیا۔ مصطفےٰ محبوبِ خدا یاد آگئے اور یہ دنیوی زندگی ایک قید خانہ نظر آنے لگی۔ دل پکار اٹھا کہ یہی لوگ زندہ ہیں اور یہی لوگ جنّت کے وارث ہیں۔ یہی لوگ متقی اور مومن ہیں۔ ایک نظر سے ایسی مے پلاتے ہیں کہ ذرے آفتاب بن جاتے ہیں۔ گدڑیئے راہنما بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ ہم لوگوں کو قیامت کے دن بھی ان کا ساتھ نصیب ہو۔ آمین۔

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ القرآن جامع معقول ومنقول مفتی علامہ

محمد مقصود احمد چشتی مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ حسنہ میں تبدیل ہو گئی حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت صحبت میسر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بنا پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مخالفت ترک کر کے ایسے نیک لوگوں کی دعاؤں کو حاصل کرنے میں بھرپور کوشش کریں۔

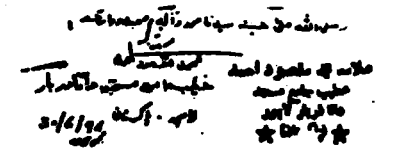

marfat.com

Marfat.com

استاذ العلما. شیخ الحدیث حضرت مفتی غلام فرید صاحب رضوی
سعیدی ہزاروی ثم السیفی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت مجدد العصر قیوم زماں حجۃ الخلف بقیۃ السلف مجمع البحرین جامع المنقول اس دور میں علم و عمل شریعت و طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی جیسی ہستیوں کے بارے وارد ہے کہ اذا لذکر ھم القوم لا یشقی جلیسھم اور من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب فرمان عالی شان کے مورد بھی یہی ہے۔ آج کے دور میں ان جیسا نہ عالم باعمل ملتا ہے اور نہ ان جیسا مرشد کامل و مکمل میسر آسکتا ہے۔ مگر اہل حق کے خلاف ہر دور میں دشمنوں، حاسدوں، کینہ پروروں نے مخالفانہ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ ہدایۃ السالکین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا فسق یا ضلالت کہا جا سکے۔ خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں۔ الخ

استاذ العلماء علامہ محمد شریف ہزاروی صاحب گوجرانوالہ

اما بعد زبدۃ العارفین قدوۃ الصالحین فردوس الراسخین بقیۃ السلف حجۃ الخلف پیر طریقت رہبر شریعت حامئ سنت ماحئ بدعت مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی سے ملاقات و شرف زیارت تو ابھی تک نصیب نہیں مگر آپکی خدا داد

Marfat.com

حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابوالفیض
محمد عبدالکریم صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

ناچیز حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ چند ملاقاتوں میں حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں حضرت علامہ مولانا مقصود احمد صاحب مدظلہ العالی کی مذکورہ تحریر کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہوں اور اس کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ واللہ الموفق

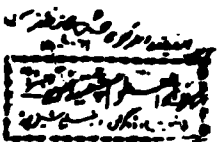

استاذ العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی
ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ مبنی بر حقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں۔ روزنامہ خبریں اسلام آباد ۱۹ جون ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

شخصیت کی شہرت علمی وعملی فیضان کہ ہرجا رسیدہ است کے مطابق بندہ بھی کچھ متعارف ہے. حقیقت یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ کے شیخ الکل فی الکل ہیں۔ آپ کی بعض عبارات پر بعض کو اعتراضات ہیں جو کہ بے محل اور بغض وعناد وتعصب فی سلسلۂ العربیہ پر مبنی ہیں. حضرت گرامی علم ظاہری وباطنی میں مرج البحرین یلتقیان کا مصداق ہیں. زمانہ قریب کی عدیم المثل ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام رسول رضوی صاحب فیصل آباد

میں نے سنی علماء کے تاثرات مشاہدہ کیے ہیں۔ ان کی نفس الامریت قابل تحسین ہے. اگر آپ کے ذریعہ عوام کی اصلاح ہو جائے تو یہی صحیح تبلیغ ہے

وکان سعیکم مشکورا۔

استاد العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد بشیر الدین سیالوی گجرات

حضرت پیر صاحب علم وآگہی کی جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن ومحال ہے. روحانی کشش اور جاذبیت ہے. عشق کی مستی ہے اور مست وبیخود کرنے کی صلاحیت ہے. مختصر بندہ کو مولیٰ تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں. اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اما بعد ؛

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ العالی وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آجاتا ہے موصوف سالکین کے سرخیل ہیں۔ پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرتے جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والدگرامی سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا کہ علم کی برکھا برس گئی جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت فلسفہ و کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والدگرامی اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہوگئی۔

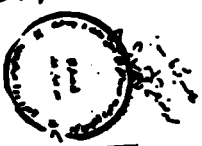

حضرت علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی

مہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن لاہور

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اما بعد پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

marfat.com
Marfat.com

فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المجتبیٰ چشتی بانی تنظیم العلماء و صدر مدرس دار العلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

موجودہ دور میں نابغہ روزگار شخصیات میں شیخ الشیوخ جامع شریعت وطریقت جامع معقول ومنقول حضرت اخندزادہ مبارک قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ فقیر نے آپ کی کئی کرامات کا مشاہدہ کیا جو آپ کی روحانی صلاحیتوں پر دال ہیں۔ آپ کا تبحر علمی ہر ایک کے لیے مسلمہ ہے۔ شریعت کے عالم بالمال طریقت کے شہسوار حقیقت ومعرفت میں نامدار ہے۔ آپ کو علوم نقلیہ وعقلیہ پر کامل دسترس حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے ملحدین لرزہ بہ اندام ہو کر حضرت کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت کی استقامت فی الدین نور علمی و روحانی مقام اس قدر بلند بالا ہے کہ کسی کے لیے انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ کاش کہ غلط فہمی کا شکار ہونے والے حضرت سے بالمشافہ شرف زیارت حاصل کر کے آپ کے علمی وعملی و روحانی کمالات کو اطمینان قلبی کا ذریعہ بنائیں۔

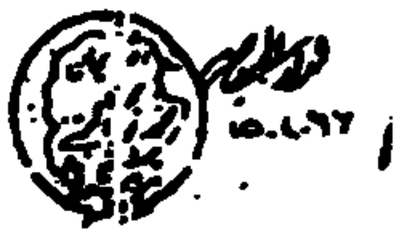

حضرت علامہ مفتی احمد الدین توگیروی باغبانپورہ لاہور

ملحدا چنانچہ آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے ہیں۔ جن کا مشاہدہ ان کے خلفا اور مریدین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اسوقت آپ علماء ربانیین اور علماء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے۔ یہ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر صادق آتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، عین سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد منوّر چشتی صابری رائے ونڈ ضلع لاہور

ناچیز کو صاحب المجد والجاہ عاشق خیر الوریٰ حامی سنّت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم صوفی باصفا فاضل جلیل عالم نبیل استاذ العلماء والفضلاء محسن اہل سنّت حضرت مولانا پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا شرف دیدار نصیب ہوا اور چند لمحات ملاقات کے لیے میسّر آئے۔ ایک ہی نظر نے دل کے تار تار میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ خدا یاد آگیا۔ مصطفےٰ محبوبِ خدا یاد آگئے اور یہ دنیوی زندگی ایک قید خانہ نظر آنے لگی۔ دل پکار اٹھا کہ یہی لوگ زندہ ہیں اور یہی لوگ جنّت کے وارث ہیں۔ یہی لوگ متقی اور مومن ہیں۔ ایک نظر سے ایسی مے پلاتے ہیں کہ ذرے آفتاب بن جاتے ہیں۔ گدڑیئے راہنما بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ ہم لوگوں کو قیامت کے دن بھی ان کا ساتھ نصیب ہو۔ آمین۔

marfat.com
Marfat.com

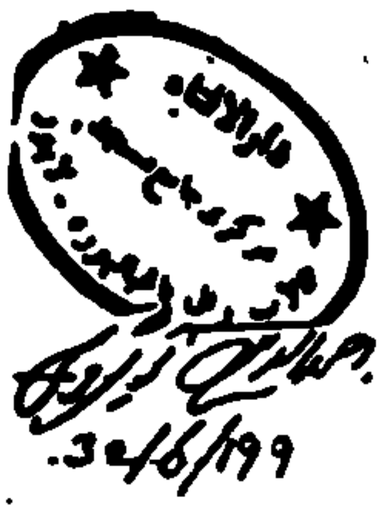

حق گوئی اور حق والوں کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

استاذ العلماء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج فتح محمد بارُوزئی نقشبندی

ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندی سبی بلوچستان

الحمد نولیہ والسلام علی نبیہ والہ واصحابہ اجمعین

کسی استاد کی قابلیت کا اندازہ اس کے شاگردوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسی مرشد کامل کی عظمت و ولایت اور مقبولیت کا اعتراف اس کے خلفاء و مریدین کے کردار کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ (راقم الحروف) نے حضرت غوث زماں قطب دوراں کو شریعت و طریقت معرفت اور حقیقت کا جامع پایا۔ جن کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسانوں نے رشد و ہدایت کی شمع حاصل کی۔ مگر افسوس ان برائے نام سنی کہلانے والے علماء نافرجام پر کہ طریقت، شریعت، حقیقت و معرفت کے اس خواجہ بحر ذخار سے روحانی استفادہ کرنے اور اپنے قلب مُردہ کو زندہ کرنے کی بجائے ان کا ظاہری علم ان کے لیے حجاب اکبر بن گیا۔ اور غوث زماں مجدد اعظم دوراں کی مخالفت کر کے جماعت اہل سنت کو ہی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہر کہ را روئے بہ بہبود نہ بود

دیدن روئے نبی سود نبود

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فقراء کی محبت اور اس پر استقامت عطا

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مفتی غلام فرید صاحب رضوی سعیدی ہزاروی ثم السیفی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت مجدد العصر قیوم زماں حجۃ الخلف بقیۃ السلف مجمع البحرین جامع المنقول اس دور میں علم و عمل شریعت و طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی جیسی ہستیوں کے بارے وارد ہے کہ اولئک هم القوم لا یشقی جلیسهم اور من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب فرمان عالی شان کے مورد بھی یہی ہے۔ آج کے دور میں ان جیسا نہ عالم باعمل ملتا ہے اور نہ ان جیسا مرشد کامل و مکمل میسر آسکتا ہے۔ مگر اہل حق کے خلاف ہر دور میں دشمنوں، حاسدوں، کینہ پروروں نے مخالفانہ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ ہدایۃ السالکین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا فسق یا ضلالت کہا جا سکے۔ خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں۔ الخ

استاذ العلماء علامہ محمد شریف ہزاروی صاحب گوجرانوالہ

امابعد زبدۃ العارفین قدوۃ الصالحین فردوس الراسخین بقیۃ السلف حجۃ الخلف پیر طریقت رہبر شریعت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت مولانا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی سے ملاقات و شرف زیارت تو ابھی تک نصیب نہیں مگر آپکی خدا داد

marfat.com
Marfat.com

فرمائے۔ آمین ثم آمین

قارئین آپ نے غور کیا کہ کتنی جامع شخصیات کے یہ تاثرات ہیں۔ جن کے نزدیک حضرت قبلہ پیر صاحب کی شخصیت بالکل بے غبار، شفاف اور واضح ہو رہی ہے۔ اب اگر چند لوگ مخالفت بھی کریں تو اہل حق ان کے جال میں کسی طرح نہیں آ سکتے۔ اور یہ رشد و ہدایت کا چراغ ایسا روشن ہے اور روشن رہے گا کہ جسے اپنی پھونکوں سے بجھانے والے ہرگز نہیں بجھا سکتے۔

حضرت مولانا محمد باغ علی رضوی فاضل زینۃ المساجد
مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت علامہ پیر طریقت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے علماء و مشائخ بالخصوص استاد مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات دیکھے۔ اور پھر پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔ کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور اللہ کے ولی ہیں۔ اس کے علاوہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین کا تابع ہے۔ ہدایۃ السالکین (۲۸۲) اصول فقہ میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع اور امام

Marfat.com

شخصیت کی شہرت علمی وعملی فیضان کہ ہر جا رسیدہ است کے مطابق بندہ بھی کچھ متعارف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس سلسلہ کے شیخ الکل فی الکل ہیں۔ آپ کی بعض عبارات پر بعض کو اعتراضات ہیں جو کہ بے محل اور بغض وعناد وتعصب فی سلسلۃ العربیہ پر مبنی ہیں۔ حضرت گرامی علم ظاہری وباطنی میں مرج البحرین یلتقیان کا مصداق ہیں۔ زمانہ قریب کی عدیم المثل ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ مفتی غلام رسول رضوی صاحب فیصل آباد

میں نے سنی علماء کے تاثرات مشاہدہ کیے ہیں۔ ان کی نفس الامریت قابل تحسین ہے۔ اگر آپ کے ذریعہ عوام کی اصلاح ہو جائے تو یہی مخ تبلیغ ہے وکان سعیکم مشکورا۔

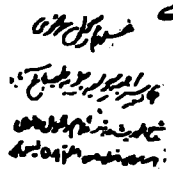

استاد العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ مفتی محمد بشیر الدین سیالوی گجرات

حضرت پیر صاحب علم وآگہی کی جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن ومحال ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے۔ غضب کی مستی ہے اور مست وبیخود کرنے کی صلاحیت ہے۔ مختصر بندہ کو مولیٰ تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

marfat.com
Marfat.com

اعظم ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ تصوف وطریقت میں حضرت بہاؤالدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہما حضرت غوث اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا تابع اور بالواسطہ انہی حضرات کا مرید ہوں۔ لہذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں۔ اور اہل سنت وجماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان دین کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم نبی چوک شیخوپورہ

میں نے آپ کی زیارت کی ہے آپ پابند شریعت ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کو بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے۔ لہذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں۔ آپ بہت بڑے فقیہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

فاضل جلیل حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المجتبیٰ چشتی بانی تنظیم العلماء و صدر مدرس دار العلوم جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

موجودہ دور میں نابغہ روزگار شخصیات میں شیخ الشیوخ جامع شریعت وطریقت جامع معقول ومنقول حضرت اخندزادہ مبارک قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ فقیر نے آپ کی کئی کرامات کا مشاہدہ کیا جو آپ کی روحانی صلاحیتوں پر دال ہیں۔ آپ کا تبحر علمی ہر ایک کے لیے مسلمہ ہے۔ شریعت کے عالم بالمال طریقت کے شہسوار حقیقت ومعرفت میں نامدار ہے۔ آپ کو علوم نقلیہ وعقلیہ پر کامل دسترس حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے ملحدین لرزہ بہ اندام ہو کر حضرت کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت کی استقامت فی الدین نور علمی و روحانی مقام اس قدر بلند بالا ہے کہ کسی کے لیے انگشت نمائی کی گنجائش نہیں۔ کاش کہ غلط فہمی کا شکار ہونے والے حضرت سے بالمشافہ شرف زیارت حاصل کر کے آپ کے علمی وعملی و روحانی کمالات کو اطمینان قلبی کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت علامہ مفتی احمد الدین نوگیروی باغبانپورہ لاہور

ملخصاً چنانچہ آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے ہیں۔ جن کا مشاہدہ ان کے خلفا اور مریدین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس وقت آپ علماء ربانیین اور علماء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

marfat.com
Marfat.com

محدث اعظم پاکستان کی علمی تصویر شیخ القران حضرت علامہ مفتی

سید عمر دراز شاہ مشہدی صاحب

مہتمم دارالعلوم فیضان صوفیہ کراچی

میں جب آپ کے دیدار پرانور سے مستفیض ہوا تو شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان اشعار کی آمد ہونے لگی۔

گر ترا عقل است بادانش قرین
باش درویش و بدر درویشاں نشین

ترجمہ: اگر تجھ کو عقل و تمیز ہے تو درویش بن اور درویشوں کے ساتھ بیٹھ۔

ہم نشینی جز بہ درویشاں مکن
تا توانی غیبت ایشاں مکن

ترجمہ: سوائے درویشوں کے کسی کے پاس مت بیٹھ۔ جب تک تجھ سے ہو سکے ان سے دور نہ رہ۔

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

Marfat.com

حق گوئی اور حق والوں کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

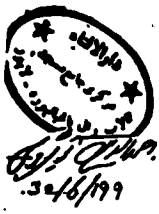

استاذ العلماء پیر طریقت حضرت علامہ الحاج فتح محمد بارو زئی نقشبندی

ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ فیض العلوم نقشبندی سبی بلوچستان

الحمد للہ والسلام علی نبیہ و الہ و اصحابہ اجمعین

کسی استاد کی قابلیت کا اندازہ اس کے شاگردوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسی مرشد کامل کی عظمت و ولایت اور مقبولیت کا اعتراف اس کے خلفاء و مریدین کے کردار کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ (راقم الحروف) نے حضرت غوث زماں قطب دوراں کو شریعت و طریقت معرفت اور حقیقت کا جامع پایا۔ جن کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسانوں نے رشد و ہدایت کی شمع حاصل کی۔ مگر افسوس ان برائے نام سنی کہلانے والے علماء نافرجام پر کہ طریقت، شریعت، حقیقت و معرفت کے اس خواجہ بحر ذخار سے روحانی استفادہ کرنے اور اپنے قلب مُردہ کو زندہ کرنے کی بجائے ان کا ظاہری علم ان کے لیے حجاب اکبر بن گیا۔ اور غوث زماں مجدد اعظم دوراں کی مخالفت کر کے جماعت اہل سنت کو ہی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ہر کہ را روئے بہبود نہ بود

دیدن روئے نبی سود نبود

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو فقراء کی محبت اور اس پر استقامت عطا

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: درویشوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔اوران کا دشمن لعنت کا حقدار ہے۔

الغرض میں نے حضرت مبارک کو جنگل میں منگل بناتے ہوئے دیکھا کہ دنیا آتی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوکر واپس جاتی ہے۔قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیاء سلطان المجذوبین مجدد مائتہ حاضرہ جامع علم ظاہر و باطن شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی ودامت فیوضہ وبرکاتہ علینا کی شخصیت کسی تعارف وتشخص کی محتاج نہیں۔آپ اس وقت ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں۔آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کے خلفاء ومریدین موجود ہیں جو شب و روز مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں شریعت مطہرہ اور طریقت بیضا کی تربیت واشاعت میں کوئی آپ کے مماثل نہیں۔آپ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف انگشت نمائی کرنا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے۔مگر پھر بھی بعض ازلی بدبخت اور عادی مجرم آپ کے سلسلے کے خلاف اور ذات گرامی کے خلاف دریدہ دہانی میں مصروف ہیں۔اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ہر زمانے میں ہر نبی ہر ولی کے خلاف شیاطین انس وجن نے سر اٹھایا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔

میری تمام سنی بھائیوں سے التماس ہے کہ آپ مبارک صاحب کے خلاف لکھنے والوں کی باتوں میں نہ آئیں۔یہ تمام الزامات جھوٹے ہیں صرف ذاتی عناد کی وجہ سے لگائے گئے ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اگر کوئی شخص آسمان علم وولایت کے سورج کی روشنی اور اس کی ضیاپاشیوں کو نہ دیکھ سکے تو اس میں حضرت مبارک کا کیا قصور ہے۔شیخ سعدی فرماتے ہیں۔کہ

Marfat.com

فرمائے۔ آمین ثم آمین

قارئین آپ نے غور کیا کہ کتنی جامع شخصیات کے یہ تاثرات ہیں۔ جن کے نزدیک حضرت قبلہ پیر صاحب کی شخصیت بالکل بے غبار، شفاف اور واضح ہو رہی ہے۔ اب اگر چند لوگ مخالفت بھی کریں تو اہل حق ان کے جال میں کسی طرح نہیں آ سکتے۔ اور یہ رشد و ہدایت کا چراغ ایسا روشن ہے اور روشن رہے گا کہ جسے اپنی پھونکوں سے بجھانے والے ہرگز نہیں بجھا سکتے۔

حضرت مولانا محمد باغ علی رضوی فاضل زینۃ المساجد مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت علامہ پیر طریقت مولانا پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے علماء و مشائخ بالخصوص استاد مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم کے تاثرات دیکھے۔ اور پھر پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔ کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور اللہ کے ولی ہیں۔ اس کے علاوہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ کہ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین کا تابع ہے۔ ہدایۃ السالکین (۲۸۲) اصول فقہ میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع اور امام

marfat.com
Marfat.com

گر نہ بیند بروز سپرہ چشم
چشم آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ: اگر دن کو چمگادڑ سورج کو نہ دیکھ سکے تو اس میں سورج کا کیا گناہ۔

اگر چند معاندین یہ چاہیں کہ آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ اولیاء کرام اور مجددین دین و ملت کا خدا خود حامی ہوتا ہے۔

عمدۃ الفضلاء فاتح نجدیت مولانا مفتی سید

محمد وسایا صاحب آف کراچی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اھلہ وصحبہ اجمعین

اگرچہ بندہ حضرت پیر طریقت عالم باعمل پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیر ارچی خراسانی کی زیارت سے فیضیاب نہیں ہوا مگر کسی پیر کامل کا پتہ اس کے مریدوں سے چلتا ہے۔ میں نے آپ کے مریدوں کو راسخ العقیدہ سنی اور متقی پرہیزگار شریعت کا پابند پایا۔ افسوس کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں۔ میری دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا فرمائے اور علماء اہلسنت کے اختلاف کو دور فرمائے۔

Marfat.com

اعظم ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ تصوف وطریقت میں حضرت بہاؤالدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما حضرت غوث اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا تابع اور بالواسطہ انہی حضرات کا مرید ہوں۔ لہذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں۔ اور اہل سنت وجماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان دین کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

- الواثق الازہری

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم نبی چوک شیخوپورہ

⁂

میں نے آپ کی زیارت کی ہے آپ پابند شریعت ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کو بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے۔ لہذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں۔ آپ بہت بڑے فقیہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد سعید شرقپوری

مخدوم السالکین عزت مآب حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق مجھ ناچیز میں کہاں اتنی جسارت ہے کہ کچھ کہوں بس رب ذوالجلال کے قول کے مطابق وتعز من تشا کے آپ مصداق ہیں۔ جہاں رب تعالیٰ نے آپ کو ظاہری علم سے نوازا ہے بالکل اسی طرح اللہ جل شانہٗ انہیں بے پناہ باطنی عرفان عطا کر رکھا ہے۔ اور اس چشمۂ نور سے آج تک لاکھوں انسان جو بے راہ رو ہو چکے تھے۔ وہ ظلمات سے انوار و تجلیات میں آ گئے۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے گنہگار شخص کو ایسے مقبول بارگاہ الٰہی بندے سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور آپ کی زیارت سے خدا یاد آ گیا اور ایسی روحانی شخصیت کا دامن تھامے رکھنا ہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل ہے اور خصوصاً آج کے تیز دور میں ایسی شخصیات کے متعلق غلط قسم کی آراء قائم کر لی جاتی ہیں۔ اور کم علمی کی وجہ سے تعصب پھیلایا جاتا ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے۔

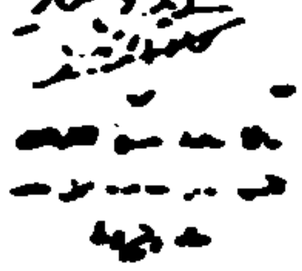

استاذ الحفاظ والقراء قاری غلام جیلانی صاحب

نقشبندی خادم آستانہ عالیہ للہ شریف جہلم

مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن المبارک المعروف پیر اچی خراسانی سے عرصہ پانچ سال سے تعارف ہے۔ پانچ سال میں دو مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جب زیارت ہوئی تو ایسا لگا جیسے فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو گیا

Marfat.com

محدث اعظم پاکستان کی علمی تصویر شیخ القرآن حضرت علامہ مفتی سید عمر دراز شاہ مشہدی صاحب مہتمم دار العلوم فیضان صوفیہ کراچی

میں جب آپ کے دیدار پر انور سے مستفیض ہوا تو شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان اشعار کی آمد ہونے لگی۔

گر ترا عقل است با دانش قرین
باش درویش و بدر درویشاں نشین

ترجمہ: اگر تجھ کو عقل و تمیز ہے تو درویش بن اور درویشوں کے ساتھ بیٹھ۔

ہم نشینی جز بہ درویشاں مکن
تا توانی غیبت ایشاں مکن

ترجمہ: سوائے درویشوں کے کسی کے پاس مت بیٹھ۔ جب تک تجھ سے ہو سکے ان سے دور نہ رہ۔

حب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

marfat.com
Marfat.com

ہوں۔ ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔ بندہ ناچیز ان کا مرید نہ ہونے کے باوجود ان کو اللہ کا ولی کامل مانتا ہے۔

پیر طریقت سید عمیر علی شاہ زنجانی لاہور

الحمد للہ الذی جذ قلوب العارفین الی جنابہ واحرق صدور العاشقین اما بعد الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

بعض لوگ تعصب وعناد کی وجہ سے اس دور کے عظیم شیخ اور کامل ومکمل ولی مجدد ملت تصویر خلف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ العالی کیخلاف پروپیگنڈا کر کے اپنی آخرت کو برباد کر رہے ہیں۔ جو لوگ قبلہ پیر صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ پیر صاحب العلماء العاملون سے ہیں یعنی باعمل علماء سے تو ایسے لوگوں کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قیوم زماں غوث دوراں مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی ذات بابرکت دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کی ایک برہان قاطع ہے۔ جس دین کے آپ پیروکار ہیں وہ بلاشبہ دین سچا ہے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور علمی وعملی غلبہ نے مخالفین کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ آپ ایسی روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے بدمعاش لوگوں کی بدترین زندگی

Marfat.com

ترجمہ: درویشوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔اور ان کا دشمن لعنت کا حقدار ہے۔

الغرض میں نے حضرت مبارک کو جنگل میں منگل بناتے ہوئے دیکھا کہ دنیا آتی ہے اور فیوض و برکات سے مالا مال ہو کر واپس جاتی ہے۔ قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیاء سلطان المجذوبین مجدد مائتہ حاضرہ جامع علم ظاہر و باطن شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی خراسانی مدظلہ العالی و دامت فیوضہ و برکاتہ علینا کی شخصیت کسی تعارف و تشخص کی محتاج نہیں۔ آپ اس وقت ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کے خلفاء و مریدین موجود ہیں جو شب و روز مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں شریعت مطہرہ اور طریقت بیضا کی تربیت و اشاعت میں کوئی آپ کے مماثل نہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف انگشت نمائی کرنا چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے۔ مگر پھر بھی بعض ازلی بدبخت اور عادی مجرم آپ کے سلسلے کے خلاف اور ذات گرامی کے خلاف دریدہ دہانی میں مصروف ہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر زمانے میں ہر نبی ہر ولی کے خلاف شیاطین انس و جن نے سر اٹھایا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔

میری تمام سنی بھائیوں سے التماس ہے کہ آپ مبارک صاحب کے خلاف لکھنے والوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ یہ تمام الزامات جھوٹے ہیں صرف ذاتی عناد کی وجہ سے لگائے گئے ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر کوئی شخص آسمان علم و ولایت کے سورج کی روشنی اور اس کی ضیاء پاشیوں کو نہ دیکھ سکے تو اس میں حضرت مبارک کا کیا قصور ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔ کہ

marfat.com

Marfat.com

سیرت حسنہ میں بدل جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کامل لوگوں کو سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت مولانا قاری صاحبزادہ غلام مصطفیٰ نقشبندی لاہور

پیر طریقت، مجدد عصر حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک آپ ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

جناب پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور

آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی ترتیب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے۔ تاکہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

Marfat.com

گر نہ بیند بروز سیرہ چشم
چشم آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ: اگر دن کو چمگادڑ سورج کو نہ دیکھ سکے تو اس میں سورج کا کیا گناہ۔

اگر چند معاندین یہ چاہیں کہ آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ اولیاء کرام اور مجددین دین و ملت کا خدا خود حامی ہوتا ہے۔

عمدۃ الفضلاء فاتح نجدیت مولانا مفتی سید

محمد وسایا صاحب آف کراچی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

اگرچہ بندہ حضرت پیر طریقت عالم باعمل پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیر ارچی خراسانی کی زیارت سے فیضیاب نہیں ہوا مگر کسی پیر کامل کا پتہ اس کے مریدوں سے چلتا ہے۔ میں نے آپ کے مریدوں کو راسخ العقیدہ سنی اور متقی پرہیزگار شریعت کا پابند پایا۔ افسوس کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں۔ میری دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا فرمائے اور علماء اہلسنت کے اختلاف کو دور فرمائے۔

marfat.com
Marfat.com

جناب پروفیسر محمد نواز ڈوگر پنجاب یونیورسٹی لاہور

نحمد ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حضرت پیر طریقت اخند زادہ مبارک کا مسلک اہل سنت وجماعت اور فقہ حنفی کی ترویج کی کوشش اور آپ کی صحبت سے بدعقیدہ اور غیر مسلم لوگوں کا صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو کر سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ایک باکمال شیخ اور صوفی ہیں اور آپ نے سلسلہ تصوف کو ہی پوری مہم کا ذریعہ بنایا ہے۔ الخ

حضرت علامہ مفتی محمد انور صاحب ڈیرہ غازیخان

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں یوں تو کئی جامع صفات شخصیات گزری ہیں مگر جیسی ہمہ صفت شخصیت، عظیم مبلغ، عظیم مفکر اور عظیم محدث اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اخند زادہ پیر مولانا سیف الرحمٰن مبارک کو پیدا فرمایا۔ آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ بعض لوگ بغض وعناد وحسد کی بنا پر آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میری دعوت تمام مسلمانوں کو یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت کی زیارت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ فقط زیارت سے ہی کئی شبہات دور ہو جائیں گے۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم (مردان)

پیر محمد چترالی۔ کان دین اور حمایت کا مسکر سنت کا مذاق اڑانے والا، سنت رسول سے کھیلنے والا توہین سنت کی وجہ سے یہ شخص بینک کا فرار ہو چکا ہے حکومت وقت پر لازم ہے کہ ایسے شر پسند شخص کو فوراً گرفتار کیا جائے۔

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد سعید شرقپوری

مخدوم السالکین عزت مآب حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کے متعلق مجھ ناچیز میں کہاں اتنی جسارت ہے کہ کچھ کہوں بس رب ذوالجلال کے قول کے مطابق وتعز من تشا کے آپ مصداق ہیں۔ جہاں رب تعالیٰ نے آپ کو ظاہری علم سے نوازا ہے بالکل اسی طرح اللہ جل شانہٗ انہیں بے پناہ باطنی عرفان عطا کر رکھا ہے۔ اور اس چشمۂ نور سے آج تک لاکھوں انسان جو بے راہ رو ہو چکے تھے۔ وہ ظلمات سے انوار و تجلیات میں آگئے۔ اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ مجھ جیسے گنہگار شخص کو ایسے مقبول بارگاہ الٰہی بندے سے ملنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور آپ کی زیارت سے خدا یاد آگیا اور ایسی روحانی شخصیت کا دامن تھامے رکھنا ہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل ہے اور خصوصاً آج کے تیز دور میں ایسی شخصیات کے متعلق غلط قسم کی آراء قائم کر لی جاتی ہیں۔ اور کم علمی کی وجہ سے تعصب پھیلایا جاتا ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے۔

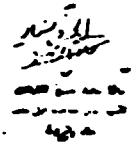

استاذ الحفاظ والقراء قاری غلام جیلانی صاحب

نقشبندی خادم آستانہ عالیہ للہ شریف جہلم

مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن المبارک المعروف پیر اچی خراسانی سے عرصہ پانچ سال سے تعارف ہے۔ پانچ سال میں دو مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جب زیارت ہوئی تو ایسا لگا جیسے فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو گیا

marfat.com
Marfat.com

مولانا حافظ محمد آصف جیندرا کلاں

اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی جیسی شخصیت دنیا میں بہت کم پیدا فرمائی ہیں۔ جو ہر لحاظ سے جامعیت اور کاملیت کا درجہ رکھتی ہیں آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مظہر ہیں، جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ سے شرف ملاقات کرتا ہے۔ وہ آپ کے اخلاق حسنہ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

خ آپ نے صاحب ایل

جناب مہتمم صاحب جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع گجرات

یہ حضرت روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ کچھ پیر حضرات جو دین اسلام کو بدنام کر کے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کی مخالفتوں کا جال بچھانے میں کوشاں ہیں۔ انہیں نہیں بھولنا چاہیے کہ من عادلی ولیٹا فقہ اذنتہ بالحرب کے مصداق بن کر اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔ کیا اسی طرح ان کے رگ وپے میں بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ کیا وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مالامال ہیں؟ اتباع سنت کا کس درجہ اہتمام کرتے ہیں؟ مشتبہ کھانے سے کس درجہ گریز کرتے ہیں؟ غیر شرعی امور کے ارتکاب سے بچنے کے لیے کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کا موازنہ کر لیا جائے تو یقیناً سرکار اخندزادہ مبارک قدس سرہٗ کو نگاہ تنقید کی بجائے تقلید سے دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ نگاہ کا فتور ختم ہوتے ہی انشاء اللہ آپ کی ذات

Marfat.com

ہوں۔ ہر طرف نور ہی نور نظر آتا ہے۔ بندہ ناچیز ان کا مرید نہ ہونے کے باوجود ان کو اللہ کا ولی کامل مانتا ہے۔

پیر طریقت سید عمیر علی شاہ زنجانی لاہور

الحمد للہ الذی جذ قلوب العارفین الی جنابہ واحرق صدور العاشقین اما بعد الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔

بعض لوگ تعصب وعناد کی وجہ سے اس دور کے عظیم شیخ اور کامل ومکمل ولی مجدد ملت تصویر خلف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ العالی کیخلاف پروپیگنڈا کر کے اپنی آخرت کو برباد کر رہے ہیں۔ جو لوگ قبلہ پیر صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ پیر صاحب العلماء العاملون سے ہیں یعنی باعمل علماء سے تو ایسے لوگوں کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قیوم زماں غوث دوراں مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی ذات بابرکت دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کی ایک برہان قاطع ہے۔ جس دین کے آپ پیروکار ہیں وہ بلاشبہ دین سچا ہے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور علمی وعملی غلبہ نے مخالفین کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ آپ ایسی روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے بدمعاش لوگوں کی بدترین زندگی

marfat.com
Marfat.com

مبارک شفاف آئینے کی مانند نظر آئے گی۔ الحمدللہ حضرت کا فیضان گھر گھر پہنچ رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ آپ کا وجود مسعود بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں اللہ تعالےٰ ہم سب کو مقربین کی غلامی عطا فرمائے اور ان کی پہچان کے لیے نظر بینا سے بھی نوازے۔ آمین

حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ علوم القرآن والسنۃ نمکمنڈی پشاور

میں مندرجہ بالا اعلان عام کے مضمون پر متفق ہوں اور مولانا عثمان تاروجیہ کے کے مضمون سے میرا کوئی تعلق نہیں اور نہ میں نے اس پر دستخط کی ہے۔

پیر طریقت پیر رحمت کریم صاحب

میں مندرجہ بالا مضمون کے تصدیق سے علاوہ اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولانا عثمان تاروجیہ والے کو نہ دستخط کاغذ پر کیا اور نہ اس کے کاغذ پر مہر ثبت کیا ہے۔

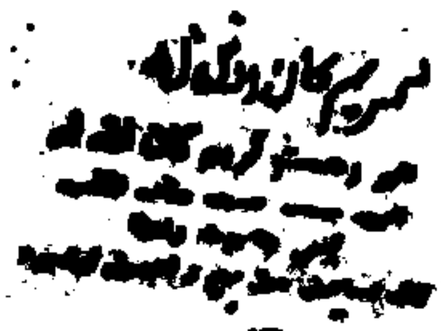

Marfat.com

سیرت حسنہ میں بدل جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کامل لوگوں کو سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

حضرت مولانا قاری صاحبزادہ غلام مصطفیٰ نقشبندی لاہور

پیر طریقت، مجدد عصر حضرت علامہ اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک آپ ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

جناب پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور

آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی ترتیب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے۔ تاکہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ ساجد محمود چشتی گولڑوی
ڈھوک چشمہ شریف اٹک

حضرت علامہ پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہ والا صاحب کے عرس کے موقع پر لاہور تشریف لائے تو زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مبارک صاحب کو زادہ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ کا مصداق پایا۔

ترجمان اہلسنت حضرت علامہ مولانا قاری محمد عبدالرشید نعیمی سیالوی
صدر جمعیت اہل سنت پاکستان

پیر طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ طریقت میں اپنی شان آپ ہی ہیں۔ آپ کی زیارت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ آپ وہ شخصیت ہیں کہ جس کے لیے حضور کی حدیث عادلی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق ہیں۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فرید صاحب
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ والحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل

Marfat.com

جناب پروفیسر محمد نواز ڈوگر پنجاب یونیورسٹی لاہور

نحمد ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حضرت پیر طریقت اخند زادہ مبارک کا مسلک اہل سنت وجماعت اور فقہ حنفی کی ترویج کی کوشش اور آپ کی صحبت سے بدعقیدہ اور غیر مسلم لوگوں کا صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو کر سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ ایک باکمال شیخ اور صوفی ہیں اور آپ نے سلسلہ تصوف کو ہی پوری مہم کا ذریعہ بنایا ہے۔ الخ

حضرت علامہ مفتی محمد انور صاحب ڈیرہ غازیخان

برصغیر پاک وہند وافغانستان میں یوں تو کئی جامع صفات شخصیات گزری ہیں مگر جیسی ہمہ صفت شخصیت، عظیم مبلغ، عظیم مفکر اور عظیم محدث اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اخند زادہ پیر مولانا سیف الرحمٰن مبارک کو پیدا فرمایا۔ آپ اپنی مثال آپ ہیں۔ بعض لوگ بغض وعناد وحسد کی بنا پر آپ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میری دعوت تمام مسلمانوں کو یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت کی زیارت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ فقط زیارت سے ہی کئی شبہات دور ہو جائیں گے۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم (مردان)

پیر صاحب اپنے اندر علامات کا مصداق ہیں۔ ان کا ذاتی فائدہ نہیں وہ سنت رسول سے کھیلنے والوں کی وجہ سے یہ شخص بیگانہ کافر اور نجاشی حکومت وقت برداشت نہیں کرتا ایسے شر پسند عناصر کو قلع قمع کیا جائے۔

marfat.com
Marfat.com

ہیں۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔

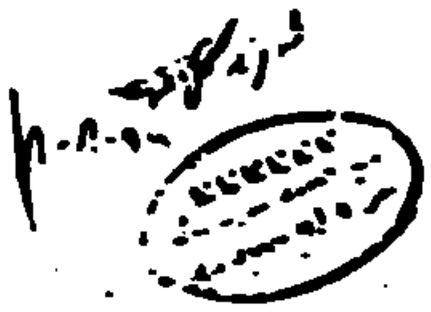

پیر طریقت صوفی ظہور احمد سیفی ضلع راولپنڈی تحصیل مری

پیر طریقت سیدی اخند زادہ مبارک شریعت وطریقت کا بہر بے کنار ہیں۔ انکی مخالفت کرنے والوں نے دنیا تو کیا آخرت کو بھی برباد کر لیا ہے۔ کاش وہ آپ کے دربار اقدس پر حاضری دے کر آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے مگر بے ادب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

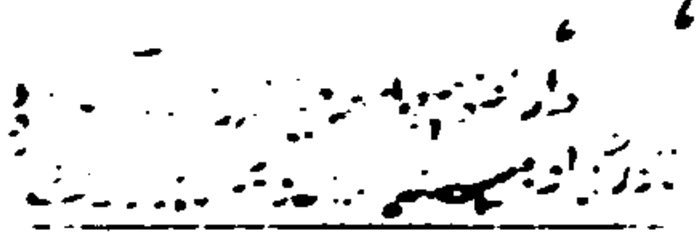

مزید علماء کرام کی تصدیقات کے لیے کتاب اظہار الحقیقۃ کا مطالعہ کریں جس میں ہزاروں علماء کرام و مشائخ اہلسنت وجماعت کی تصدیقات موجود ہیں۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد آصف جیندرا کلاں

اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی جیسی شخصیت دنیا میں بہت کم پیدا فرمائی ہیں۔ جو ہر لحاظ سے جامعیت اور کاملیت کا درجہ رکھتی ہیں آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مظہر ہیں۔ جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ سے شرف ملاقات کرتا ہے۔ وہ آپ کے اخلاق حسنہ کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

جب آپ نے مدرسہ بنوری

جناب مہتمم صاحب جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع گجرات

یہ حضرت روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ کچھ پیر حضرات جو دین اسلام کو بدنام کر کے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کی مخالفتوں کا جال بچھانے میں کوشاں ہیں۔ انہیں نہیں بھولنا چاہیے کہ من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق بن کر اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔ کیا اسی طرح ان کے رگ و پے میں بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؟ کیا وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مالامال ہیں؟ اتباع سنت کا کس درجہ اہتمام کرتے ہیں؟ مشتبہ کھانے سے کس درجہ گریز کرتے ہیں؟ غیر شرعی امور کے ارتکاب سے بچنے کے لیے کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کا موازنہ کر لیا جائے تو یقیناً سرکار اخندزادہ مبارک قدس سرہٗ کو نگاہ تنقید کی بجائے تقلید سے دیکھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ نگاہ کا فتور ختم ہوتے ہی انشاء اللہ آپ کی ذات

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ خیال

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صوفی گلزار احمد سیفی مبارک
خطیب جامع مسجد نورانی مجددی بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

بندہ ناچیز کے مقدر کا ستارہ طلوع ہوا اور خبر ملی کہ پشاور میں ایک بہت بڑے ولی کامل تشریف رکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ ہے۔ جونہی یہ خوشخبری سنی تو سرکار کی زیارت کا بڑی شدت سے شوق پیدا ہوا، اور بڑی بے تابی کے ساتھ عالی جناب کی زیارت کا منتظر رہا۔ آخر اس شدت محبت کو بارگاہ رب العزت میں مقبولیت ہوئی اور عالی سرکار کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

جب آستانہ عالیہ سیفیہ منڈیکس پشاور شریف میں پہنچا، دیکھا کہ بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام سنت مصطفےٰ کے پیکر ہیں۔ بہت حیرت ہوئی سرکار کے غلام سنت مصطفےٰ کے اس قدر پیکر ہیں تو مرشد کامل کا عالم کیا ہوگا۔ کچھ انتظار کے بعد دیکھتا ہوں کہ ایک سوہنی نورانی صورت والی شخصیت جلوہ گر ہو رہی ہے۔ جو سر سے لے کر پاؤں تک مدنی تاجدار کی سنت میں ملبوس ہیں اور چہرے مبارک پر اللہ تعالیٰ کے نور کے جلوے رونما ہو رہے ہیں اور اس نورانی صورت کو دیکھتے ہی میرے دل کی دنیا بدل گئی عالی

Marfat.com

مبارک شفاف آئینے کی مانند نظر آئے گی۔ الحمد للہ حضرت کا فیضان گھر گھر پہنچ رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ آپ کا وجود مسعود بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقربین کی غلامی عطا فرمائے اور ان کی پہچان کے لیے نظر بینا سے بھی نوازے۔ آمین

حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ علوم القرآن والسنۃ نمکمنڈی پشاور

میں مندرجہ بالا اعلان عام کے مضمون پر متفق ہوں اور مولانا عثمان تاروجیہ کے کے مضمون سے میرا کوئی تعلق نہیں اور نہ میں نے اس پر دستخط کی ہے۔

پیر طریقت پیر رحمت کریم صاحب

میں مندرجہ بالا مضمون کے تصدیق سے علاوہ اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولانا عثمان تاروجیہ والے کو نہ دستخط کاغذ پر کیا اور نہ اس کے کاغذ پر مہر ثبت کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

جناب کے تشریف لاتے ہی غلاموں کی کیفیت بدل گئی۔ ہر غلام پر ایک عجیب عشق و محبت کا جلوہ رونما ہو رہا تھا۔ دل میں سرکار کی بیعت کا اشتیاق پیدا ہوا، اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

سرکار نے ناچیز کو بیعت فرمانے کے بعد ناچیز بندہ کے دل پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک رکھی اور اللہ، اللہ، اللہ تین دفعہ فرما کر پھر ذکر ہو کی بڑی جلالیت سے توجہ فرمائی کہ دل کی کیفیت بدل گئی۔

بیعت کرنے کے بعد واپس گھر آتا ہوں تو اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت پاتا ہوں اور دل میں محبت الٰہی اور عشق مصطفےٰ کے عجب اور شدید جذبات محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنے دل کو ہر وقت ذکر الٰہی میں پاتا ہوں۔ کبھی کبھی ذکر الٰہی کی شدت سے جسم پر وجدانی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ حیران ہوں کہ قبلہ پیر صاحب کی ناچیز کے دل پر انگلی رکھنے کے بعد دل کی دنیا بدل گئی۔ تحریر از احمد علی

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہٗ کی

معرکۃ الآراء تفسیر

تفسیر سیفی

خوبصورت ترجمہ ـــــ لاجواب تفسیر

دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

حضرت علامہ صاحبزادہ ساجد محمود چشتی گولڑوی
ڈھوک چشمہ شریف اٹک

حضرت علامہ پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہٗ داتا صاحب کے عرس کے موقع پر لاہور تشریف لائے تو زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مبارک صاحب کو زادہٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ کا مصداق پایا۔

ترجمان اہلسنت حضرت علامہ مولانا قاری محمد عبدالرشید نعیمی سیالوی
صدر جمعیت اہل سنت پاکستان

پیر طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہٗ طریقت میں اپنی شان آپ ہی ہیں۔ آپ کی زیارت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ آپ وہ شخصیت ہیں کہ جس کے لیے حضور کی حدیث عادلی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب کے مصداق ہیں۔

حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فرید صاحب
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ والحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
پس نہ میں نے اخندزادہ سیف الرحمٰن کو واجب القتل کہا ہے اور نہ وہ واجب القتل

marfat.com
Marfat.com

امیر تحریک مشائخ اہلسنت شیخ العلماء

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی (مدظلہ العالی)

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمدیہ رادی ریان شریف لاہور

آج کے اس پُر آشوب دور میں جب انسان مادیت کا شکار ہے۔ لادینی نظریات کی بھرمار نے انسانی ذہنوں کو مفلوج بنا کر رکھ دیا ہے اور انگریزی تہذیب و تمدن نے اسلامی تہذیب و تمدن کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی بصیرت اور بصارت دونوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اللہ والوں کی باتیں سننے کا نہ شوق باقی رہا ہے اور نہ عمل کرنے کا جذبہ فکر.....

ایسے حالات میں وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ شخصیات کی تالیفات و تصنیفات کو بغور مطالعہ کریں جو کہ انسان کی روحانی تسکین کا سبب ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

حضرت مرشدی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اپنی تالیفات کے علاوہ زندہ کتابوں کی قطاریں لگا دی ہیں۔ جس طرف بھی نظر کیمیا سے دیکھا تصوف و عرفان کے موتی بکھیرتے گئے۔

آپ کے مرشد گرامی قدر حضرت قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ کا وہ جملہ پورا ہوا کہ اے اخندزادہ سیف الرحمٰن تو جس سمت بھی توجہ کرے گا اس سمت کو گل گلزار کرتا جائے گا۔

یعنی سمتیں تیرے فیض و کمال کی وجہ سے سیراب ہوتی جائیں گی اور انسانوں کو انسان اور بندوں کو تو بندہ حقیقی بناتا جائیگا۔

سرکار مبارک نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تلقین و توجہ سے سالکین کے سینوں کو اس طرح گرمایا کہ اس سے ایک انقلاب برپا ہوا۔

Marfat.com

ہیں۔ کسی کو اجازت نہیں کہ میری طرف یہ نسبت کرے۔

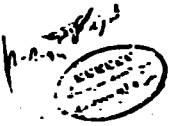

پیر طریقت صوفی ظہور احمد سیفی ضلع راولپنڈی تحصیل مری

پیر طریقت سیدی اخندزادہ مبارک شریعت و طریقت کا بہر بے کنار ہیں۔ انکی مخالفت کرنے والوں نے دنیا تو کیا آخرت کو بھی برباد کر لیا ہے۔ کاش وہ آپ کے دربار اقدس پر حاضری دے کر آپ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے مگر بے ادب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

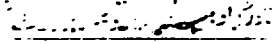

مزید علماء کرام کی تصدیقات کے لیے کتاب اظہار الحقیقۃ کا مطالعہ کریں جس میں ہزاروں علماء کرام و مشائخ اہلسنت وجماعت کی تصدیقات موجود ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

مَیں جب اپنے حالات کو دیکھتا ہوں تو میری نظر فوراً اخندزادہ مبارکؒ کے کمالات کی طرف جاتی ہے۔ کئی دفعہ اتفاق ہوا، دوستوں نے کہا کہ اپنے مرشد کی کرامت سناؤ تو میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ مَیں خود اپنے مرشد کی بڑی کرامت ہوں۔

ایک وقت میں نے عرض کیا کہ جب سرکار نے مجھے دربار داتا صاحبؒ محفل کرنیکا حکم دیا تو میں نے عرض کی کہ وہاں تو علماء بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں تو سرکار مبارکؒ نے فرمایا یہ تقریریں کرنے والے تجھ سے آکر فیض حاصل کریں گے۔ آج سینکڑوں کی تعداد میں ان علماء کی قطاریں اپنے آستانے پر دیکھتا ہوں تو مرشد گرامی کے وہ جملے بار بار یاد آتے ہیں، اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تیرے دیگر پنجاب کے خلفاء کی نسبت زیادہ مرید ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج پاکستان کے علاوہ پوری دنیا کے کئی ممالک میں عاجز کے مریدوں کے حلقے ذکر ہو رہے ہیں۔ اور فقیر کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے۔ کہ جو نعمت مرشد کریم نے اس ناچیز کو عطا کی ہے اس سے دنیا کا ہر انسان فائدہ حاصل کرے۔ اور مرشد کریم کی اس نعمتِ عظمیٰ کو پھیلانے کے لیے فقیر شب و روز کوشاں ہے۔

جو بھی ایک دفعہ آستانے پر حاضر ہوتا ہے وہ اس نعمت کو حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتا۔ کئی چور، ڈاکو، شرابی، زانی، فلم سٹار، اور بدقماش مرشد کریم کے دیے ہوئے کمال کی برکت سے آج وہ صاحبِ کمال بن کر عاشقین سالکین کے سینوں کو ذکر خدا سے گرما رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمین مومنین، سالکین کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرشد کریم کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ "آمین"

خاک راہِ صاحب دلان میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی خادم آستانہ عالیہ
محمدیہ سیفیہ راوی ریان کالا شاہ کاکو لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہارِ خیال

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ صوفی گلزار احمد سیفی مبارک
خطیب جامع مسجد نورانی مجددی بابا فرید کالونی چونگی امر سدھو لاہور

بندہ ناچیز کے مقدر کا ستارہ طلوع ہوا اور خبر ملی کہ پشاور میں ایک بہت بڑے ولی کامل تشریف رکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ ہے۔ جونہی یہ خوشخبری سنی تو سرکار کی زیارت کا بڑی شدت سے شوق پیدا ہوا، اور بڑی بے تابی کے ساتھ عالی جناب کی زیارت کا منتظر رہا۔ آخر اس شدت محبت کو بارگاہ رب العزت میں مقبولیت ہوئی اور عالی سرکار کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

جب آستانہ عالیہ سیفیہ منڈلیکس پشاور شریف میں پہنچا، دیکھا کہ بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام سنت مصطفےٰ کے پیکر ہیں۔ بہت حیرت ہوئی سرکار کے غلام سنت مصطفےٰ کے اس قدر پیکر ہیں تو مرشد کامل کا عالم کیا ہوگا۔ کچھ انتظار کے بعد دیکھتا ہوں کہ ایک سوہنی نورانی صورت والی شخصیت جلوہ گر ہو رہی ہے۔ جو سر سے لے کر پاؤں تک مدنی تاجدار کی سنت میں ملبوس ہیں اور چہرے مبارک پر اللہ تعالیٰ کے نور کے جلوے رونما ہو رہے ہیں اور اس نورانی صورت کو دیکھتے ہی میرے دل کی دنیا بدل گئی عالی

marfat.com
Marfat.com

ایک ضروری وضاحت

حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کی مسخ شدہ تصویر دیکھ کر دلی صدمہ ہوا۔ یہ مخالفین کی سازش کا نتیجہ ہے۔ کسی پروگرام میں سرکار مبارک کی تصویر بنائی گئی اور پھر چہرے پر سیاہی وغیرہ لگا کر اس کو بدزیب و مسخ کر کے ساتھ یہ تحریر کیا کہ (نعوذ باللہ) افغانی جادوگر کا اصلی چہرہ۔ اس مسخ شدہ تصویر کو دیکھ کر یہاں لاہور میں خلفاء مبارک کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں یہ بات سامنے آئی۔ کہ سرکار مبارک کی مسخ شدہ تصویر کو پورے پاکستان بلکہ افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس پر بعض احباب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سرکار مبارک کے مختلف پروگراموں کی تصاویر کو جمع کیا جائے اور اس کو پرنٹ کر کے احباب میں تقسیم کیا جائے اور جن علاقوں میں سرکار کے متعلق یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ ان کا چہرہ نعوذ باللہ ایسا بدزیب ہے اس لیے وہاں اصلی تصویر اشتباہ دور کرنے کے لیے دکھائی جائے۔ اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کیا جائے۔

الحمدللہ میرے شیخ کو اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و نورانیت و تقویٰ عطا فرمایا ہے جس کا اندازہ تحریروں اور تصویروں سے نہیں ہو سکتا وہ تو بالمشافہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت سرکار مبارک کے مرشد گرامیٔ قدر حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ مرید اخندزادہ سیف الرحمٰن حسن میں اپنے زمانہ کا "یوسف" ہے اور اس کا حقیقی اندازہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ ہمیں تصاویر چھاپنے کے بعد حضرت کی ناراضگی کا بھی ڈر ہے۔ مگر جھوٹوں کے جھوٹ کو آشکار کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ان تصاویر کو چھاپنے کا مقصد اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ہے جو کہ سرکار مبارک کے متعلق غلط پھیلائی گئی ہے۔

انشاء اللہ تصویر دیکھ کر خود بخود آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ یہ تصویر اللہ تعالیٰ کے ایک کامل ولی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

Marfat.com

جناب کے تشریف لاتے ہی غلاموں کی کیفیت بدل گئی۔ ہر غلام پر ایک عجیب عشق و محبت کا جلوہ رونما ہو رہا تھا۔ دل میں سرکار کی بیعت کا اشتیاق پیدا ہوا، اور بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

سرکار نے ناچیز کو بیعت فرمانے کے بعد ناچیز بندہ کے دل پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی مبارک رکھی اور اللہ، اللہ، اللہ تین دفعہ فرما کر پھر ذکر ہو کی بڑی جلالیت سے توجہ فرمائی کہ دل کی کیفیت بدل گئی۔

بیعت کرنے کے بعد واپس گھر آتا ہوں تو اپنے آپ کو دنیا سے بے رغبت پاتا ہوں اور دل میں محبت الٰہی اور عشق مصطفےٰ کے عجب اور شدید جذبات محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنے دل کو ہر وقت ذکر الٰہی میں پاتا ہوں۔ کبھی کبھی ذکر الٰہی کی شدت سے جسم پر وجدانی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ حیران ہوں کہ قبلہ پیر صاحب کی ناچیز کے دل پر انگلی رکھنے کے بعد دل کی دنیا بدل گئی۔ فقیر محمد علی

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں
پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہ کی
معرکۃ الآراء تفسیر
تفسیر سیفی
خوبصورت ترجمہ ـــــ لاجواب تفسیر
دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

marfat.com
Marfat.com

ظلم کی حد یہ ہے کہ حضرت مبارک صاحب نے زندگی میں داڑھی مبارک کبھی سنت سے کم نہیں کی مگر مخالفین نے جعلی تصویر میں سرکار مبارک کی داڑھی سنت سے کم دیکھائی ہے۔

دوسرا سرکار مبارک نے عمامہ شریف ضرورت کے علاوہ کبھی نہیں اتارا مگر مخالفین نے تصویر میں مبارک صاحب کو بغیر عمامہ کے دیکھا کہ ایک غیر شرعی پیہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

Marfat.com

امیر تحریک مشائخ اہلسنت شیخ العلماء

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی (مدظلہ العالی)

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمدیہ راوی ریان شریف لاہور

آج کے اس پُر آشوب دور میں جب انسان مادیت کا شکار ہے۔ لادینی نظریات کی بھرمار نے انسانی ذہنوں کو مفلوج بنا کر رکھ دیا ہے اور انگریزی تہذیب و تمدن نے اسلامی تہذیب و تمدن کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اور مسلمانوں کی بصیرت اور بصارت دونوں کو اس قدر ماؤف کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اللہ والوں کی باتیں سننے کا نہ شوق باقی رہا ہے اور نہ عمل کرنے کا جذبہ فکر.....

ایسے حالات میں وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ شخصیات کی تالیفات و تصنیفات کو بغور مطالعہ کریں جو کہ انسان کی روحانی تسکین کا سبب ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

حضرت مرشدی نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اپنی تالیفات کے علاوہ زندہ کتابوں کی قطاریں لگا دی ہیں۔ جس طرف بھی نظر کیمیا سے دیکھا تصوف و عرفان کے موتی بکھیرتے گئے۔

آپ کے مرشد گرامی قدر حضرت قیوم زمان مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ کا وہ جملہ پورا ہوا کہ اے اخندزادہ سیف الرحمٰن تو جس سمت بھی توجہ کرے گا اس سمت کو گل گلزار کرتا جائے گا۔

یعنی سمتیں تیرے فیض و کمال کی وجہ سے سیراب ہوتی جائیں گی اور انسانوں کو انسان اور بندوں کو تو بندہ حقیقی بناتا جائیگا۔

سرکار مبارک نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تلقین و توجہ سے سالکین کے سینوں کو اس طرح گرمایا کہ اس سے ایک انقلاب برپا ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں فقیر احمد زادہ سیف الرحمٰن پیر جی خراسانی ساکن کھجوری باڑہ اپنے تمام مریدین جو صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان، پنجاب، افغانستان آزاد کشمیر وغیرہ میں رہتے ہیں کو اطلاع و اعلان وامر کرتا ہوں کہ ۵۰ اکتوبر بروز پیر بمقام موچی دروازہ لاہور میں جو سنی کنونشن منعقد ہو رہا ہے اس میں بہت سارے علماء و مشائخ و عوام اہلسنت و جماعت شرکت کریگے چونکہ زندیق و بے دین و گمراہ فرقے لشکر طیبہ، غیر مقلد و وہابی و دیوبندی اور جو عقائد میں انکے مقتدی ہیں وہ اپنی جعلی اکثریت کے ذریعے دنیا کو دھوکہ و فریب دینا چاہتے ہیں۔ اس بناء پر میرے تمام مریدین و خلفاء اس جلسے میں شرکت کر کے ان کافروں کی بھرپور تنقید و رد کریں اس دن کسی کے والد کے فوت ہونے کا عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا اور اگر کوئی مرید اس جلسہ میں شریک نہ ہوا تو اسکا تعلق پیر میرے ساتھ ختم ہوگا کیونکہ ان کے سلوک میں غیرت اسلامی و غیرت ایمانی ضروری ہے

نوٹ: تمام سالکین و مریدین و معتقدین کو اس جلسے میں شرکت کا امر ہے۔

فقیر سیف الرحمٰن احمد زادہ پیر جی خراسانی

فقیر سیف الرحمٰن
احمد زادہ پیر جی

Marfat.com

علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

مَیں جب اپنے حالات کو دیکھتا ہوں تو میری نظر فوراً اخندزادہ مبارکؒ کے کمالات کی طرف جاتی ہے۔ کئی دفعہ اتفاق ہوا، دوستوں نے کہا کہ اپنے مرشد کی کرامت سناؤ تو میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ مَیں خود اپنے مرشد کی بڑی کرامت ہوں۔

ایک وقت میں نے عرض کیا کہ جب سرکار نے مجھے دربار داتا صاحبؒ محفل کرنیکا حکم دیا تو میں نے عرض کی کہ وہاں تو علماء بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں تو سرکار مبارکؒ نے فرمایا یہ تقریریں کرنے والے تجھ سے آکر فیض حاصل کریں گے۔ آج سینکڑوں کی تعداد میں ان علماء کی قطاریں اپنے آستانے پر دیکھتا ہوں تو مرشد گرامی کے وہ جملے بار بار یاد آتے ہیں، اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تیرے دیگر پنجاب کے خلفاء کی نسبت زیادہ مرید ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج پاکستان کے علاوہ پوری دنیا کے کئی ممالک میں عاجز کے مریدوں کے حلقے ذکر ہو رہے ہیں۔ اور فقیر کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے۔ کہ جو نعمت مرشد کریم نے اس ناچیز کو عطا کی ہے اس سے دنیا کا ہر انسان فائدہ حاصل کرے۔ اور مرشد کریم کی اس نعمتِ عظمیٰ کو پھیلانے کے لیے فقیر شب و روز کوشاں ہے۔

جو بھی ایک دفعہ آستانے پر حاضر ہوتا ہے وہ اس نعمت کو حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتا۔ کئی چور، ڈاکو، شرابی، زانی، فلم سٹار، اور بدقماش مرشد کریم کے دیے ہوئے کمال کی برکت سے آج وہ صاحبِ کمال بن کر عاشقین سالکین کے سینوں کو ذکرِ خدا سے گرما رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمین مومنین، سالکین کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرشد کریم کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ "آمین"

خاک راہِ صاحب دلان میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی خادم آستانہ عالیہ
محمدیہ سیفیہ راوی ریان کالا شاہ کاکو لاہور

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امّا بعد

استاذ العلماء حضرت علامہ عطاء محمد بندیالویؒ ایک درویش منش عالم اور نابغہ روزگار شخصیت تھے مرحوم تمام پاکستان کے علماء کرام کے استاد اور پیشوا تھے مرحوم نے دین اسلام اور مسلک اہلسنت والجماعت کے لیے عظیم خدمات کی ہیں ان کی حالات زندگی پر اگر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ایسی ہستی صدیوں بعد ہی جلوہ افروز ہوتی ہیں مرحوم ایک تناور درخت کی مانند تھے جن کے شاگرد اس درخت کی شاخیں اور عوام الناس اس شجر کے ثمر ہے انشاء اللہ تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں گے مرحوم صاحب کے اوصاف لکھنے کیلئے یہ چھوٹا سا صفحہ کافی نہیں بلکہ اگر لکھنے بیٹھ جائیں تو صفحات کیا چھ بھرتے چلے جائیں گے آپ تھوڑی سی عمیق نظر کے ساتھ دیکھیں گے تو آپ کو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ جناب والا کے شاگردوں میں آپ کو ایسے ایسے علماء نظر آئیں گے جو کہ واقعی علماء اہلسنت والجماعت کے تاجداروں میں شمار ہوتے ہیں خداوند کریم نے موصوف عالم کو دونوں علموں سے نوازا تھا علم ظاہر میں تو نتیجہ آپ کے سامنے ہیں جبکہ علم باطن کو اہل نظر والے ہی دیکھتے ہیں واقعی مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ ہے ہم تہہ دل سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے طلبگار ہیں۔

فقیر سیف الرحمٰن
اخندزادہ پیر رجی

Marfat.com

ایک ضروری وضاحت

حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کی مسخ شدہ تصویر دیکھ کر دلی صدمہ ہوا۔ یہ مخالفین کی سازش کا نتیجہ ہے۔ کسی پروگرام میں سرکار مبارک کی تصویر بنائی گئی اور پھر چہرے پر سیاہی وغیرہ لگا کر اس کو بدزیب و مسخ کر کے ساتھ یہ تحریر کیا کہ (نعوذ باللہ) افغانی جادوگر کا اصلی چہرہ۔ اس مسخ شدہ تصویر کو دیکھ کر یہاں لاہور میں خلفاء مبارک کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں یہ بات سامنے آئی۔ کہ سرکار مبارک کی مسخ شدہ تصویر کو پورے پاکستان بلکہ افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ جس پر بعض احباب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سرکار مبارک کے مختلف پروگراموں کی تصاویر کو جمع کیا جائے اور اس کو پرنٹ کر کے احباب میں تقسیم کیا جائے اور جن علاقوں میں سرکار کے متعلق یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ ان کا چہرہ نعوذ باللہ ایسا بدزیب ہے اس لیے وہاں اصلی تصویر اشتباہ دور کرنے کے لیے دکھائی جائے۔ اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کیا جائے۔

الحمدللہ، میرے شیخ کو اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و نورانیت و تقویٰ عطا فرمایا ہے جس کا اندازہ تحریروں اور تصویروں سے نہیں ہو سکتا وہ تو بالمشافہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت سرکار مبارک کے مرشد گرامی قدر حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حسن کے جلوؤں کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ مرید اخندزادہ سیف الرحمٰن حسن میں اپنے زمانہ کا "یوسف" ہے اور اس کا حقیقی اندازہ زیارت سے ہی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ ہمیں تصاویر چھاپنے کے بعد حضرت کی ناراضگی کا بھی ڈر ہے۔ مگر جھوٹوں کے جھوٹ کو آشکار کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ان تصاویر کو چھاپنے کا مقصد اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ہے جو کہ سرکار مبارک کے متعلق غلط پھیلائی گئی ہے۔

انشاء اللہ تصویر دیکھ کر خود بخود آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ یہ تصویر اللہ تعالیٰ کے ایک کامل ولی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس نامہ

بحضور

شیخ المشائخ، پیر طریقت رہبر شریعت، قائد جہاد افغانستان

اخندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

المعروف پیر ارچی

از علمائے اہل سنت وجماعت، لاہور ○ پاکستان

Marfat.com

ظلم کی حد یہ ہے کہ حضرت مبارک صاحب نے زندگی میں داڑھی مبارک کبھی سنت سے کم نہیں کی مگر مخالفین نے جعلی تصویر میں سرکار مبارک کی داڑھی سنت سے کم دیکھائی ہے۔

دوسرا سرکار مبارک نے عمامہ شریف ضرورت کے علاوہ کبھی نہیں اتارا مگر مخالفین نے تصویر میں مبارک صاحب کو بغیر عمامہ کے دیکھا کہ ایک غیر شرعی پیر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضیلۃ الدعوۃ والارشاد

شیخ المشائخ پیر طریقت ، رہبر شریعت اخوندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن ادام اللہ ظلہ
جناب فضیلت مآب خلیفۂ مطلق مرشدِ طریقت حضرت مولوی صاحب محمد شاہ رُوحانی ، امیر مجاہدین
کندھا حضور حرکت انقلابی افغانستان ۔
فضیلت مآب مجاہد راہ حق مولوی صاحب سید نور علی شاہ آف تارو جبہ پشاور۔
حضرت سید سادات ، عالم ربانی سید جعفر پاچا صاحب حسینی۔
شیخ طریقت حضرت مولانا سید داؤد پاچا صاحب۔
سید الطاف حسین شاہ صاحب قلندر ، الفلاح پریس ، صدر پشاور
حضرت صاحبزادہ گرامی قدر مولانا محمد سعید حیدری
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' !

اھلاً وسھلاً ومرحبا

امروز علمائے اہل سُنّت وجماعت ، حنفی المذہب ، لاہور و اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور وطلباء و منتظمین از قدوم میمنت لزوم شمایاں بسیار خوش بخت و شادمان ہستند وشکر گزار کہ ما را از زیارت خویش خوشنود وقت ساختید ، رب کریم جل مجدہٗ سایہ ہمایونی بر سرہائے مسترشدین تا دیر سلامت دارد و خلق خدا و ما را از فیوض و برکات شمایاں فیض یاب گرداند ۔

مرشد طریقت :۔ اللہ تعالیٰ شمایاں را مرجع انام ساختہ است واز ذات شما چشمہ ہائے علوم و معارف جاری کردہ است اولاً مسلمانان بلخ و بخارا پس باشندگانِ افغانستان وبعد ازاں ساکنان پاکستان بلکہ دیگر ممالک وبلاد از انفاس کریمانہ شما مستفیض و مستنیر گشتہ اند و سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ ببرکت مساعی شما شیوع ورواج پزیرفتہ واز ذاتِ گرامی شما چناں گرمی و سرمستی وجذب در محافل ذکر و فکر سر برزدہ کہ یاد اسلاف تازہ می کند و دلہائے مسترشدین ، جذبۂ محبت الٰہی ومحبت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتباع شریعت وحیات نو حاصل می نمایند ، ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم وافاض علینا من نسائم رحمتہ وانوار معرفتہ وسلک بنا مسلوک المحبین المحبوبین ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں فقیر احمد زادہ سیف الرحمٰن پیر جی خراسانی سالکن کمجوری باڑہ اپنے تمام مریدین جو صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان، پنجاب، افغانستان آزاد کشمیر وغیرہ میں رہتے ہیں کو اطلاع و اعلان وامر کرتا ہوں کہ ۳۵ اکتوبر بروز پیر بمقام موچی دروازہ لاہور میں جو سنی کنونشن منعقد ہو رہا ہے اس میں بہت سارے علماء و مشائخ و عوام اہلسنت وجماعت شرکت کریں چونکہ زندیق و بے دین و گمراہ فرقے لشکر طیبہ، غیر مقلد و بابی وہابی رائیونڈی اور جو عقائد میں انکے مقتدی ہیں وہ اپنی جعلی الکٹریت کے ذریعے دنیا کو دھوکہ و فریب دینا چاہتے ہیں۔ اس بناء پر میرے تمام مریدین وخلفاء اس جلسے میں شرکت کر کے ان کافروں کی بھرپور تنقید و رد کریں اس دن کسی کے والد کے فوت ہونے کا عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی مرید اس جلسہ میں شریک نہ ہوا تو اسکا تعلق پیر میرے ساتھ ختم ہوگا کیونکہ ان کے سلوک میں غیرت اسلامی وغیرت ایمانی ضروری ہے

نوٹ: تمام سالکین و مریدین و معتقدین کو اس جلسے میں شرکت کا امر ہے۔

فقیر سیف الرحمٰن احمد زادہ پیر جی خراسانی

فقیر سیف الرحمٰن
احمد زادہ پیر جی

marfat.com
Marfat.com

قائدِ جہادِ اسلامی!

مجاہدین افغانستان کہ زائد از عرصۂ نُہ سال علمِ جہاد برداشتہ اند و قربانی ہائے بے مثال دادہ اند بلاشک و ریب ایں جہادِ اسلامی است و معرکۂ اسلام و کفر، و اگر بروئے زمین صحیح جہاد اسلامی یافتہ می شود ہمیں جہاد افغانستان است، و بعد از صحابۂ کرام و ائمۂ مجاہدین مثال ایں جہاد و استقامت معلوم نیست، روح جہاد کہ در مجاہدین موجود است حصۂ شما در دِے فراوان است و ناقابل انکار، ما ہمیشہ دست بدُعا بودہ ایم کہ رب کریم جل شانہ مجاہدین را فتح و ظفر ارزانی فرماید و بر روسیاہ گماشتگان او از ملحدین اشتراکیین غلبۂ و سطوت دہد و اکنوں کہ از نصرت خُداوند قدوس و برکت حبیب خُدا صلی اللہ علیہ وسلم و شدت بطش و غلظت مقابلۂ مجاہدین، روس از افغانستان رختِ سفر می بندد و دعاگو ہستیم کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین و مہاجرین را بحفاظت و سلامتی و عزت و وقار بوطن اصلی ایشاں برساند و در تنفیذ نظام اسلام و نظام مصطفےٰ حامی و مددگار ایشاں باشد و ایشاں را از شرِ دشمناں مصئون و محفوظ دارد۔ اللّٰھم انصر الاسلام والمسلمین و اعز الاسلام والمسلمین واخذل الکفرۃ الفجرۃ من الیھود والنصاریٰ والاشتراکیین

قبلہ گاہی! بحمد اللہ تعالیٰ ما اہل سنت و جماعت، حنفی مسلمان ہستیم و مسلک ما ہماں مسلک اہل سنت، عاشق رسول امام احمد رضا بریلوی است کہ در متحدہ پاک و ہند عالم جلیل از علمائے اہل سنت احناف بود و بسنتی کاربند بود بر مذہب حنفی و طریق اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا اینکہ نام او علامت مسلک اہل سنت قرار گرفت، و اجداد او از قبیلۂ بڑیچ، قندھار، افغانستان بودند بعد ازاں نقل مکانی کردہ بشہر بریلی سکونت ورزیدند، و اگر بنظر انصاف دیدہ شود فرقے نیست درمیان عقائد امام احمد رضا و علمائے اہل سُنت افغانستان و الحمد للہ تعالیٰ علی ذٰلک

و در آخر بار دیگر برتشریف آوری شمایاں در جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ہدیۂ سپاس و تشکر پیش می کنم از جملہ علمائے اہل سُنت و جماعت، لاہور و از متعلقین جامعہ نظامیہ رضویہ خصوصاً از جانب ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سُنت پاکستان آقای محترم مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی مدظلہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

۲۴ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ
۱۲ مارچ ۱۹۸۸ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

استاذ العلماء حضرت علامہ عطاء محمد بندیالویؒ ایک درویش منش عالم اور نابغہ روزگار شخصیت تھے مرحوم تمام پاکستان کے علماء کرام کے استاد اور پیشوا تھے مرحوم نے دین اسلام اور مسلک اہلسنت والجماعت کے لیے عظیم خدمات کی ہیں ان کی حالات زندگی پر اگر عائرانہ نظر ڈالی جائے تو ایسی ہستی صدیوں بعد ہی جلوہ افروز ہوتی ہیں مرحوم ایک تناور درخت کی مانند تھے جن کے شاگرد اس درخت کی شاخیں اور عوام الناس اس شجر کے ثمر ہیں انشاء اللہ تا قیامت مستفیض ہوتے رہیں گے مرحوم صاحب کے اوصاف لکھنے کیلئے یہ چھوٹا سا صفحہ کافی نہیں بلکہ اگر لکھنے بیٹھ جائیں تو صفحات کیا ڈھیر بنتے چلے جائیں گے آپ تھوڑی سی عمیق نظر کے ساتھ دیکھیں گے تو آپ کو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ جناب والا کے شاگردوں میں آپ کو ایسے ایسے علماء نظر آئیں گے جو کہ واقعی علماء اہلسنت والجماعت کے تاجداروں میں شمار ہوتے ہیں خداوند کریم نے موصوف عالم کو دونوں علموں سے نوازا تھا علم ظاہر میں تو نتیجہ آپ کے سامنے ہیں جبکہ علم باطن کو اہل نظر والے ہی دیکھتے ہیں واقعی مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ ہے ہم تہہ دل سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کے طلبگار ہیں۔

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزادہ پیر رجی

marfat.com

Marfat.com

اسمائے سیاس گزار زندگان

حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور
حضرت مولانا مفتی عبد اللطیف نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور
حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ، گلبرگ - لاہور
حضرت مولانا محمد عبد الکریم چشتی مہتمم جامعہ چشتیہ، خانقاہ ڈوگراں - ضلع شیخوپورہ
جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی - رضا اکیڈمی - لاہور
حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری، خطیب جامع مسجد ظفریہ، مریدکے
حضرت مولانا محمد عابد حسین - لاہور
حضرت مولانا نور المجتبیٰ - خانقاہ ڈوگراں
مولانا حضرت محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مولانا حافظ عبد الستار سعیدی " " " "
مولانا عبد المجید افغانی " " " "
مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ بخاری عقیل " " " "
مولانا غلام نصیر الدین چشتی " " " "
مولانا شیخ فرید " " " "
مولانا محمد جمشید سعیدی ناظم پنجاب انجمن طلبۂ مدارس عربیہ -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور

شیخ المشائخ، پیر طریقت رہبر شریعت، قائد جہاد افغانستان

اخندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمن مدظلہ العالی

المعروف پیر ارچی

از علمائے اہل سنت وجماعت، لاہور ○ پاکستان

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ والیقین، وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین :

امابعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبدالحکیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترما مرسولۂ شما بررسید مواصلت نمود شابان کہ براحوال بعض مسترشدین اغراض غودہ بودید درجواب شمایان چنین یاد آوری شود۔ شما درورقۂ تان تحریر کردہ بودید: چند حضرات برآستانۂ سید الاولیا حضرات داتا گنج بخش قدس سرہ نشستہ تلقین ذکری کنند وازایشان مختلف اوضاع و حرکات سرزدمی شود کہ درنظر عوام سبب انکار باشد مرطریقۂ عالیۂ نقشبندیہ را۔ مولوی صاحب محترم آن اشخاص کہ چنین عمل می نمایند اسماء شانرا تذکرہ نمودہ اید تا مظنین از صادقین شناختہ می شد دوھم آنکہ اختلاف اوضاع مجذوبان مانند اختلاف معجزات انبیائے کرام (ع) است کہ یکی ازدیگر مغایرت دارد واگراحوال این مجذوبان تماماً یکسان می شد پس خود آن تصنع می بود وھمچنان خلفاء این فقیر الحمد اللہ دوھزار است دمریدین ومسترشدین درحدود یکصد ھزار نزاعت احوال وکیفیت جذب واضطراب کہ برای ہریک آنہا عارض می گردد یکی ازدیگر متفاوت است پس ہرگاہ احوال وکیفیت کہ مایک دیگر مخالف است۔ پس اعتراض رابرآنہا راہ نمی باشد۔ وایضاً تحریر نمودہ بودید۔ کہ درنظر عوام سبب انکار می باشد مرطریقۂ عالیۂ نقشبندیہ را۔ جناب مولوی صاحب ازیں حالت جذب وبی اختیاری تماماً عوام حتیٰ خواص کہ علماء ہستید انکار دارند ما وامیکہ ازیں ساغر جرعۂ ننوشیدہ باشند چنانچہ فرمودہ است۔ قدراین می راندانی۔ بواللہ تانہ چشی۔ وعلاوہ ازان ہرعاملیکہ عمل نیک خویش برای رفع بدگوئی مردم ترک می کند آن عامل ریاکار است ہرعاملیکہ برعمل نیک خود اصرار ومداومت میکند برای آنیکہ مامردم ما را بہ نیکی یاد آوری کند آن مشرک است۔ پس مولوی محترم اگرغرض رفع بدگوئی مردم مجذوبان راسباب ویا ظلمات ممانعت پیش کردہ شود این ریا خواہد بود وریا را نیز دریں طریق مدخلی نیست۔ وایضاً شما درمکتوب نان یاد آوری شدہ بودید کہ بعض نوآموزان غرب تجاذب اختیار میکنند وبرای اظہار جذبہ بدستہا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب خود عالم ہستید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الدعوۃ والارشاد

شیخ المشائخ پیر طریقت، رہبر شریعت اخوندزادہ مبارک حضرت مولانا سیف الرحمٰن اخلص
جناب فضیلت مآب خلیفۂ مطلق مرشدِ طریقت حضرت مولوی صاحب محمد شاہ روحانی، امیر مجاہدین
کندھا حضور حرکت انقلابی افغانستان۔
فضیلت مآب مجاہد راہ حق مولوی صاحب سید نور علی شاہ آف تارو جبہ پشاور۔
حضرت سید سادات، عالم ربانی سید جعفر پاچا صاحب حسینی۔
شیخ طریقت حضرت مولانا سید داؤ پاچا صاحب۔
سید الطاف حسین شاہ صاحب قلندر، الفلاح پریس، صدر پشاور
حضرت صاحبزادہ گرامی قدر مولانا محمد سعید حیدری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

اھلاً وسھلاً ومرحبا

امروز علمائے اہل سُنّت وجماعت، حنفی المذہب، لاہور و اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
وطلباء و منتظمین از قدوم میمنت لزوم شمایاں بسیار خوش بخت و شادمان ہستند و شکر گزار کہ ما را
از زیارت خویش خوشوقت ساختید، رب کریم جل مجدہٗ سایہ ہمایونی بر سرہائے مسترشدین تا دیر
سلامت دارد و خلق خدا و ما را از فیوض و برکات شمایاں فیض یاب گرداند۔

مرشد طریقت:۔ اللہ تعالیٰ شمایاں را مرجع انام ساختہ است واز ذات شما چشمہ ہائے علوم و
معارف جاری کردہ است ولا مسلمانان بلخ و بخارا پس باشندگانِ افغانستان وبعد ازاں ساکنان
پاکستان بلکہ دیگر ممالک و بلاد از انفاس کریمانۂ شما مستفیض و مستنیر گشتہ اند و سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ
ببرکت مساعی شما شیوع و رواج پزیرفتہ واز ذات گرامی شما چناں گرمی و سرمستی و جذب و محافل ذکر و فکر
سر برزدہ کہ یاد اسلاف تازہ می کند و دلہائے مسترشدین، جذبۂ محبت الٰہی و محبت رسول خدا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتباع شریعت وحیات نو حاصل می نمایند، ادام اللہ تعالیٰ برکاتکم وافاض
علینا من نسائم رحمتہ وانوار معرفتہ وسلک بنا مسلک المحبوبین۔

marfat.com
Marfat.com

اولاً ثبوت جذبہ کہ در کتب شریعت مرقوم است مطالعہ نمودہ باشید از الفاظ مکتوب تان معلوم می شود کہ شما جذبہ را قائل ہستید و آنرا تسلیم میکنید و اما در تجاذب کہ بہ اختیار دہ باشد دماشتباہ دریا انکار دارید۔ مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء انقسام است تا انسان وضاحت کامل بدست آید پس تجاذب بر دو نوع است اول آنکہ مقصد آن شخص از آن تجاذب خودنمائی باشد در حرمتش آن شکی نیست دوم مقصد آن شخص تشبہ با آن نیکان کہ حالت ہذا را دارا ہستند باشند ایضاً محمود است چنانچہ در حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ طبع مکتبہ نوریہ رضویہ (ص ۵۲۵/۲) چنین مرقوم است۔

ولا شکران التواجد وھو تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی و ھو جائز بل مطلوب (شرعاً قال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم دوا ما لطبرانی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمانی رضی اللہ عنہ وانما کان المتشبہ بالقوم لان تشبہ بھم یدل علی حبہ ایاھم ورضاہ باحوالھم وافعالھم ۱۲ حدیقۃ الندیہ

پس جناب مولوی صاحب شما ازین مجذوبین ایا سوال نموده اید کہ این اضطراب و کیفیت شان بی اختیار است و یا با اختیار اگر آنہا بالفرض گفتہ باشد کہ بہ اختیار چنین می کنیم ایا شما از آنہا سوال نموده ئی کہ درین اضطراب و حال کہ اختیار میکنید خودنمائی مقصد تان است و یا تشبیہ بعمل صالحین اگر آنہا می گفت خودنمائی مقصود مایان است بعداً برایم از خودنمائی و خودستائی شان احوال ارسال می کردید اگر آنہا چیزی را از اختیار کاری و خودنمائی نگفتہ باشد پس شما را اگر بسبب الہام و یا از طریق کشف و شہود معلومات خودنمائی آنہا شدہ باشد چرا در ورقہ تان تحریر نکردہ بودید۔ اگر خود آنہا هم از خودنمائی چیزی نگفتہ باشند و شما هم از طریق الہام و کشف معلومات ندارید یا از طریق علم غیب عطائی معلومات دارید۔ پس ہرگاہ کہ ہیچ دلیل و حجتی بر آنہا ندارید پس جناب شما بر آنہا سوء ظن نموده اید و آن گناہ و معصیت است

Marfat.com

قائدِ جہادِ اسلامی!

مجاہدین افغانستان کہ زا تداز عرصۂ نہ سال علم جہاد برداشتہ اند و قربانی ہائے بے مثال دادہ اند بلاشک و ریب ایں جہادِ اسلامی است و معرکۂ اسلام و کفر، و اگر بر روئے زمین صحیح جہاد اسلامی یافتہ می شود ہمیں جہاد افغانستان است، و بعد از صحابۂ کرام رائمۂ مجاہدین مثال ایں جہاد و استقامت معلوم نیست، روح جہاد کہ در مجاہدین موجود است حصۂ شمار دیے فراوان است و ناقابل انکار، ما ہمیشہ دست بدُعا بودہ ایم کہ رب کریم جل شانہ مجاہدین را فتح و ظفر ارزانی فرماید و بر روسیاہ گاشتگان او از ملحدین اشتراکیین غلبۂ و سطوت دہد و اکنوں کہ از نصرت خُداوند قدوس و برکت حبیب خُدا صلی اللہ علیہ وسلم دشمنت بطش و غلظت مقابلۂ مجاہدین، روس از افغانستان رخت سفر می بندد و عاکز ہستیم کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین و مہاجرین را بحفاظت و سلامتی و عزت و وقار بوطن اصلی ایشاں برد و در تنفیذ نظام اسلام و نظام مصطفےٰ حامی و مددگار ایشاں باشد و ایشاں را از شر دشمناں مصئون و محفوظ دارد۔ اللّٰھم انصر الاسلام والمسلمین و اعز الاسلام والمسلمین واخذل الکفرۃ الفجرۃ من الیھود والنصاریٰ والاشتراکیین

قبلہ گاہی! بحمد اللہ تعالیٰ ما اہل سنت وجماعت، حنفی مسلمان ہستیم و مسلک ما ہماں مسلک اہل سنت، عاشق رسول امام احمد رضا بریلوی است کہ در متحدہ پاک و ہند عالم جلیل از علماے اہل سنت احناف بود و بسنتی کاربند بود بر مذہب حنفی و طرق اولیاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا اینکہ نام او علامت مسلک اہل سنت قرار گرفت، و اجداد او از قبیلۂ بڑیچ، قندھار، افغانستان بودند بعد ازاں نقل مکانی کردہ بشہر بریلی سکونت ورزیدند، و اگر بنظر انصاف دیدہ شود فرقے نیست در میان عقائد امام احمد رضا و علماے اہل سنت افغانستان و الحمد للہ تعالیٰ علی ذٰلک

و در آخر بار دیگر بر تشریف آوری شمایاں در جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور ہدیۂ سپاس و تشکر پیش می کنم از جملہ علماے اہل سنت وجماعت، لاہور و از متعلقین جامعہ نظامیہ رضویہ خصوصاً از جانب ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان آقاے محترم مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی مدظلہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

۲ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ
۲۲ر مارچ ۱۹۸۸ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

marfat.com
Marfat.com

شما یا نزا بر آن توبہ وندامت لازم است۔ وایضاً شما تحریر کردہ بودید۔ کہ بروی اظہار جذبہ بر دستہا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب بعض مجذوبان وصوفیائے کرام را حالاتی پدید آمدہ است کہ خود ہا را بہ شلاق می زدند و جامہا می دریدند ولبسا حالات مختلفہ چنانچہ در حدیقہ الندیہ مرقوم است۔

ذکر الیافعی عن بعضهم قال رایت الشبلی قائما یتواجد وقد حزق توبه وهو یقول۔

۱۔ شققت ثوبی علیك حقا ومالثوبی اردت خرقا

۲۔ اردت قلبی فصار فتنه یدای بالجیب از یرقا

۳۔ لوکان قلبی مکان جیبی لکان للشق مستحقا

وروی الیافعی فی امالیه بسنده انه سمنون کان جالسا علی الشط وبید قضیب فقرب به فخذه وساقه حتی تبدد لحمه وهو یقول

کان لی قلب اعیش بـه ضاع منی فی تقلبه

رب فارده علی فقد ضاق صدری فی تطلبه

واغث مادام بی رمق یا غیاث المستغیث به ص ۵۲۴ ج ۱ ۲

پس محترما چنیں بی اختیاری ہا در حالت کل اولیاء واسلاف صوفیائے کرام پدید آمدہ است پس شما چرا آرزوی منع این حالت دارید واین حالت را باعث تنفر عوام می دانید وحال آنکہ در حق مانع این حالت در حاوی للفتاوی طبع مکتبہ نوریہ رضویہ ص چنین مرقوم است

مسئلة۔ فی جماعة الصوفیة اجتمعوا فی مجلس ذکر ثم ان شخصا من الجماعة قام من المجلس ذاکرا واستمر علی ذالك لو آو حصل له تعمل له فعل ذلك سواء کان باختیاره ام لا وهل لاحد منعه وزجره عن ذلك؟ الجواب لا انکار علیه فی ذلك وقد سئل عن هذا السوال بعینه شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی فاجاب بانه لا انکار علیه فی ذالك ولیس لمانع التعدی بمنعه ویلزم المتعدی بذلك التعذیر وسئل عنه العلامة برهان الدین الابناسی فاجاب

Marfat.com

اسمائے سپاس گزار مدگان

حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور
حضرت مولانا مفتی عبد اللطیف نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، رضویہ - لاہور
حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ، گلبرگ - لاہور
حضرت مولانا محمد عبد الکریم چشتی مہتمم جامعہ چشتیہ، خانقاہ ڈوگراں - ضلع شیخوپورہ
جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی - رضا اکیڈمی - لاہور
حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری، خطیب جامع مسجد ظفریہ، مریدکے
حضرت مولانا محمد عابد حسین - لاہور
حضرت مولانا نور المجتبیٰ - خانقاہ ڈوگراں
مولانا حضرت محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مولانا حافظ عبد الستار سعیدی " " " " "
مولانا عبد المجید افغانی " " " " "
مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ بخاری عقیلی " " " " "
مولانا غلام نصیر الدین چشتی " " " " "
مولانا شیخ فرید " " " " "
مولانا محمد جمشید سعیدی ناظم پنجاب انجمن طلبۂ مدارس عربیہ -

marfat.com
Marfat.com

یمثل ذالك وزارات صاحب۔ الحال مغلوب والمنکر محروم ماذاق لذة التواجد ولاصفاله المشروب الی ان قال فی اخرجوابه وبالجملة فاسلاته فی تسلیم حال القوم۔ واجاب ایضاً بمثل بعض آئمه الحنفیة المالکیه کلهم کیتوا علی هذا السوال بالموافقة من غیر مخالفة ۱۲ حاوی للفتاوی ۔

وعلاوه ازآن اگر در حالت ذکر وجذبه ووجد کلام کلمات از زبان مجذوبین صادر می شود۔ معفو وآن عین ذکر است مثل آه واوه چنانچه در انوار القدسیه مرقوم است ۔

وقال سیدی یوسف العجمی رحمة الله علیه وما ذکروه من اداب الذکر محله فی اذکار الواعی المختار، اما مسلوب الاختیار فهو مع ما یرد علیه من الاسرار فقد یجری علی لسانه: الله، الله، الله، الله۔ اوهو هو، اولا لا اوآ آ آه آه اوعا عا عا اوآ آ آ اوه ه ه اوها ها ها اوصوت بغیر حرف اوتخبیط وادبه عند ذلك التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فادبه السکوت من غیر نقول انوار قدسیه صـ ۳۹ ج ۲

وایضاً محترم مولوی صاحب۔ جلد اول حدیقة الندیه صـ ۲۴۲ ج ۲ که در مورد انکار بحثی دارد ایضاً مطالعه فرمائید وایضاً در جلد دوم صـ ۵۲۴ ج ۲ مرقوم است۔

فان طریق التوحید والتوالجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون فی هذا الزمان ولعله کما کانوا یعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وهدایته والتوفیق من الله تعالی وعنایة۔

این صفحه را نیز مطالعه فرمائید۔ وایضاً شما در ورقه تان تحریر نموده بودید که سندها می شمارا بحرکش می نماید۔ جناب مولوی صاحب تمنای خویش را که من سند میدهم آن سند کمال: سبق های همان طریقه است مقصود آن است تا مردم باید ان به آن سند راستگویان واهل کمال طریقت را از دروغگویان تشخیص داده شوند و عندها نسبت ها کسب تازه انداده واستفاده پوشیده

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ نجوم الھدیٰ والیقین، وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین :

امابعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبدالحکیم السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترما مرسولہ مان ج بر ریم مواصلت نمود شابان کہ براحوال بعض مسترشدین اغراض نمودہ بود ید در جواب شمایان چنین اہ آوری شوم ۔ شما در ورقہ تان تحریر کردہ بود ید: چند حضرات بر آستانہ سید الاولیا حضرات داتا گنج بخش قدس سرہ نشستہ تلقین ذکری کنند واز ایشان مختلف اوضاع و حرکات سرزدی شود کہ در نظر عوام سبب انکار باشد مر طریقہ عالیہ نقشبندیہ را۔ مولوی صاحب محترم آن اشخاص کہ چنین عمل می نمایند اسماء شانرا تذکرہ نمودہ ائید تا مقربین از صادقین شناختہ می شد دوھم آنکہ اختلاف اوضاع مجذوبان مانند اختلاف معجزات انبیائے کرام (ع) است کہ یکی از دیگر مغایرت دارد واگر احوال این مجذوبان تماماً یکسان می شد پس خود آن تصنع می بود وھمچنان خلفاء این فقیر الحمد للہ دو ہزار است ومریدین ومسترشدین در حدود یکصد ہزار نزاکت احوال وکیفیت جذب واضطراب کہ برای ہریک آنہا عارض می گردد یکی از دیگر متفاوت است پس ہرگاہ احوال وکیفیت کہ مایک دیگر مخالف است۔ پس اعتراض را بر آنہا راہ نمی باشد۔ وایضاً تحریر نمودہ بود ید۔ کہ در نظر عوام سبب انکار می باشد مر طریقہ عالیہ نقشبندیہ را۔ جناب مولوی صاحب ازیں حالت جذب و بی اختیاری تماماً عوام حتیٰ خواص کہ علماء ہستید انکار دارند ما وامیکہ ازیں ساغر جرعہ نوشیدہ باشند چنانچہ فرمودہ است۔ قدر این می داند۔ بواللہ تا نہ چشی۔ وعلاوہ ازان ہر عاملیکہ عمل نیک خویش برای رفع بدگوئی مردم ترک می کند آن عامل ریاکار است ہر عاملیکہ بر عمل نیک خود اصرار ومداومت میکند برای اینکہ مامردم ما را بہ نیکی یاد آوری کند آن مشرک است۔ پس مولوی محترم اگر غرض رفع بدگوئی موم مجذوبان را اسباب ویا علامات ممانعت پیش کردہ شود این ریا خواہد بود وریا را نیز دریں طریق مدخلی نیست۔ وایضاً شما در مکتوب نان یاد آور شدہ بود ید کہ بعض نوآموزان غرب تجاذب اختیار میکنند وبرای اظہار جذبہ بدستہا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب خود عالم ہستید

marfat.com
Marfat.com

نمانده در مردم از خلفای این فقیر حصول این نعمت عظمیٰ نمایند۔ وایضاً شما تحریر نموده بودید کہ خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش رح گفتہ کہ توجہ وجذب برحق است ولیکن این سینہ کوبی مثل شیعہ چیست۔ جناب مولوی صاحب گفتہ خطیب مذکور ازین جہت قابل شنیدن نیست زیرکہ مذکور درین راہ اُمی ونابینا است اگر جمعی از نابینایان از وجود کوہ ہا وآفتاب وغیرہا انکار کنند بزعم خودشان است نہ بحجت بدیگران پس خطیب صاحب۔ مذکور کہ نابینای این راہ است کدام اقوال کہ از زبانش شنیدہ شدہ است دران معذورش می شماریم۔ علاوہ ازان خطیب مذکور تشبیہ مجذوبانہ اورسینہ کوبی با فساق وگمراہان کہ اہل تشیع است نمودہ پس مذکور مصداق ووعید این حدیث شریف است۔

لایرمی رجل رجلا بالفسوق ولایرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک۔

پس شما وتما ماہم مجلس تاثر لازم است کہ اقوال این وآن را تعقیب وسند نکنید وبر مجذوبین سوءظن نہ نمائید اگر کدرم مسئلہ درالنجاہ درباره سلوک در محفل ذکر ویا سائر امورات طریقت عارض گردید بشکل استفتاء درقہ را ارسال نمائید نہ بصورا اعتراض برسالکین والسلام آفتاب نہ مجرم ارکسی بینا نیست

فقیر سیف الرحمٰن

اخذ نادہ پراچہ

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد الیتوم ہزاروی نائب مہتمم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور

استاذ العلماء علامہ مفتی عبد اللطیف صاحب مفتی وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الجواب صحیح والمجیب العلامۃ وشیخ الطریقۃ العالیۃ مصیب قد وفق جوابہ بما اجاب شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی فتاوی رضویہ جلد عاشر صفحہ ۱۶۰ الی صفحہ ۱۶۳ قد اجاز الوجد للمحبوبین الصادقین العاشقین مع الاخلاص متمسکا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر بکم برباخنا الجنۃ فارتعوا واجاز التواجد للسالکین وساغ الصادقین السالکین مسلک الاقتداء بالعاشقین مستندا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم و بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا ۔ انتہیٰ ۔ اما من فعل ہذا الجواب ہی محور وذکر فی الاخیرۃ انہ کثیرۃ ومن اباحہ من المشائخ فذلک الذی صارت حرکاتہ کحرکات المرتعش ۔ اللہم اجعلنا من الصادقین ولا تجعلنا من الغافلین برحمتک یا ارحم الراحمین وبحرمۃ نبیک سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فقط واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ کذالک واللہ اعلم بالصواب

مفتی عبد اللطیف عفی عنہ
جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور

۲۳-۶-۸۹

Marfat.com

اولاً ثبوت جذبہ کہ در کتب شریعت مرقوم است مطالعہ نمودہ باشید از الفاظ مکتوب تان معلوم می شود کہ شما جذبہ را قائل ہستید و آنرا تسلیم میکنید و اما در تجاذب کہ بہ اختیار (باشد) داشتباہ دیا انکار دارید۔ مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء انقسام است تا آنان وضاحت کامل بدست آید پس تجاذب بر دو نوع است اول آنکہ مقصد آن شخص از آن تجاذب خودنمائی باشد در حرمتش آن شکی نیست دوم مقصد آن شخص تشبہ با آن نیکان کہ حالت بذار ادارا ہستند باشند ایضاً محمود است چنانچہ در حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ طبع مکتبہ نوریہ رضویہ (ص ۵۲۵) چنین مرقوم است۔

ولا شکران التواجد وھو تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان
یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی و
ھو جائز بل مطلوب (شرعاً قال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم رواہ الطبرانی الاوسط عن حذیفۃ
بن الیمانی رضی اللہ عنہ وانما کان المتشبہ بالقوم لان تشبہ
بھم یدل علی حبہ ایاھم ورضاہ بحالھم وافعالھم ۱۲ حدیقۃ الندیہ
ص۔

پس جناب مولوی صاحب شما از ین مجذوبین ایا سوال نموده اید کہ این اضطراب و کیفیت شان بی اختیار است دیا با اختیار اگر آنہا بالفرض گفتہ باشد کہ بہ اختیار چنین می کنیم ایا شما از آنہا سوال نمودہ ئی کہ درین اضطراب و حال کہ اختیار میکنید خودنمائی مقصد تان است و یا تشبہ بعمل صالحین اگر آنہا ئی گفت خودنمائی مقصود مایان است بعداً بر ایم از خودنمائی و خودستائی شان احوال ارسال می کردید اگر آنہا چیزی را از اختیارکاری و خودنمائی نگفتہ باشد پس شما را اگر بسبب الہام و یا از طریق کشف و شہود معلومات خودنمائی آنہا شدہ باشد چرا در ورقہ تان تحریر نکردہ بلو دید۔ اگر خود آنہا ہم از خودنمائی چیزی نگفتہ باشند و شما ہم از طریق الہام و کشف معلومات ندارید یا از طریق علم غیب عطائی معلومات دارید پس ہرگاہ کہ ہیچ دلیل و حجتی بر آنہا ندارید پس جناب شما بآنہا سوء ظن نمودہ اید و آن گناہ و معصیت است

marfat.com
Marfat.com

نقل سند خلافت:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی نور قلوب العارفین بانوار التجلیات والواردات وعطر مشام المشتاقین بنفحات الانس والمشاهدات والصلوٰة والسلام الزاکیات النامیات علیٰ اشرف الموجودات وعلیٰ آله و اصحابه الذین استفادوا بصحبته اعلی المقامات والکرامات.

وبعد: فیقول الفقیر الی الله العلی القدیر محمد هاشم بن محمد وزیر (قدس الله سرہٗ) انّ الاخ البار الصالح اخوندزاده سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز لما اخذ عنی الطریقة النقشبندیة واتم جمیع اسباقها و وصل الی مرتبة الحضور والولایة ورأیته اهلاً لارشاد المسترشدین ثم لما وجدته ذا استعداد قوی لا یشارکه غیره بین الخلان فاجزته حینئذٍ بعد عدة سنوات اجازة مطلقة وهو الآن کالشمس فی منتصف النهار و لا یخالفه الا من انطمس بصیرته فمقبوله مقبولی و مردوده مردودی، والله ولی التوفیق والسداد و منه الهدایة والارشاد.

۲۴ جوزا سنه ۱۳۴۴ هـ ش

۱۰ محمد نعیم کنزمان

۱۱ محمد نعیم اخوندزاده

۱۲ عبدالباسط برادر اخوندزاده و ممارک ۵

۱۳ محمد حسن و عبدالرحمن

۱۴ محمد صادق برادر اخوندزاده مرتب مبارک ۵

۱۵ محمد ولی پسر محمد هاشم اخوندزاده

۱۶ عبدالرحمن ۸ فرزند عبدالحکیم اخوندزاده

۱۷ محمد هاشم بن محمد وزیر

۱۸ محمد نعیم کنزمان

۱۹ محمد نعیم اخوندزاده

۲۰ عبدالباسط برادر اخوندزاده و ممارک ۵

۲۱ محمد حسن و عبدالرحمن

۲۲ محمد صادق برادر اخوندزاده مرتب مبارک ۵

۲۳ محمد ولی پسر محمد هاشم اخوندزاده

۲۴ عبدالرحمن ۸ فرزند عبدالحکیم اخوندزاده

۲۵ محمد هاشم بن محمد وزیر

۲۶ محمد نعیم کنزمان

۲۷ محمد نعیم اخوندزاده

۲۸ عبدالباسط برادر اخوندزاده و ممارک ۵

۲۹ محمد حسن و عبدالرحمن

۳۰ محمد صادق برادر اخوندزاده مرتب مبارک ۵

۳۱ محمد ولی پسر محمد هاشم اخوندزاده

۳۲ عبدالرحمن ۸ فرزند عبدالحکیم اخوندزاده

Marfat.com

شما یا نزا بر آن توبہ وندامت لازم است۔ وایضاً شما تحریر کردہ بودید۔ کہ بروی اظہار جذبہ بر دستہا سینہ کوبی کنند۔ جناب مولوی صاحب بعض مجذوبان وصوفیائے کرام را حالاتی پدید آمدہ است کہ خود ہا را بہ شلاق می زدند وجامہا می دریدند ولبسا حالات مختلفہ چنانچہ در حدیقہ الندیہ مرقوم است۔

ذکر الیافعی عن بعضهم قال رایت الشبلی قائما یتواجد وقد خرق ثوبه وهو یقول۔

۱۔ شققت ثوبی علیك حقاً ۔۔۔ وما الثوب لی اردت خرقاً

۲۔ اردت وقلبی فصاد فتنه ۔۔۔ یدای بالجیب ازیرقا

۳۔ لو کان قلبی مکان جیبی ۔۔۔ لکان للشق مستحقا

وروی الیافعی فی امالیه بسنده الی سمنون کان جالسا علی الشط وبید قضیب فضرب به فخذه وساقه حتی تبدد لحمه وهو یقول۔

کان لی قلب اعیش بـه ۔۔۔ ضاع منی فی تقلبه

رب فارددہ علی فقد ۔۔۔ ضاق صدری فی تطلبه

واغث مادام بی رمق ۔۔۔ یا غیاث المستغیث به ص ۵۲۴ ج ۲

پس محترما چنیں بی اختیاری ہا در حالت کمل اولیاء واسلاف صوفیائے کرام پدید آمدہ است پس شما چرا آزردی منع این حالت دارید واین حالت را باعث تنفر عوام می دانید وحال آنکہ در حق مانع ایں حالت در حاوی للفتاوی طبع مکتبہ نوریہ رضویہ ص چنین مرقوم است

مسئلة۔ فی جماعة الصوفیة اجتمعوا فی مجلس ذکر ثم ان شخصاً من الجماعة قام من المجلس ذاکراً واستمر علی ذالك لو آوہ حصل له فعل له فعل ذلك سواء کان باختیاره ام لا وهل لاحد منعه وزجره عن ذلك؟ الجواب لا انکار علیه فی ذلك وقد سئل عن هذا السوال لعینه شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی فاجاب بانه لا انکار علیه فی ذالك ولیس لمانع التعدی بمنعه ویلزم المتعدی بذلك التعذیر وسئل عنه العلامة وجیه الدین الاہنا سی فاجاب

marfat.com

Marfat.com

عکس مکتوب گرامی
سیدنا مولانا محمد ہاشم سمنانی قدس سرہٗ

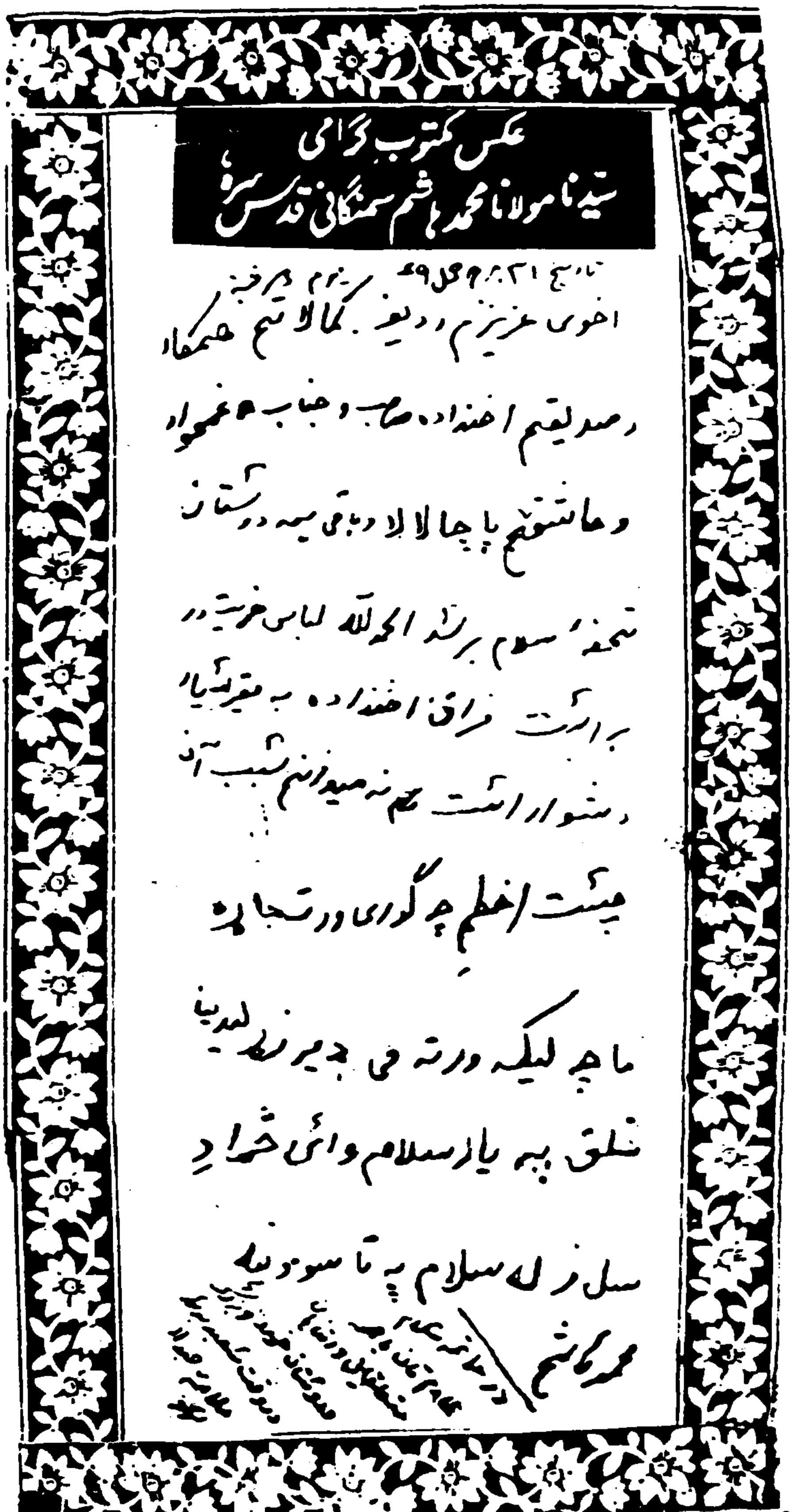

Marfat.com

یمثل ذالك وزارات صاحب۔ الحال مغلوب والمنکر محروم مازاق لذة التواجد ولاصفاله المشروب الی ان قال فی اخرجوابه وبالجملة فاسلاته فی تسلیم حال القوم۔ واجاب ایضاً بمثل بعض آئمه الحنفیة المالکیه کلهم کیتوا علی هذا السوال بالموافقة من غیر مخالفة ۱۲ حاوی للفتاوی۔

وعلاوه ازآن اگر در حالت ذکر جذبه و وجد کدام کلمات از زبان مجذوبین صادر می شود۔ معفو وآن عین ذکر است مثل آه و اُوه چنانچه در انوار القدسیه مرقوم است۔

وقال سیدی یوسف العجمی رحمة الله علیه وهاذکره من اداب الذکر محله فی الاذکار السواعی المختار، اما مسلوب الاختیار فهو مع ما یرد علیه من الاسرار فقد یجری علی لسانه:۔ الله، الله، الله، الله۔ اوهو هو، اولا لا اوآ آ آه آه اوعا عا عا اوآ آ آ اوه ه ه اوها ها ها اوصوت بغیر حرف او تخبیط وادبه عند ذلك التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فادبه السکوت من غیر تعول انوار قدسیه صـ ۳۹ ج ۲

وایضاً محترم مولوی صاحب۔ جلد اول حدیقه الندیه صـ ۲۴۲ ج کله در مورد انکار بحثی دارد ایضاً مطالعه فرمایند وایضاً در جلد دوم صـ ۵۲۴ ج ۲ مرقوم است۔

خان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمه القراء الصادقون فی هذا الزمان ویعدّه کما کانوا یعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وهدایته واتر وفیق من الله تعالی وعنایة۔

این صفحه را نیز مطالعه فرمایند۔ وایضاً شما در ورقه تان تحریر نموده بودید که سندهای شما را بهر کس می نمایید۔ جناب مولوی صاحب خلعتهای خویش را کرمن مندمید هم آن سند کمال؛ سبق های شما ن طریقه؛ است مقصود آن نیست تا مردم بیایند به آن سند را ستگیران و اصل کمال طریقت ما از دروغ گریان تشخیص و امتیاز دهند زیرا که سبب ازاده افاده و استفاده پوشیده

marfat.com
Marfat.com

به صدیق من مولوی محمد عابد حسین سبقی لاهوری صدور یافته، در جواب سوالیکه نمودند
که شیخ الحدیث صاحب فیصل آباد بعض مریدان را که در دورهٔ حدیث شامل شدند، در مسئلهٔ اعتجار
تشریف میکنند:

بسم الله الرحمن الرحیم ط

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ط

بعد از ایصال تحفهٔ تسلیمات مشهود خمیر شما و همه یاران آنجا، میدارم، گرامه فرخت آمود شما
نوشته بودید که یک عده طلاب، مریدات در فیصل آباد، دورهٔ حدیث میکنند و شیخ الحدیث
صاحب آنجا، به شب اعتجار، آنها را هدف تیر اعتراض قرار داده اند، و اعتجار را
اینچنین تفسیر میکند، که هر آینه بالای قلنسوه، خرقه، بوده باشد، ورنه عقب مُعجرین
اقتداء مکروه تحریمی است. بلکه اضافه میکند که نماز خلف ایشان اصلاً جائز نیست، و اعادهٔ
نماز را ضروری شمرده اند. مخفی نباید گذاشت که در مرتبهٔ تخت سوال خویش، از اعتجار مفهوم
مخالف گرفته است. یا اینکه شروط باب بوده باشد، ورنه، مرسوله شیخ الحدیث صاحب بر علیه
خود وی حجت ملزمه بر طلاب را دلیل برتر است، لیک از کتاب عبارات آن مسائل
میکنم، و عنان خامه مقطوع اللسان را جواباً، بحوالهای کتب معتبره، و متداول اهل عصر، و الهاً
معنی اعتجار، مصروف میدارم تا مفهوم گردد که اعتجار چه معنی دارد، و کدام مقصود از آن مراد است:

۱- از مجامع تبرکات که در مشجه جامع شاهی لاهور مخطوط گذاشته شده است قلنسوهٔ شریفه و عمامهٔ
مبارکهٔ صلی الله علیه وسلم است که قلنسوه شریفه میان تکویر عمامه شریفه قرار دارد، خود بگوئید که بالای
قلنسوهٔ شریف صلی الله علیه وسلم کدام خرقه دیده میشود؟ بلکه لاجار بگوئید که دیده نمیشود، تنها باید گفته
شود که این اعتراض شیخ الحدیث صاحب، در دو حالت از یکی خالی نباشد، یا انکار دارند که
آن تبرکات را اصل صحیح قائل نباشد، پس در صورت مستلزم غدر خود شان میگردد، که
گویا عالم را باین تبرکات می فریبند،
دوم اینکه معتقد باشد که این تبرکات، دارای اصل صحیح بوده باشد که متواتر شا، قرناً بعد قرن
بنقل متواتر تا این عصر باقی مانده است، و همین منوال تا آخر الدهر پاینده خواهند ماند
پر گاه صورت دومین را حقیقت و اصلیت قائل باشد، پس در این صورت این اعتراض
سراپا جهل و عصبیت و زلت حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم تعدی میکند العیاذ بالله
من ذالک، و لابد ان الحاق نقص یتعدی، و ان الحاق النقص لحضرة الانبیاء علیهم
السلام و الصلوات کفر، نعوذ بالله من الکفر، و الاعتساف، زیرا شیخ الحدیث صاحب
احادیث را که خلاف مذهب خود شان تعارف میباشد، و این دانش و بینش به

Marfat.com

نمانده و مردم از خلفای این فقیر حصول این نعمت عظمیٰ نمایند۔ و ایضاً شما تحریر نموده بودید که خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش رح گفته کہ توجہ و جذب برحق است ولیکن این سینہ کوبی مثل شیعہ چیست۔ جناب مولوی صاحب گفتہ خطیب مذکور ازین جہت قابل شنیدن نیست زیرا کہ مذکور درین راہ اُمی و نابینا است اگر جمعی از نابینایان از وجود کوہ ہا و آفتاب وغیرہا انکار کنند بزعم خودشان است نہ بحجت بدیگران پس خطیب صاحب۔ مذکور کہ نابینای این راہ است کردم اقوال کہ از زبانش شنیدہ شدہ است دران معذورش می شمارم و علاوہ ازان خطیب مذکور تشبیہ مجذوبانہ و سینہ کوبی با فساق و گمراہان کہ اہل تشیع است نمودہ پس مذکور مصداق وعید این حدیث شریف است۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک۔

پس شما و تمامًا ہم مجلس تانر لازم است کہ اقوال این و آن را تعقیب و سند نکنید و بر مجذوبین سوءِ ظن نہ نمایید اگر کدرم مسئلہ در ایں بارہ سلوک در محفل ذکر و یا سائر امورات طریقت عارض گردید بشکل استفتاء در قہ را ارسال نمایید نہ بصورت اعتراض بر سالکین والسلام آفتاب نہ مجرم ارکسی بینا نیست

فقیر سیف الرحمٰن

اخندزادہ پراچہ

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد الیتیم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور

استاذ العلماء علامہ مفتی عبد الطیف صاحب مفتی و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب صحیح والمجیب اللہ تعالیٰ و شیخ الطریقۃ العالیۃ منصب قدس سرہ الشریف جواب باصواب شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد سادس صفحہ ۱۶۰ الی صفحہ ۱۶۳ قد اجاز الوجد الخلوتیین الصادقین العاشقین مع الاخلاص متمسکا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض الجنۃ فارتعوا قالوا وما رياض الجنۃ قال مجالس الذكر فان لله سيارات من الملائكة تبتغي مجالس الذكر فاذا اتوا عليهم حفوا بهم فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء الصادقين السالكين مسلك الاقدمين والعاشقين مستمعين لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فہو منہم و بحدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا۔ انتہیٰ۔ اما من فعل ہذا ریاء و سمعۃ فحرام قطعی و جریمۃ فاحشۃ کما فی انصاب الاحتساب باب سادس۔ تاتار خانیہ فتاویٰ غیاثیہ۔ حل بجواز الرقص فی السماع الجواب ہو محمول و ذکر فی الاخرۃ انہ کبیرۃ و من اباحہ من المشائخ فذلک الذی صارت حرکاتہ کحرکات المرتعش۔ اللہم اجعلنا من الصادقین ولا تجعلنا من الغافلین برحمتک یا ارحم الراحمین و بحرمۃ نبیک سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین فقط واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ کذالک واللہ اعلم بالصواب

مفتی عبد الطیف

جامعہ نظامیہ رضویہ

۱۶.6.89

Marfat.com

ورق

نسبت عرض معصومۂ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در ذات خود لسا مستقبح ومستکرہ شمردہ میشود، کلمۂ تخرج من افواہہم، فیالیت شعری ماحملہم علی التفوہ بامثال ہذہ الکلمات الصریحۃ فی خلاف الشریعۃ:

۲:- رسالۂ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب ثم خلاصۃ الفتاوی در صفحہ ۱۵۳ تالیف تلمیذہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالف مزعوم شیخ الحدیث صاحب باین نہج بیان فرمودہ میگوید کہ کلاہ بردو نوعست یکی (لاطیہ) دوم (ناشرہ)

لاطیہ۔ آنرا گویند کہ بسر متصل باشد۔ وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر سر مبارک نہادہ است:

و(ناشرہ) آنست کہ متصل بسر نباشد بلکہ افراشتہ باشد۔ وآن طاقیہ سیاہ است کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمتر بر سر مبارک نہادہ، وبعضی مشائخ بر سر می نہند جائز است صفحہ ۱۵۴۔ واین تلمیذہ مبارک بہ جہانیان معلوم است کہ زیر علیہ آن کدام خرقہ پیچانیدہ شدہ، ونہ بالای آن کدام نوع عمامہ دیدہ میشود۔

۳:- براہیم کراہت اعتجار یک قول علامہ احمد طحطاوی علی مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح را بعم خود بحث گرفتہ است وآن الفاظ اینست، ای لف العمامۃ حول الرأس وابداء الہامۃ کما فی الظہیریۃ فقولہ ترک وسطہا مکشوفا راجع الی تقیید الشرح ایضاً والمراد أنہ مکشوف عن العمامۃ، لا مکشوف اصلاً لأنہ فعل مالا یفعل ص۱۹۲ طحطاوی واین قول طحطاوی کہ (مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف اصلاً) مخالف کتب معتبرہ است ومعروف بین علماء ازین قرار است کہ کدام مسئلہ وحکم علامۂ طحطاوی موافق کتب معتبرہ باشد مقبول است ومخالف آنرا متروک العمل باید شمرد، کما قال علماؤنا، مثل مولوی عبد الحئی زعفرانی، وعلامہ شیخ حسن بن عمار بن علی الوفائی الاخلاطی المصری الشرنبلالی الفقیہ الحنفی الوفائی در مصنفہ خویش نور الایضاح چنین تفصیل کردہ است والاعتجار وہو تشد الرأس بالمندیل وترک وسطہا مکشوفا ص۱۹۷ نور الایضاح شیخ یمتح بہ من العرق وغیرہ ۱۲

ایضاً مراقی الفلاح مینویسد، وکرہ الاعتجار وہو تشد الرأس بالمندیل او تکویر عمامتہ علی رأسہ۔ وترک وسطہا مکشوفا: ص۱۹۲

قیل ان ینتقب بعمامتہ فیغطی أنفہ لنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاعتجار فی الصلاۃ۔

بقیہ بہ ص۔

Marfat.com

نقل سند خلافت :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بانوار التجلیات والواردات وعطر مشام المشتاقین بنفحات الانس والمشاهدات والصلوٰة والسلام الزاکیات النامیات علی اشرف الموجودات وعلی آله و اصحابه الذین استفادوا بصحبته اعلی المقامات والکرامات.

وبعد، فیقول الفقیر الی اللہ العلی القدیر محمد هاشم بن محمد وزیر (قدس اللہ سرہٗ) ان الاخ البار الصالح اخوندزاده سیف الرحمن بن قاری سرفراز لما اخذ عنی الطریقة النقشبندیة واتم جمیع اسباقها و وصل الی مرتبة الحضور والولایة ورأیته اهلاً لارشاد المسترشدین ثم لما وجدته ذا استعداد قوی لا یشارکه غیره بین الخلان فاجزته حینئذٍ بعد عدة سنوات اجازة مطلقة وهو الان کالشمس فی منتصف النهار و لا یخالفه الا من انطمس بصیرته فمقبوله مقبولی و مردوده مردودی، واللہ ولی التوفیق والسداد و منه الهدایة والارشاد.

"۲۴ جوزا ۱۳۴۴ھ"

۱۰ محمد اقبال از وزیرستان

۳۰ حافظ عبد الباسط صاحب خلف الرشید حافظ عبد الحمید صاحب مرحوم

۱۳۱ مرزا محمد حسن صاحب مرحوم

۴۰ سید احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت مولانا شاہ رسول صاحب مرحوم

۵۰ حافظ محمد صادق صاحب برادر حضرت اخوندزاده صاحب مرحوم

۶۰ مولوی سید محمد صاحب مرحوم

۷۰ [illegible]

۸۰ [illegible]

marfat.com
Marfat.com

۳۵

اعتجاری کہ مزعوم شیخ است عکس مفاہیم اکثر لغات وکتب متداول فقہ حنفیہ است در المنجد
ص ۴۹۸ اعتجار: باین معنی مذکور است: العمامۃ فی الرأس من غیر ادارۃ
تحت الحنک؛
و صاحب خلاصۃ الفتاوی در ص ۵۷ چنین مینویسد ویکرہ ان یصلی وھو معجر
و ھو أن یشد العمامۃ حول راسہ ویدع ھامتہ کما یفعلہ النطارۃ
وکبری در ص ۳۴۴ تعریف اعتجار را باین الفاظ میکند ویکرہ الاعتجار، وھو ان یلف
بعض العمامۃ علی راسہ ویجعل طرفا منہ۔ ای من الثوب الذی یلف لبعض
عمامۃ: ای ویترک طرفا من العمامۃ شبہ المعجر۔ الکائن للنساء یلف
حول وجھہ۔ المعجر۔ بوزن منبر۔ ثوب تلفہ المرأۃ علی راسھا وقال
بعضھم۔ الاعتجار۔ أن یشد حول راسہ۔ ای دائر راسہ بالمنادیل ونحوہ
ویبدی ای یظہر (ھامتہ) ای علی راسہ وھذا ھو المذکور فی فتاوی
قاضی خان، والخلاصہ وغیرھما وھو الموافق لاعتجار المرأۃ بالمعجر
الذی تلفہ حول راسھا وربما یکون وجہ کراھۃ التشبہ بالمرأۃ
اوکشف وسط الرأس لکونہ فعل الجفاۃ من الأعراب ص ۳۴۴ کبری رحمیہ
الصلوۃ۔
و فتاوی ودودیہ در ص ۱۸۱ ج ۱ نیز چنین الضاح کردہ است، کہ اعتجار این را
گویند کہ عمامہ را بر سر پیچانده باشد، ومیان آن را، خالی گذاشتہ باشد کہ
زیر عمامہ، ملاہ، یا چیزی دیگری نباشد ص ۱۹۱ ج ۱،
فان شئت زیادۃ الاطلاع فارجع الی عالمگیری، والشامی وغیر ذالک۔

پس چون اثبات جواز ثابت واضح ولائح گشت کہ کتب معتبرہ متداولہ فقہ حنفیہ از
این مسئلہ اعتجار مملو ومشحون است، کہ مخالف مزعوم منظور شیخ الحدیث مناسب حال
نقہ بود

Marfat.com

عکس مکتوب گرامی
سیدنا مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس سرہٗ

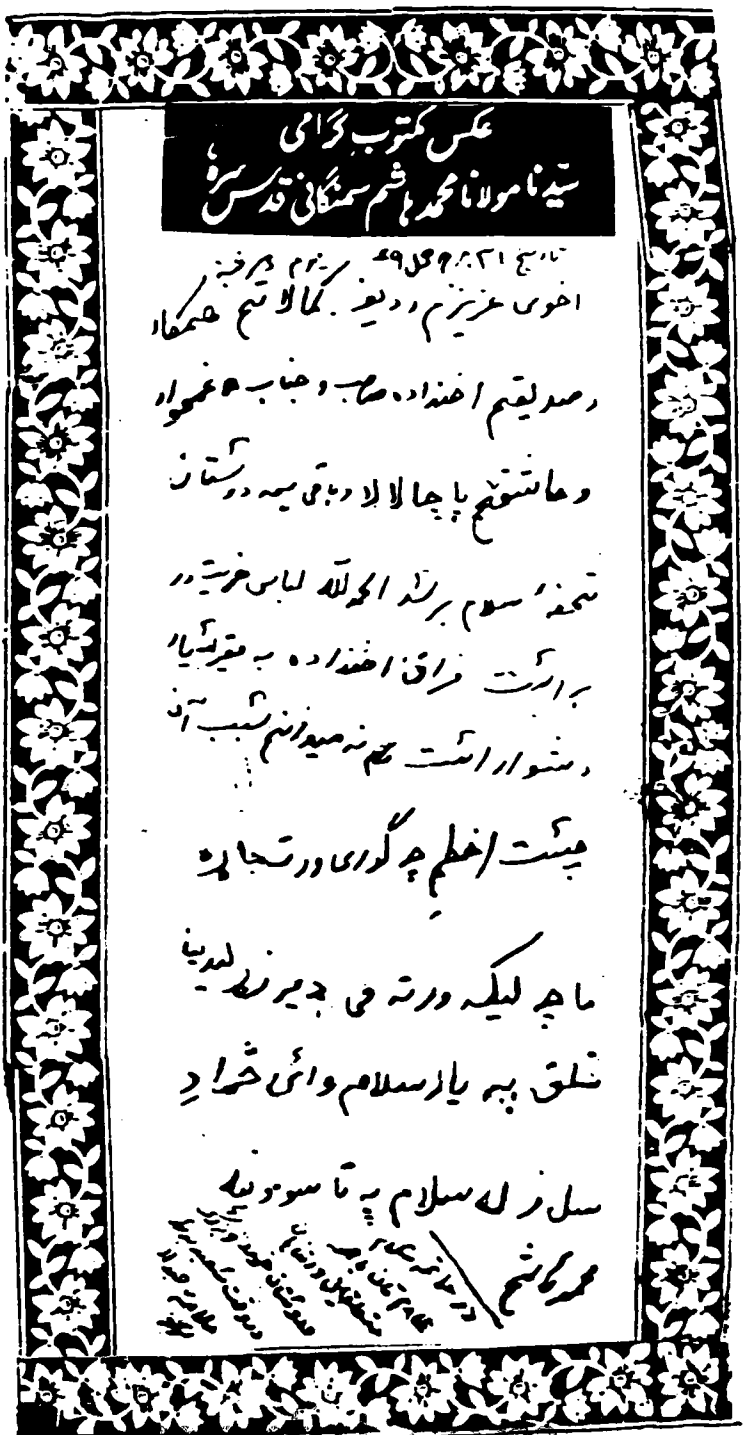

Marfat.com

(ورق چہارم)

لاچار خود را هدفِ سترِ ملامت گنانیده است ، قول یک کتاب طحطاوی در مقابل. کتابِ نور الایضاح ، و مراقی الفلاح ، و حلبی کبیر ، و خلاصة الفتاوی و قاضی خان ، و رد المحتار ، و عالمگیری ، و فتاوی ودودیه ، چگونه مقابله کردن بتواند ، بملحوظ ، لِلعاقلِ تکفیه الإشارة ، بقدرِ فهم مخاطب از طوالتِ کلام مسامحت مینمایم . گوید :

مردم اندر فکرتِ درکِ درست + اینکه من گفتم بقدرِ فهم تست +

باعتبارِ جریانِ سُنّةُ اللّٰه ، در هر عصر ، و در هر ، دار ، و دیار ، عنادِ علماءِ ظواهر وغیره منکرین ، با فقراء اهلُ اللّٰه تعالٰی ، کائن ، و از شریعتِ منیرتِ قافلهٔ وصولِ این خاندان ، بنانِ خویشرا ، بدندانِ حسرت می گزند ، و بیخزند ، ازین ، که مذمتِ اغیار ، باعث حسنِ و جمالِ اهلُ اللّٰه ، و سببِ مزیدِ ترقیاتِ الیشانست و سینهٔ اهل اللّٰه از کینِ ، اغیار ، صاف ، و شفاف است ، بیت

صورتِ نبستِ سینهٔ ما ، کینه از کسی + کآئینه هرچه دید فراموش میکند +

علاوه برین حضرتِ شیخ الحدیث صاحب خوب متوجه شود ، و بدیدهٔ سر ببیند که آیا اولادانِ معنویهٔ ما به ظاهر شریعت آراسته اند ، و یا تلامذهٔ دیگرِ آن مدرسه ، و آیا بواطن اینها ، بانوارِ طریقت پیراسته اند ، و یا دیگر تلامذهٔ آن دارالعلوم ، که آنها قدم بسلوک نگذاشته اند .

و ببیند که آشفتهٔ عشقِ الٰهی کیانند ، درد ، و سوز ، و گداز ، در کدام جانب کائن هست ،

بالجمله حسنِ مجملِ اعمالِ حسنه هست نمی سزد که

بقیه بر صه ۵

Marfat.com

به صدیق من مولوی محمد عابد حسین سیفی لاهوری صدور یافته، در جواب سوالیکه نموده بود
که شیخ الحدیث صاحب فیصل آباد بعض مریدان را که در دورهٔ حدیث شامل شده، در مسئلهٔ اعتجار
شرزنش میکنند:

بسم الله الرحمن الرحیم
نحمده ونصلی علی رسوله الکریم
بعد از ایصال تحفهٔ قبلیات مشهود ضمیر منیر شما و همه یاران آنجا، میدارم که نامهٔ فرخنده آمود شما
نوشته بود دید که یک عده طلاب، مریدات و فیصل آباد، دورهٔ حدیث میکنند و شیخ الحدیث
صاحب آنجا، به سبب اعتجار، آنها را هدف تیر اعتراض قرار داده اند، و اعتجار را
اینچنین تقریر میکنند، که هر آنینه بالای قلنسوه، خرقه، بوده باشد، ورنه عقب شعرین
اقتداء مکروه تحریمی است، بلکه اضافه میکنند که نماز خلف ایشان اصلا جائز نیست، و اعادهٔ
نماز را ضروری شمرده اند. مخفی نباید گذاشت که در مرتبهٔ تحقیق سوال خویش، از اعتجار مفهوم
مخالف گرفته است، یا اینکه شروط بوده باشد، ورنه، مرسوم شیخ الحدیث صاحب بر علیه
خود وی حجت لازمه، و طلاب را دلیل برتر است، لیک از کتابات عبارات آن مستحب
میکنم، و عنان خامه مقطوع اللسان را جواباً، بحوالهای کتب معتبره، و متداول اهل عصر، وانما
معنی اعتجار، معروف میسازم تا مفهوم گردد که اعتجار چه معنی دارد، و کدام مقصود از آن اراده است
از رجاج تبرکات که در مسجد جامع شاهی لاهور محفوظ گذاشته شده است قلنسوهٔ شریفه و عمامهٔ
مبارکهٔ صلی الله علیه وسلم است که قلنسوهٔ شریفه بیان تکویر عمامهٔ شریفه قرار دارد، خود بگوید که بالای
قلنسوهٔ شریف صلی الله علیه وسلم کدام خرقه دیده یا شنوده بلکه لاجار بگوید که دیده نیشنوده، تنها باید گفته
شود که این اعتراض شیخ الحدیث صاحب، در دو حالت از یکی خالی نباشد، یا انکار دارند که
آن تبرکات را اصل صحیح قائل نباشد، پس در صورت مستلزم غدر خودستان میگردد، که
گویا عالم را باین تبرکات می فرمینه
دوم اینکه معتقد باشد که این تبرکات، دارای اصل صحیح بوده باشد که متواتر شان، قرناً بعد قرن
بنقل متواتر تا این عصر باقی مانده است، و همین منوال تا آخر الدهر پاینده خواهد ماند
بر گاه صورت دوم را حقیقت و اصلیت قائل باشد، پس در این صورت این اعتراض
مرا لیه حجت در عصمت و نزاهت حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم تعدی میکند العیاذ بالله
من ذالك، و لابد ان الحاق نقص است، وان الحاق النقص لحضرة الأنبیاء علیهم
السلام و الکرام کفر، فنعوذ بالله من التعصب و الاعتساف، زیرا شیخ الحدیث صاحب
اعتجار را که تعریف کرده است خالی از شعار فیه نباشد، و این دانش و بینش به

marfat.com
Marfat.com

کہ یک عالم بزرگ باتلاء حَبطِ اعمال مُبتلا گردد، و بہ اشتعال آتش حسد مسئلۂ شرعیہ را، إتباعاً لغرض النفس حیلہ بسازد طعنِ معاندین مانع قافلۂ وصول بمنزلِ مقصود نگردیدہ اند و نہ از نفائس نفیس فقرا چیزی را کاستہ میتوانند،

گر بدی گفت ترا دشمن دون باکی نیست + سنگِ بد اصل کجا قیمتِ گوہر شکند +
بس نہ النست کہ او مرتبۂ زر شکند + طعنِ خفاش کجا رونقِ خورشید برد +

اسوۂ علماء و شیوخ صوبۂ پنجاب، لاہور، باین فقیر پوشیدہ نماندہ است کہ اغلب آنہا سنیتِ عامہ را مردہ ساختہ اند -

گفتہ میشود کہ

۱- در وقتِ آدای نماز، استفادہ، از تکویر منديل میکنند، و این نزد فقہاء اخیار و برخی دیگری از عمامۂ افگندہ شدہ، در محراب، استفادہ میکنند:

۲: چہ خواص، چہ عوام، بہ امراض اسبال مُبتلا ستند کہ وعیدِ موعودہ، در احادیث وارد موجود است کہ بعضی ازان، این الفاظ ملخص ذکر میشود، کہ

وما دون ذالك ففی النار، ففی النار، ففی النار، الحدیث

۳: خواص و عوام در ہمہ نماز، تنخنح میکنند کہ بدونِ عذرِ شرعی، فساد را در صلوٰۃ إفادہ میکند:

۴: بدنِ غیر مخروشِ خویش را، بیباکانہ می خارند، کہ فسادِ اعمالِ صلوٰت در آن زیادہ - مُحتمل است:

اگر این إمانت را، احیاءِ سُنّت می پندارند، فَحَاشَا وَكَلَّا -

موتِ سنن را احیاء سُنن پنداشتن کارِ أحوالان و مُظلمِ النظرانست -

۵- اکثر خواص و عوام صوبۂ پنجاب و سند، بمرض حُرمت خضاب سیاہ گرفتار ستند، و از حرمتِ آن نمی اندیشند - علامہ عبد الحی لکھنوی در مصنفۂ خویش مجموعۃ الفتاوی حرمتِ آنرا چنانچہ بیان میکند -

بقیہ در صفحہ

Marfat.com

فصل ۲

نسبت عرض معصومۂ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در ذات خود بسا مستقبح و مستنکرہ شمردہ میشود، کلمات تخرج من افواھھم، فیالیت شعری ماحملھم علی التفوہ بامثال ھذہ الکلمات الصریحۃ فی خلاف الشریعۃ:

۲:- رسالۂ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب ثم خلاصۃ الفتاوی در صـ۱۵۲ تالیف قلمنوہ صلی اللہ علیہ وسلم مخالف مزعوم شیخ الحدیث صاحب باین ہج بیان فرمودہ میگوید کہ ثلاثہ بردہ نوعست یکی (لاطیہ) دوم (ناشرہ)

لاطیہ، آنرا گویند کہ بسر متصل باشد، وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسر مبارک نہادہ است:

و(ناشرہ) آنست کہ متصل بسر نباشد بلکہ افراشتہ باشد، وآن طاقیہ سیاہ است کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمتر بسر مبارک نہادہ، وبعضی مشائخ بر سر می نہند جائز است صـ۳۰۴ واین قلنسوہ مبارک بہ جہانیان معلوم است کہ نزد علیہ آن کدام خرقہ پیچانیدہ شدہ، ونہ بالای آن کدام عمامہ دیدہ شود

۳:- بر تحریم اعتجار یک قول علامہ احمد طحطاوی علی مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح واز خود چیزی گرفتہ است وآن الفاظ اینست، ای لف العمامۃ حول الرأس وابداء الھامۃ کما فی الظھیریۃ فقولہ ترک وسطھا مکشوفا راجع الی التقیید الشرح ایضاً والمراد أنہ مکشوف عن العمامۃ، لا مکشوف اصلاً لأنہ فعل مالا یفعل صـ۱۹۲ طحطاوی واین قول طحطاوی کہ (مکشوف عن العمامۃ لا مکشوف اصلاً) مخالف کتب معتبرہ است ومعروف بین علماء ازین قرار است کہ کدام مسئلہ وحکم علامہ طحطاوی موافق کتب معتبرہ باشد مقبول است ومخالف انرا متروک العمل باید شمرد، کما قال علماؤنا، مثل مولوی عبد الحی زعفرانی،

وعلامہ شیخ حسن بن عمار بن علی الوالالخلاص المصری الشرنبلالی الفقیہ الحنفی الوفائی در مصنفہ خویش نور الایضاح چنین تفصیل کردہ است

والاعتجار وھو تشد الرأس بالمندیل وترک وسطھا مکشوفا صـ۱۹۲ نور الایضاح شیخ شیخ بہ بن العرق وغیرہ ۱۲

ایضاً مراقی الفلاح مینویسد، وکرہ الاعتجار وھو تشد الرأس بالمندیل او تکویر عمامتہ علی رأسہ - وترک وسطھا مکشوفا: صـ۱۹۲

قیل ان ینتقب بعمامتہ فیغطی أنفہ لنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الاعتجار فی الصلاۃ،

بقیہ بر صـ

marfat.com
Marfat.com

بقیہ ... ورق ۱۰

استفتاء : خضاب کردن موی سفید ریش از وسمہ سیاہ حرام محض است و مرتکب آن صریح فاعلی است یا مرتکب گناہ کبیرہ بینوا و توجروا ؛

ھو المصوب : خضاب کردن بہ رنگ سیاہ خالص ممنوع و گناہ کبیرہ است ابن حجر مکی در زواجر این را در کبائر شمار کردہ است ازین وجہ کہ در حدیث وارد است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی یعنی در آخر الزمان این چنین مردم خواہند بود کہ خضاب سیاہ خواہند کرد مانند رنگ دانہ کبوتران ایشان بوی جنت نخواہند یافت و طبرانی روایت کردہ است من خضب بالسواد سود اللہ وجہہ یوم القیامۃ یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ کرد بروز قیامت حق تعالیٰ او را سیاہ رو خواہد کرد و ملا علی قاری در شرح شمائل ترمذی می نویسند ذھب اکثر العلماء الی کراھۃ الخضاب بالسواد وجنح الشوری الی انہا کراھۃ تحریم وان من العلماء من رخص فیہ للجہاد ولم یرخص فیہ لغیر ہ انتھی پس از رنگ نیل اگر خضاب سیاہ شود آن ممنوع است مثل اینکہ اول از حنا موہا رنگین کنند بعد ہ استعمال نیل کنند درین صورت سیاہ می شود اگر رنگ سیاہ خالص شود مثلاً با نیل حنا و غیرہ شریک کردہ شود کہ ازان رنگ مائل بسرخی شود پس درست است چنانکہ امام محمد " در موطا می نویسند لا نری بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ بأسا انتھی واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی بر حاشیہ خلاصۃ الفتاوی صہ ۳۵ ج ۴۔

استفتاء : چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ خضاب کردن بچہ چیز مسنون است و از کدام حدیث ثابت است بچیزی کہ مسنون است اگر علاوہ ازان بچیزی دیگر اجازت است پس در کدام حال یعنی شخص بروزگار پیشہ یا ہر شخص را و اگر ممانعت است و در خلاف روی آن کدام نوع عذاب خواہد بود یا از کدام نعیم جنت محروم خواہد ماند صاف صاف پس بہ چہ طور بیان فرمایند و اگر جواز و حرمت آن متفق علیہ یا مختلف فیہ است آن ہم ارقام فرمایند بینوا و توجروا ؛

ھو المصوب : خضاب سرخ یا زرد یا دیگر رنگ بجز سیاہ خالص کردن مستحب است و خضاب نہ کردن و سفیدی قائم داشتن ہم جائز است و خضاب سیاہ کردن ممنوع و گناہ کبیرہ است در فتاوی قاضیخان نوشتہ الخضاب بالحناء حسن انتھی و در صحیح

Marfat.com

۳۰

اعتجاری کہ مذموم شیخ است عکس مفاہیم کتب لغات و کتب متداول فقہ حنفیہ است در المنجد ص ۴۱۸ اعتجار: باین معنی مذکور نیست۔ العمامۃ فی الرأس من غیر ادارۃ تحت الحنک۔

و صاحب خلاصۃ الفتاوی در ص ۵۷ چنین مینویسد و یکرہ ان یصلی وھو معجر و ھو أن یشد العمامۃ حول راسہ ویدع ھامتہ کما یفعلہ النظار اھ

و کبیری در ص ۳۴۲ تعریف اعتجار را باین الفاظ میکند و یکرہ الاعتجار، وھو ان یلف بعض العمامۃ علی راسہ ویجعل طرفا منہ۔ ای من الثوب الذی یلف لبعض عمامۃ۔ ای و یترک طرفا من العمامۃ شبہ المعجر۔ الکائن الناء یلف حول وجھہ۔ المعجر۔ بوزن منبر۔ ثوب تلفہ المرأۃ علی راسھا، وقال بعضھم۔ الاعتجار۔ أن یشد حول راسہ۔ ای دائر راسہ بالمنادیل ونحوہ ویبدی ای یظہر (ھامتہ) ای علی راسہ و ھذا ھو المذکور فی فتاوی قاضی خان، والخلاصہ وغیرھما وھو الموافق لاعتجار المرأۃ بالمعجر الذی تلفہ حول راسھا وربما یکون وجہ کراھتہ التشبہ بالمرأۃ او کشف وسط الرأس لکونہ نعل الجفاۃ من الأعراب ص ۳۴۶ کبیری اھ

و فتاوی ودودیہ در ص ۱۸۱ ج ۱ نیز چنین الضاح کردہ است، کہ اعتجار این را گویند کہ عمامہ را بر سر پیچانده باشد، و میان آن را، خالی گذاشتہ باشد کہ زیر عمامہ، ملاہ، یا چیزی دیگری نباشد ص ۱۸۱ ج ۱،

فان شئت زیادۃ الاطلاع فارجع الی عالمگیری، والشامی وغیرذالک۔

پس چون آفتاب جہانتاب واضح ولائح گشت کہ کتب معتبرہ متداولہ فقہ حنفیہ از این مسئلہ اعتجار مملو و مشحون است، کہ مخالف مزعوم مظنون شیخ الحدیث صاحب

بقیہ پر ہے

marfat.com
Marfat.com

مسلم از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است غیروا ھذا الشیب واجتنبوا السواد یعنی تغییر کنید سفیدی را و اجتناب کنید از سیاہی و در سنن ابی داؤد از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ یعنی در آخر زمان این چنین مردم خواهند بود که خضاب سیاہ خواهند کرد مثل رنگ سینہ کبوتران ایشان نخواهند یافت بوی جنت را و در معجم طبرانی از آن حضرت (ص) مروی است من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ انتھی یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ خواہد کرد روز قیامت روسیاہ مستور خواہد شد و شیخ عبد الحق دہلوی در شرح مشکوٰۃ می نویسند خضاب بحناء باتفاق جائز است و مختار در سواد حرمت است انتھی و خضاب وسمہ اگر بغیر اشتراک حناء وغیرہ باشد کہ از آن سیاہی خالص حاصل نمی شود بلکہ سیاہی مائل بسبزی باشد پس آن درست است چنانکہ امام محمد" در موطای خویش لا بأس بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ بأسا وان ترکہ ابیض فلا بأس بذالک وکل ذالک حسن انتھی اگر بشرکت حناء باشد یا بہ یکدیگر ترکیب کہ از آن رنگ بالکل سیاہ شود آن حرام است واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی برحاشیہ خلاصۃ الفتاوی ص۳۵۱ ج ۴۔

فالأدلۃ فی الإعتماد، والخضاب کثیرۃ ما ذکرت شیئا منہا فان القلیل انموذج الکثیر وما لا یدرک کلہ، لا یترک کلہ بل یذکر بعضہ ولعل المنصف یکتفیہ ھذا، والمتعصب لا یفیدہ الدفاتر والاسفار، فتلک الکلمات فاتوقفا علی صحیفۃ خاطرک لتکون علی بصیرۃ فی المقاصد، وتکون وسیلۃ لدیک المقاصد۔ فانما المسائل بالوسائل، وشرف الانسان بالشمائل، لا بالحلق والحلل:۔

اگر آن قدوہ وقت خویش از صمیم قلب، وصدق نظر، بہ بیند کہ، وفود مردم از اطراف و اکناف بہ خانقاہ فقیر در بارہ، پشاور میرسند بہ عون خداوند یچون ابن غنی [illegible] مروان زمان متداول در ذوات و نہاد شان چہات پیدا میکند، حصول [illegible] علامات

[illegible]

Marfat.com

(ورق چہارم)

لاچار خود را ہدفِ تیرِ ملامت گنانیدہ است ، قول یک کتاب طحطاوی در مقابل کتاب نور الایضاح ، و مراقی الفلاح ، و حلبی کبیر ، و خلاصۃ الفتاوی و قاضی خان ، و رد المحتار ، و عالمگیری ، و فتاوی ودودیہ ، چگونہ مقابلہ کردن بتواند ، بملحوظ ، للعاقل تکفیہ الاشارۃ ، بقدر فہم مخاطب از طوالتِ کلام مسامحت مینمایم ، گویند :

مردم اندر فکرتِ درکِ درست + اینکہ من گفتم بقدرِ فہم اوست +

باعتبارِ جریانِ سُنّۃُ اللہ ، در ہر عصر ، و در ہر دار ، و دیار ، عناد علماء ظواہر وغیرہ منکرین ، با فقراء اہل اللہ تعالیٰ کائن ، و از شریعتِ پیشرفتِ قافلۂ وصولِ این خاندان ، بنانِ خونیشرا ، بدندانِ حسرت می گزند ، و بجزبند ، ازین ، کہ قدرت اغیار ، باعث حسنِ و جمالِ اہل اللہ ، و سبب مزید ترقیاتِ ایشانست در سینۂ اہل اللہ از کین ، اغیار ، صاف ، و شفاف ہست ، بیت

صورت نبستہ سینۂ ما کینہ از کسی + کائینہ ہرچہ دید فراموش میکند +

علاوہ برین حضرت شیخ الحدیث صاحب خوب متوجہ شود ، و بدیدۂ سر ببیند کہ آیا اولادانِ معنویۂ ما بہ ظاہر شریعت آراستہ اند ، و یا تلامذۂ دیگر آنہا ، و آیا بواطن اینہا ، بانوارِ طریقت پیراستہ اند ، و یا دیگر تلامذۂ آن بزرگوار ، کہ آنہا قدم بسلوک نگذاشتہ اند ۔

و ببیند لیشہ کہ آشفتۂ عشقِ الٰہی کیانند ، درد ، و سوز ، و گداز ، در کدام جانب کائن ہست ،

بالجملہ حسد مُحبطِ اعمالِ حسنہ ہست نمی سزد کہ

بقیہ بر ص ۵

marfat.com

Marfat.com

برایش مُتحقق میشود۔ ولطائف قلبی۔ وروحی۔ وسِرّی۔ وخفی۔ واخفیٰ کہ مجموعہ لطائفِ عالمِ اُمر اند، بالطیفۂ نفسی، وقالبی، در اَسرَع ترین وقت مُہذّب واز مقتضائے سعادتِ اُزلی، بدولتِ فناء وبقاء مُشرّف میشوند، وبایک عالَم درد، وسوز، وگداز، واضطراب، معمور الباطن بوطن مألوف خویش مراجعت میکنند کہ لبّ بر وزِ این وجد، وحال، از طرفِ سلاطان مورد تلطّف، واز طرفِ حاسدان، ومنکران، موردِ طعن واقع میگردند،

حقیقتِ احیاءِ سُنّت، وواقعیّتِ اماتِ بدعت در آئینہ داری صلاح و در لواحِ تابندۂ مُریدین این فقیر بحمد اللہ، چون آفتاب درخشندہ لامع ولائح است کہ ظاہراً بحُلّیِ شریعت آراستہ اند، وباطناً با نوارِ طریقت پیراستہ اند البتہ بعضِ اہلِ ظواہرِ حق وحقیقت را ملتبس شدہ، بملحوظِ تشہیرِ خویش، وتزویرِ اَنام، بزبانِ قال می سرایند کہ قدوۂ اہلِ عصر، ومعیارِ حق، وحقانیّت مائیم، وحال آنکہ حقیقت خلافِ دعاوی آن،

می بودہ باشد، بلکہ میزان در معرفتِ حق وباطل فہمِ صحابہ وتابعین وتبعِ تابعین است رضوان اللہ علیہم زیرا این جماعت از تعالیمِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بانضمام قرائنِ حالی ومقالی فہمیدہ اند بنائً علیہ آنانیکہ انتصارِ حق از حُلیّہ مرضیہ، وناصیۂ لمّعۂ آنہا تابندہ است، بنزد اہلِ بصیرت مدارِ حق وحقیقت میباشند،

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ✦

بالجملہ: اعتبارِ عبارت ازین است کہ بدون کلاہ، عمامہ را معتبر میکنند و ورد فی الحدیث الشریف، عن رُکانۃ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس، این عبارت دو احتمال

یعنیہ ہے

Marfat.com

که یک عالم بزرگ با بتلاء حبطِ اعمال مُبتلا گردد، و به اشتعال آتش حسد مسئلهٔ شرعیه را، إتباعاً لغرض النفس حیله سازد طعن معاندین مانع قافلهٔ وصول بمنزلِ مقصود نگردیده اند و نه از نفائس نفیس فقرا چیزی را کاسته میتوانند،

گر بدی گفت ترا دشمن دون باکی نیست + سنگِ بد اصل کجا قیمتِ گوهر شکند +
بس نه النست که او مرتبهٔ زر شکند + طعنِ خفاش کجا رونقِ خورشید برد +

اسوهٔ علماء و شیوخ صوبهٔ پنجاب، لاهور، باین فقیر پوشیده نمانده است که اغلب آنها سنّیتِ عامه را مرده ساخته اند -

طول و عرض عامه را انتها نیز بیان کرده اند -

۱- در وقتِ آدای نماز، استفاده، از تکویر مندیل میکنند، گرچه این پرزه فقار اختیار گفته شود و برخی دیگری از عمامهٔ افگنده شده، در محراب، استفاده میکنند:

۲: چه خواص، چه عوام، به امراض اسبال مُبتلا هستند که وعیدِ موعوده، در احادیث وارده موجود است که بعضی ازان، این الفاظ ملخص ذکر میشود، که وما دون ذالك ففی النار، ففی النار، ففی النار، الحدیث

۳: خواص و عوام در همه نماز تنحنح میکنند که بدونِ عذرِ شرعی، فساد را وصله إفاده میکند:

۴: بدنِ غیر مخروشِ خویش را، بیباکانه می خارند، که فسادِ اعمالِ صلوت آن زیاده- محتمل است:

اگر این إمامت را، احیاءِ سُنّت می پندارند، فَهَا شَاوَ عَلَا-

موتِ سنن را احیاء سُنن پنداشتن کارِ أحولان و مُطمِس النظرین است -

۵- اکثر خواص و عوام صوبهٔ پنجاب و سند، بمرض حرمت- خضاب سیاه گرفتار هستند، و از حرمتِ آن نمی اندیشند- علامه عبد الحیّ لکهنوی در مصنفهٔ خویش مجموعة الفتاوی حرمتِ آنرا چنانچه بیان میکند- بقیه در صفحه ۹

marfat.com
Marfat.com

دارد، کہ ما دستاری بندیم برکلاہ - والیشان کلاہ تنہا می پوشند، بی عمامہ: —
ودیگر آنکہ ما عمامہ می بندیم برکلاہ - والیشان عمامہ می بندند، بی کلاہ: وگفتہ اند
کہ مراد معنی ثانی است، چہ عمامہ پوشیدنِ مشرکان بیقین معلوم است، وپوشیدنِ
کلاہ تنہا غیر واقع، لمعات ص۵۴۳ کتاب اللباس فصل ۳ کتب خانہ مجیدیہ ملتان :-
پس معلوم شد کہ اعتبار، پیچاندنِ عمامہ را گویند، بدون کلاہ باشد -
وبحمد اللہ تعالی مریدانِ این فقیر، عمامہ را بالائی کلاہ برسر میکنند وفقیر را
نیز همین معمولست، واین اسوۂ حسنہ وامر مرغوبہ، از قرونِ متطاولہ معمولِ علماء
ومشائخ وسائر مردمانِ دولِ اسلامی چون بخارا وبلخ وبندر عباس وخراسان
وترکمن صحرا وکردستان وبلوچستان وافغانستان، وترک وشام وشیراز
ودیر وباجور واکثر حصص پشاور میباشند کہ گویا این عمل از صدر اول
قرناً بعد قرنٍ وزماناً بعد زمانٍ بمرتبۂ تواتر بما رسیده، وتواتر، خود، یک جنبہ
قویہ میباشد، فیا عجبا - کہ علماء وسائر مردمانِ عرب، عمامہ وقلنسوہ
را متروک العمل ساخته اند وسنتِ عمامہ وقلنسوہ را بہ یک منديل یعنی
معاوضہ کرده اند نجانا اللہ عن الرین فی النہایۃ السلام علیکم
وعلی من لدیکم فقط

فقیر سیف الرحمن
احمدزاده پرارجی خراسانی

Marfat.com

بقیہ ورق ۱۰

استفتاء : خضاب کردن موی سفید ریش از وسمہ سیاہ حرام محض است و مرتکب آن صرف ظالم است یا مرتکب گناہ کبیرہ بینوا و توجروا ؟

ھو المصوب : خضاب کردن برنگ سیاہ خالص ممنوع و گناہ کبیرہ است ابن حجر مکی در زواجر این را در کبائر شمار کردہ است ازین وجہ کہ در حدیث وارد است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ رواہ ابوداؤد والنسائی یعنی در آخر الزمان این چنین مردم خواہند بود کہ خضاب سیاہ خواہند کرد مانند رنگ دانہ کبوتران ایشان بوی جنت نخواہند یافت و طبرانی روایت کردہ است من خضب بالسواد سود اللہ وجہہ یوم القیامۃ یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ کرد بروز قیامت حق تعالیٰ او را سیاہ رو خواہد کرد و ملا علی قاری در شرح شمائل ترمذی می نویسند ذھب اکثر العلماء الی کراھۃ الخضاب بالسواد وجنح الشوری الی انہا کراھۃ تحریم وان من العلماء من رخص فیہ للجہاد ولم یرخص فیہ لغیرہ انتھی پس از رنگ نیل اگر خضاب سیاہ شود آن ممنوع است مثل اینکہ اول از حنا و ہارنگین کند بعد ہ استعمال نیل کند درین صورت رنگ سیاہ می شود اگر رنگ سیاہ خالص نشود مثلاً با نیل حنا و غیرہ شریک کردہ شود کہ از ان رنگ با ثبات بسر می شود پس درست است چنانکہ امام محمد " در موطا می نویسند لا نری بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ بأسا انتھی واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی بر حاشیۃ خلاصۃ الفتاوی صـ ۳۵۰ ج ۴۔

استفتاء : چہ میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ خضاب کردن بچہ چیز مسنون است و از کدام حدیث ثابت است بچیزی کہ مسنون است اگر علاوہ ازان بچیزی دیگر اجازت است پس در کدام حال یعنی شخص بروز گار پیشہ یا ہر شخص را و اگر مخالفت است و در خلاف روی آن کدام نوع عذاب خواہد بود یا از کدام نعیم جنت محروم خواہد ماند صاف صاف پس بہ چہ طور بیان فرمایند و اگر جواز و حرمت آن متفق علیہ یا مختلف فیہ است آن ہم ارقام فرمایند بینوا و توجروا ؟

ھو المصوب : خضاب سرخ یا زرد یا دیگر رنگ بجز سیاہ خالص کردن مستحب است و خضاب نہ کردن و سفیدی قائم داشتن ہم جائز است و خضاب سیاہ کردن ممنوع و گناہ کبیرہ است در فتاوی قاضیخان نوشتہ الخضاب بالحناء حسن انتھی و در صحیح

بقیہ ۱۲

marfat.com
Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

در بیان آنکه در وقت توجه انگشت بر دل نهادن، بر دست یا بر رومال توجه نمودن، سوم بلفظ (هو) توجه مرعی داشتن، و در تو قانی کلام ربانی، و احادیث نبوی علیه الصلاة والسلام و مکتوبات قدسی آیات امام ربانی قدس الله سره العزیز بما معلومات داده شود،

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الدعوات، نور دیده عزیزم مولوی صاحب محمد عابد حسین نقشبندی حنفی ناظم اعلی دار العلوم حبیبیه أبقاکم الله علی جادة الشریعة المصطفویة صلی الله علیه وسلم آمین

خطوط یاران و اعزهٔ احباب از اماکن متعدده، و اکناف دور دست چون کراچی، و پنجاب، و کویته، و وزیرستان و افغانستان، و ممالک خارجه چون عرب و عجم وغیره دول، یوماً فیوماً بنام این فقیر رسیده موجب آنها استفتاهای خویش را جواباً دیده براه میدارند و توخود همی کرد که چند وقت از تربیت اهل الله، و ضمناً از انتظام مواد از تزاحم لنگرخانه، با قطع نظر از عوارض اتفاقی لحظهٔ فراغ بال محصول و میسر این فقیر نمیشود، و علاوه تا پوشیده نیست که از دیر باز طرف، بجای محبوب حقیقی بجانه و تلگ به وجع عرق النسا متوجع میباشم و درین دو سه روز نامهٔ شما ترتیب عروسی ارجمندم احمد سعید جان که معروف و مشتهر، به یار میباشد روی کار بود، و از تراکم امور، و ورود اجواب نامهٔ شما غفلت در جیب مانده بود، چون عروسی بخیر انجامید و دامن از امور متردده م

Marfat.com

شرط ۷

مسلم از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است غیروا ھذا الشیب واجتنبوا السواد یعنی تغییر کنید سفیدی را واجتناب کنید از سیاہی و در سنن ابی داؤد از آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی است یکون فی آخر الزمان قوم یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ یعنی در آخر زمان این چنین مردم خواهند بود که خضاب سیاہ خواهند کرد مثل رنگ سینۂ کبوتران ایشان نخواهند یافت بوی جنت را و در معجم طبرانی از آن حضرت (ص) مروی است من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ النھی یعنی شخصیکہ خضاب سیاہ خواہد کرد روز قیامت روسیاہ محشور خواہد شد و شیخ عبد الحق دہلوی در شرح مشکوٰۃ می نویسند خضاب بحناء باتفاق جائز است و بحناء و کتم در سواد حرمت است انتھی و خضاب وسمہ اگر بغیر اشتراک حنا وغیرہ باشد کہ از آن سیاہی خالص حاصل نمی شود بلکہ سیاہی مائل بسبزی باشد پس آن درست است چنانکہ امام محمد در موطای خویش لا نرای بالخضاب بالوسمۃ والحناء والصفرۃ بأسا وان ترکہ ابیض فلا بأس بذالک وکل ذالک حسن انتھی اگر بشرکت حنا باشد یا بدیگر ترکیب کہ از آن رنگ بالکل سیاہ شود آن حرام است واللہ اعلم

مجموعۃ الفتاوی برحاشیہ خلاصۃ الفتاوی ص۳۵۱ ج ۴۔

فالأدلۃ فی الإعتماد، والخضاب کثیرۃ ما ذکرت شیئا منھا فان القلیل انموذج الکثیر ومانا یدرک کلہ، لا یترک کلہ بل یذکر بعضہ ولعل المنصف یکفیہ ھذا، والمتعصب لا یفیدہ التفاتر والاسفار، فتلک التکات فانتفعنا علی صیغۃ خاطرک لتکون علی بصیرۃ فی المقاصد، وتکون وسیلۃ لدیک المقاصد۔ فانما المسائل بالوسائل، وشرف الانسان بالشمائل، لا بالحلی والحلل:۔

اگر آن قدوۂ وقت خویش از صمیم قلب، وصدق نظر، بہ بیند کہ، خود را از ارتکاب مناہی مجتنب و بہ خالقاء فقیر دربارہ، پناہ و برستند بہ عون خدا و بیچون این سخن [illegible] منطاہ در ذوات و نہاد شان حیات پیدا میکند، وصول بکمال، و طاعات [illegible]

marfat.com
Marfat.com

برچیده شد کمی فرصتی میسر آمد ، موفق شدم کرتهٔ را مطالعه کنم واکنون باتمام خداوندی بپایخ استفسار پردازم :

سوال اول : آنچیز است که نفس بران ترتیب نیست ، و در عمل نصب العین سالکین باشد چون مصحف عثمانی رض و بخاری شریف وغیره کتب احادیث ، و فنون متداوله ، کرجز لذتش صریح ، از صدر اول ، بنقل متواتر بما و ماقبل ما نام رسیده است کر دران ریب و تردد را محل گنجایش نیست ، چنین وضع انگشت نهادن است بر طبل سالک بنقل متواتره از کبار مشائخ بما رسیده است وخرسند بد سالک را کر محل قلب زیر پستان چپ بفاصلهٔ دو انگشت مائل بصدر است ، و بشناسد کر قلب زیر پستان چپ واقعست ، و توجه برای آن میکند کر قلب غافلست و عرفتار بیزیست وبذلل معنویه مبتلا است ، نور وفیض و تجلای صفات فعلیه را از مقامات فوق اخذ ، و بر دل سالک القاء میکند تا حیات معنوی ابدی برایش حاصل شود ، و بتوجهات قویه لطیفه با اصل خود وصل و فنا ، پیدا کند

باز گشت دست راست را بطریق سالک می نهد و او را میداند که اینجا محل روحست کر زیر پستان راست بفاصلهٔ دو انگشت مائل بپشت واقعست و توجه میکند کر روح نیز بحیات حقیقی مشرف شود و مورد نزول فیض تجلای صفات ثمانیه ثبوتیه ذاتیه حقیقیه گردد اصل روح کر فوق مقام قلبست لطیفهٔ روح دران فنا ، حاصل کند

باز انگشت را طریقهٔ مسعود بلطیفهٔ سر می نهد و از قلب فیض تجلای شیونات ذاتیه نماید و بر طریقهٔ سر سالک القاء میکند تا آنکه لطیفهٔ سر نیز حیات یابد و با اصل وصل شود ،

باز انگشت را طریقهٔ مسعود بلطیفهٔ خفی می نهد و بتوجهات قویهٔ خویش از مقامات فوق القلب فیض تجلای صفات سلبیه نماید و بلطیفهٔ خفی دی القاء میکند تا در اصل خویش فنا یابد :

خاستا جهان انگشت را بلطیفهٔ اخفی می نهد و میداند سالک را کر این لطیفهٔ اخفی است کر در وسط صدر واقعست و توجه معهود را مرعی میدارد و از مقامات فوق الفوق طلب فیض تجلای شئون جامع مینماید و بر اخفی سالک القاء میکند تا آن حیات بیابد این لطائف

بقیه بر صفحه

Marfat.com

برایش متیقن میشود۔ ولطائف قلبی۔ وروحی۔ وسری۔ وخفی۔ واخفی کہ مجموعہ لطائف عالم امر اند۔ بالطیفۂ نفسی، وقالبی۔ در اسرع ترین وقت مہذب واز مقتضائے سعادت ازلی، بدولت فناء وبقا مشرف میشوند۔ وبایک عالم درد، وسوز، وگداز، واضطراب، معمور الباطن۔ بوطن مالوف خویش مراجعت میکنند کہ بسبب بروز این وجد، وحال، از طرف مسلمانان مورد لطف، واز طرف عاشقان، ومنکران، مورد طعن واقع میگردند،

حقیقت احیاء سنت، وواقعیت اماتت بدعت در آئینہ داری صلاح ودر لوامع تابندۂ مریدین این فقیر بحمد اللہ، چون آفتاب درخشندہ لامع ولائح است کہ ظاہرا بحلی شریعت آراستہ اند، وباطنا بانوار طریقت پیراستہ اند البتہ بعض اہل ظواہر حق حقیقت را ملتبس ساختہ، بملحوظ لشہرت خویش، وتزویر انام، بزبان قال می سرایند کہ قدوۂ اہل عصر، ومعیار حق، وحقانیت مایم، وحال آنکہ حقیقت خلاف دعاوی آن، می بودہ باشد، بلکہ میزان در معرفت حق وباطل فہم صحابہ وتابعین وتبع تابعین است رضوان اللہ علیہم اجمعین زیرا این جماعت از تعالیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بانضمام قرائن حالی ومقالی فہمیدہ اند بنا علیہ آنانیکہ انتصار حق از حلیہ مرضیہ، وناصیہ ملمعہ آنہا تابندہ است، بنزد اہل بصیرت مدار حق وحقیقت میباشند،

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

بالجملہ: اعتبار عبارت ازین است کہ بدون کلاہ، عمامہ را تبرکند ووردت فی الحدیث الشریف، عن دکانہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس، این عبارت دو احتمال

marfat.com
Marfat.com

را لطائف خمسہ عالم امری نامند کہ ابتداء عالم امر از مرتبۂ قلبیت، و فوق قلب روح است و فوق روح سر است، و فوق سر خفی است، و فوق خفی اخفیٰ است کہ ایں پنجگانہ عالم را جواہر خمسہ گویند،

سوال دوم: اشارۂ جہت یا دستمال توجہ کردن بود۔

۱- جنابا بمفہوم آیہ کریمہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا، اصل در اشیا اباحت است و حرمت دران عارضی است، چون **توجہ**: کردن جہت یکی از دو حال خالی نباشد یا با اختیار باشد یا بی اختیار، اگر بی اختیار باشد پس معذور است، بروی ہیچ وزری نیست بلکہ این مغلوبیت است، و رشد، و صلاح اوست، بلکہ این مغلوبیت از کثرت تنزلات، و انوار و تجلیات است و اگر **اختیار است**: ہم مدار اعتبار است و ثابت است بآیات و احادیث،

در تفسیر حسینی تحت آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ہمچنان روایت کردہ است کہ شبی ابوجہل وجہودی بحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و ابوجہل گفت اگر نبی نمائی والا سر تو بشمشیر بر میدارم، فرمودند چہ میخواہید ابوجہل بچپ و راست نظر کرد تا چہ چیز خواہد بود کہ وقوع آن متعذر باشد، یہودی گفت بگویش کہ ماہ را بشگافد (یعنی دو نیم کند) در سحر ساحران را در آسمان تصرف نیست، ابوجہل گفت ماہ را بشگاف، (دو نیم کند) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگشت سبابہ مبارک برآورد و اشارت فرمود فی الحال بدو نیم شد یک نیمہ برجای خود قرار گرفت و یکی دیگر دور تر رفت باز گفت کہ ملتئم شود و اشارت فرمود، ہر دو نیم بہم پیوستند، شق گشت ماہ چہاردہ بر لوح سبزہ چرخ ✦ چون خامۂ دبیر زتسخ بنانِ تو

۲- **برای ثبوت اشارہ اصلی دیگری** را از احادیث بخاری شریف بملاحظہ گرامی میرسانم، حدثنا ابو مصعب احمد بن ابی بکر قال حدثنا محمد بن ابراہیم بن دینار عن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قلت یارسول اللہ انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ، قال ابسط ردائک فبسطتہ قال فغرف بیدیہ ثم قال ضمہ فضممتہ فما نسیت شیئا بعدہ (اشارہ کہ آنحضرت بدیہ خود داد) (ثلث مرات) ص ۱۲ ج ۱ صحیح البخاری

(ا ہ اشارہ کہ آنحضرت بدیہ خود داد) (ا ہ الی صورۃ ۲)
(ا ہ بریۃ شیئا لما کان قبل ذالک فغرف بیدہ ثم قال ضمہ ص ۱۸۴ ج ۱ عمدۃ القاری)

Marfat.com

دارد، کہ ما دستاری بندیم برکلاہ۔ والیشان کلاہ تنہا می پوشند، بی عمامہ: ـــ
ودیگر آنکہ ما عمامہ می بندیم برکلاہ۔ والیشان عمامہ می بندند، بی کلاہ: وگفتہ اند
کہ مراد معنی ثانی است، چہ عمامہ پوشیدن مشرکان بیقین معلوم است، وپوشیدن
کلاہ تنہا غیر واقع، لمعات ص۵۵۵ کتاب اللباس فصل۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان :۔
پس معلوم شد کہ اعتبار، پیچاندن عمامہ را گویند بدون کلاہ باشد۔
وبحمد اللہ تعالیٰ مریدانِ این فقیر، عمامہ را بالائی کلاہ برسر میکنند وفقیر را
نیز همین معمولست، واین اسوۂ حسنہ وامر مرغوبہ، از قرونِ متطاولہ معمولِ علماء
ومشائخ وسائر مردمانِ دولِ اسلامی چون بخارا وبلخ وبندر عباس وخراسان
وترکمن صحرا وکردستان وبلوچستان وافغانستان، وترک وشام وشیراز
ودیر وباجور واکثر حصص پشاور میباشند کہ گویا این عمل از صدر اول
قرناً بعد قرنٍ وزماناً بعد زمانٍ بمرتبۂ تواتر ما رسیدہ، وتواتر، خود، یک حجت
قویہ میباشد، فیاعجبا۔ کہ علماء وسائر مردمانِ عرب، عمامہ وقلنسوہ
را متروک العمل ساختہ اند وسنیت عمامہ وقلنسوہ را بہ یک مندیل یعنی
معاوضہ کردہ اند نجانا اللہ عن الیٰ فی النہایۃ السلام علیکم
وعلیٰ من لدیکم فقط

فقیر سیف الرحمٰن
احقر زادہ پراچہ عفی عنہ

marfat.com
Marfat.com

۲- هر شیخ کامل و مکمل که مرید را بدست گرفته و بلطائف مرید را شاره میکند بدیدهٔ قالب، و قلب دیده شود اگر از اشاره به رویمال، در وجودِ سالک کدام کیفیتِ وجد و اضطراب، رو نماید، پس بیقین قلبی بداند که این شیخ ولی خدا است و هم کاملست و هم مکمل، و رویمالی که در دست دارد، عینِ تبرک است، و تبرکات از صدرِ اول الی زمانِ ما در دیار لاهور، کهتان و افغانستان و عربستان موجود است، و معتقدین ازان تشفی می یابند باذن خداوند جل جلالہ، و تا قیام قیامت همین تبرکات باقی خواهد بود، و عالم منصف ازین تبرکات انکار نمیکند زیرا که وجود تبرکات در کتاب اللہ و کتب فقہ ثابت و نقلاً و عقلاً مدارِ عملِ خلائق است، لہذا ازو ولایت و روش این چنین بزرگان انکار خسران دارین است، سنگین عصرِ نبوت و ما بعد آن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و اولیاء رات را مانند خویش تصور میکردند که مولانا رومؒ میفرماید-

کاہ پالان را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر +
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد + کم کسی ز ابدالِ حق آگاہ شد +
عمری با انبیاء برداشتند + اولیارا همچو خود پنداشتند +
گفت اینک ما بشر الیشان بشر + ما و الیشان بستهٔ خوابیم و خور +
این ندانستند الیشان از عمی + درمیان قرقی بود بس لا تحتمی +
پردو گون آهو گیا خوردند و آب + زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب +
پردو گون زنبور خوردند از محل + زین یکی شد نیش و زان دیگر عسل +
پردو نی خوردند از یک آب خور + این یکی خالی و آن پر از شکر +
این خورد گردد پلیدی زو جدا + آن خورد گردد همه نورِ خدا +
این خورد زاید سهم بخل و حسد + آن خورد زاید همه عشقِ احد +
صد هزاران همچنین اشباه بین + درمیان هفتاد سالہ راه بین +
کافران را دیدهٔ بینا نبود + یک و بد در دیدشان یکسان نمود +

و از توفیق باشارت دست خود را خنثا باشد باو اختیار، بهجت سنگین کدوم محبی نیست، زیرا که عالم را نمونه و اشعیدی بر منبر

و توجیه کردن از حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشمال خود آنچه در حدیث ابی بن کعب

که در ذکرِ حدیث بلال می ایماد و یک جزو از حدیث اینست که **ضربت فی صدری فنفثت عرقاً وسمعتُ أنظر إلی اللہ**، وقال: وبیان ابی بن

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ مولوی محمد عابد حسین نقشبندی ناظم اعلیٰ دار العلوم حبیبیہ فاروقیہ حیدرآباد
دربیان انکہ در وقت توجہ انگشت بر دل نہادن، بر دست یا بر رو مقابل
توجہ نمودن، سوم بلفظ (ھو) توجہ مرعی داشتن، و در تو قافی
کلام ربانی، و احادیث نبوی علیہ الصلاۃ والسلام و تکرار آیات قدسی آیات امام
ربانی قدس اللہ سرہ العزیز، کا معلومات دادہ شود،

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات، نور بصر
عزیزم مولوی صاحب محمد عابد حسین نقشبندی حنفی ناظم اعلیٰ دار العلوم حبیبیہ
ابقاکم اللہ علی جادۃ الشریعۃ المصطفویۃ صلی اللہ علیہ وسلم آمین
خطوط یاران و اعزۂ احباب از اماکن متعددہ، و اکناف دور دست
چون کراچی، و پنجاب، و کویٹہ، و وزیرستان و افغانستان، و ممالک خارجہ
چون عرب و عجم وغیرہ دول، یوماً فیوماً بنام این فقیر رسیدہ مرقوم
آنہا استفتاءی خویش را جواباً دیدہ براہ میدارند و تو خود ہمچنین
کہ ۲۴ ساعت از تربیت اہل اللہ، و ضمناً از انتظام مواد ارتزاقی
لنگر خانہ، و ضمناً از عوارض اتفاقی لمحۂ فراغ بال محصول و میسر این
فقیر نمیشود، و علاوہ تأپہ شما پوشیدہ نیست کہ از دیر باز بطرف، بھائی
محبوب حقیقی بجانہ و تعالیٰ بہ وجع عرق النسا متوجع میباشم و در حین وصول نامۂ شما
ترتیب عروسی ارجمندم احمد سعید جان کہ معروف و مشتہر، بہ یار صباشد
روی کار بود، و از تراکم امور، و ورود احباب نامۂ شما بی ملاحظہ قید جیب
ماندہ بود، چون عروسی بخیر انجامید و دامن از امور متردد دم

Marfat.com

من أعابد الصحابة وكان ما وقع له نزغة من نزغات الشيطان
فلما ناوله برکة يد النبي صلى الله عليه وسلم زال عنه الغفلة والإنكار،
وصار في مقام الحضور والمشاهدة، هكذا في المرقاة: مشكوة ص۱۹۲

سوال سوم کہ توجہ کردن بلفظِ (هو) است جواب آں اینست:

در تفسیر کشف الاسرار مذکور است کہ ذکر (هو) خاص الخاص است کہ مُرشد بلفظِ **هو**، بضرب شدید بمرید توجہ نماید و یک توجہ **باهُو**، باصد توجہ بی هو برابر است زیرا کہ هفتاد هزار حجاب بضرب **هو** رفع میشود نه شنیدۂ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ در معرکہائے **پیاپی** شدید با کفار، نعرۂ **حیدری** میفرمودند بنائے پیرانِ کبار کہ اطبای حاذق امراض روحانی اند وجہاد بالنفس جہادِ اکبر است بطریق اولیٰ ازاکابر می شنود کہ بہ نعرۂ حیدری **هو**، توجہ کنند لقولہ رجعنا من الجهاد الاصغر إلى الجهاد الاكبر، و هُو را بجہر شدید گویند تا دل را انتباہی، و صدر را انشراحی، و محبان را اضطرابی، و روحانیان را مشاهداتی، و عاشقان را تجلیاتی میسر آید، اگر مزید برین تشفی میخواهند در مکتوبات قدسی آیات حضرتِ مجدد صاحب الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز مراجعہ شود کہ از آغاز الی انتہا کتاب مستطاب از توجہاتِ معہودہ مملو است، در مکتوب ۲۹ دفتر اول حصہ پنجم ص ۹۰ خویش در فضیلت طریقت علیہ نقشبندیہ و در بیانِ ذکر گفتن خویش بزبان خامہ این لفظ را نوشتہ اند، و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم فرمودند و بطریق معہود توجہ نمودند تا النفاذِ تمام در من پیدا شد و از کمال شوق گریہ دست داد و بعد از یک روز کیفیت بیخودی کہ نزدِ این اکابر معلوم و معروف است و مستبعد نزدِ این اکابر ص ۹۲-۹۳ حصہ ۵ تجربہ شریف نیز چنین میفرماید، حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بمحض توجہ شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود، و موہوم ظاہر گردانید تا موجود حقیقی از موہوم متخیل ممتاز یافتم، و صفات و افعال و آثار کہ از موہوم می نمایند از حق سبحانہ دیدم الی آخر المقصود، و در مکتوب مکتوب ۲۹ دفتر اول حصہ پنجم ص ۹۰ میفرماید کہ، و حصولِ آں بتوجہ بوجہ خاص است کہ قیوم جملہ موجودات است، و استہلاک و اضمحلال دران الخ این شہ جا لفظ توجہ در یک مکتوب مذکور است برای قناعتِ عالم و در ثبوت توجہات در صدہا مقام مذکور است کہ ذکر آں بطوالت می انجامد

فقیر سیف الرحمٰن

Marfat.com

برچیده شد کی فرصتی میسر آمد ، موفق شدم کہ نامہ را مطالعہ و اکنون بہتعاقب خداوندی بپایخ استفسار پیردازم :

سوال اول : اگر چیزی است کہ نفس بران مترتب نیست ، و در عمل نصب العین سالکین باشد چون مصحف عثمانی رض و بخاری شریف وغیرہ کتب احادیث ، و فنون متداولہ ، کدام جزء لاینفک صحیح ، از صدر اول ، بنقل متواتر بما و لفظ انام رسیدہ است کہ دران ربط قلب بذکر را محل گنجایش نیست ، همچنین وضع انگشت نهادن است کہ بنقل متواتره از کبار مشائخ بما رسیدہ است وخرید بہ سالک را کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بصدر است ، و بشناسد کہ قلب زیر پستان چپ واقعست ، و توجہ برای آن میکند کہ قلب غافلست و عرفتار بیزبست و بعلل معنوی مبتلا است ، لذا فیض و تجلای صفات فعلیہ را از مقامات فوق اخذ ، و بر دل سالک القاء میکند تا حیات معنوی ابدی برایش حاصل شود ، و بتوجہات قویہ لطیفہ باصل خود وصل و فنا پیدا کند

باز انگشت دست راست را بطور سالک می نہد و او را میداند کہ ایخا محل روحست کہ زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت مائل بپشت واقعست و توجہ میکند کہ روح نیز بحیات حقیقی مشرف شود و مورد نزول فیض تجلای صفات ثمانیہ شئونیہ ذاتیہ حقیقیہ گردد

اصل روح کہ فوق مقام اخفی است لطیفہ روح دران فنا و حاصل کند

باز انگشت را طور معہود بلطیفہ سری نہد و قلب فوق فیض تجلای شئونات ذاتیہ رساند و ربط سری سالک القاء میکند تا آنکہ لطیفہ سر نیز حیات یابد و با اصل وصل شود ،

باز انگشت را طور معہود بلطیفہ خفی می نہد و بتوجہات قویہ خویش از مقامات فوق قلب فیض تجلای صفات سلبیہ رساند و بلطیفہ خفی وی القاء میکند تا او اصل خویش فنا و یابد

خاستا چنان انگشت را بلطیفہ اخفی می نہد و میداند سالک را کہ این لطیفہ اخفی است کہ در وسط صدر واقعست و توجہ معہود را مرعی میدارد و از مقامات فوق الفوق طلب فیض تجلای شئون جامع مینماید و بر اخفی سالک القاء میکند تا آن حیات یابد این لطائف

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد، والصلوات وتبلیغ الدعوات، تحریر میگردد

محب مخلص من مولوی صاحب محمد عابد حسین السلام علیکم!

بعد از آوای سلام کہ طریق مسنون خیر الانام است مشہود اطر خاطر شما میدارم در مکتوب بی تاریخ خویش شرح مکتوب مکتوبات قدسی آیات را خواستہ بودید، اگر چہ تصور میرود کہ شرح ان مکتوب بطول انجامد چہارم ولی چارہ چیست، برای برآوردنِ دین اُلتماس کہ نتائج محمود دارد بہ افادۂ یاران آنجا حسب ذیل بہ شرح ان می پردازم!

این مکتوب شریف از جملہ مغلق ترین مکتوب ہای مکتوبات قدسی اَیات است قبل از آنکہ در مباحث مکتوب داخل شویم، باید کہ اول تر، وجود خارجی صفات، وزیادت انہارا برذاتِ اوتعالی توضیح بدہیم، وجود خارجی صفات ثمانیہ اوتعالی وزیادتی آنہارا برذات اوتعالی کہ عبارت از حیات، وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، میباشد کہ عقیدۂ اہل سنت است ہیچ کدام از ہفتاد دو فرقہ دیگر بوجود خارجی صفاتِ اوتعالی پی نبردہ، ودر خشہای حوادثِ نفسی گرفتار ماندہ، راہِ این مطلب عالی را نیافتہ اند، علمای کرام اہل سنت در اثباتِ این مطلب عالی دلائل شرعی، وعلمی، وکشفی، وعقلی دارند، دلیل شرعی اَن حدیث شریف است کہ آنحضرت ﷺ فرمودہ، **اِنَّ لِلّٰہِ سبعین الف حجاب من نور و ظلمة لو کشفت لاحرقت سبحات وجهه ماانتهی الیه بصره،**

یعنی در بین بندہ وحق تعالی ہفتہا و ہزار حجاب نورانی، وظلمانی موجود است کہ اگر دور کردہ میشوند ہر آئینہ میسوزاند تجلیہای ذاتِ اوتعالی ہر آن چیزی را کہ آن تجلی باو برسد یعنی صفات کہ حجابہای نورانی اند، ودر بین حق، وخلق، حائل بودہ بنا بر اَن روشنی ذاتِ اوتعالی بعالم نیمرسد تا بسوزد،

سوال: تجلی صفاتِ اوتعالی نیز تجلی عالم وجوب است، و در بین صفات و عالم حائلی ہم نیست پس چرا عالم را نمیسوزاند:

Marfat.com

را لطائف خمسہ عالم امری نامند کہ ابتداء عالم امر از مرتبہ قلبیت، و فوق قلب روح است و فوق روح سر است، و فوق سر خفی است، و فوق خفی اخفی است بحیثیتی دارد کہ این پنجگانہ عالم را جواہر خمسہ گویند،

سوال دوم: اشارہ بدست یا دستمال توجہ کردن بود۔

۱- جنابا بمفہوم آیہ کریمہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا، اصل در اشیا اباحت است و حرمت دران عارضی است، چون **توجہ**: کردن حرکت تو یکی از دو حال خالی نباشد یا بہ اختیار باشد یا بی اختیار، اگر بی اختیار باشد پس معذور است، بروی ہیچ وزری نیست بلکہ این مغلوبیت است، و رشد، و صلاح اوست، بلکہ این مغلوبیت از کثرت تنزلات، و انوار و تجلیات است و اگر **اختیار است**: ہم مدار اعتبار است و ثابت است بآیات و احادیث،

در تفسیر حسینی تحت آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ صـ۱۱۰ روایت کردہ است کہ شبی ابوجہل و جہودی بحضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمدند و ابوجہل گفت اتی نمائی والا سر تو بشمشیر بر میدارم، فرمودند چہ میخواہید ابوجہل بچپ و راست نظر کرد تا چہ چیز خواہد بود در وقوع آن متعذر باشد، یہودی گفت بگو تا ماہ را بشگافد کہ سحر ساحران را در آسمان تصرف نیست، ابوجہل گفت ماہ را بشگاف، حضرت مصطفی علیہ السلام انگشت سبابہ مبارک برآورد و اشارت فرمود فی الحال بدو نیم شد یکنیمہ برجای خود قرار گرفت و یکی دیگر دور تر رفت باز گفت کہ ملتئم شود و اشارت فرمود، ہر دو نیم بہم پیوستند شق گشت ماہ چاردہ بروح سبزہ چرخ ۔ چون خامہ دبیر زشیع بنائی قمر ۱۲۰۲

۲- **برای ثبوت اشارہ اصلی دیگری** را از احادیث بخاری شریف ملاحظہ کرای میرسانم، حَدَّثَنَا اَبُو مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِی بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاهُ، قَالَ اِبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدَهُ ص۲۲ ج۱ صحیح البخاری

۱؎ اشارہ: ۱۔ کاشہ بری بید بزہ داد ۲؎ ای الی صدرہ ۳؎ اتخلت

marfat.com

Marfat.com

جواب: صفات اوتعالی یک مناسبت فی الجملہ بعالم دارند چنانچہ کہ عالم بندہ نمونہ علم او تعالی است، وقدرت بندہ نمونہ قدرت اوتعالی است، وارادۂ بندہ نمونہ ارادہ او تعالی است وتکوین، بندہ نمونہ تکوین اوتعالی است

فقط ذاتِ اوتعالی است کہ در عالم نمونہ ندارد، وعالم بذاتِ اوتعالی ہیچ مناسبتی ندارد، مالِلتراب و ربّ الارباب، صفاتِ اوتعالی اگرچہ بذاتِ اوتعالی اتصال ومعیت بلا کیف دارند، وتمام صفات دریکمرتبہ موجود اند امادر کشف عارف مرتب ظہور نمایند یعنی عارف صفت الحیات راقریب ترین صفات بذات اوتعالی می بیند وبعدازان علم وبعدازان قدرت، وبعد ازان ارادہ، وبعدازان سمیع، وبعدازان بصر، وبعدازان کلام، وبعدازان تکوین، ومقتضائی عقل نیز چنین ایست زیراذاتی کہ حیات نداشتہ باشد علم کی خواهد داشت:

زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشہ علم کی خواهد داشت
و ذاتی کہ علم نداشتہ باشہ از قدرت خودچہ کار خواہد گرفت
و ذاتی کہ قدرت نداشتہ باشہ چہ طور ارادہ خواہد نمود
دلیل علمی زیادتی صفات مقدسہ قرار ذیل است

نزد علمای کرام ثابتست کہ صدق مشتقی قیام مبدأ میخواهد یعنی دروقتیکہ اوتعالی را علیم میدانیم وکلمہ علیم وعلم راباوتعالی محمول میداریم لازم است مبدأ علیم کہ علم است وجود خارجی داشتہ وبذات اوتعالی قائم بودہ باشد زیرا اگر قضیہ زید عالم مقتضی قیام مبدأ نشود لازم کہ شخص عالم وغیر عالم ہر دو را عالم بگوئیم وزید عالم وبکر عالم ہر دو صادق بودہ باشد، وحال آنکہ بکر نام عالم نیست، وقضیہ بکر عالم، قضیہ کاذبہ است پس معلوم شد کہ صدق مشتق قیام مبدأ میخواهد۔

سوال: ہفتاد دو گروہ دیگر صفات را عین ذات اوتعالی میدانند وثمر استیکہ بصفاتِ ثمانیہ مترتب است بذاتِ اوتعالی مترتب میدانند پس حمل عالم بآن اعتبار صادق خواهد بود:

جواب: بطور آنہا قضیہ مقتضی حمل مواطات میشود، نہ حمل اشتقاق، ومرادِ ما حمل اشتقاقی

Marfat.com

۲- هر شیخ کامل و مکمل که مد رویمال بدست گرفته و بلطائف مرید اشاره میکند بدیدهٔ قالب، و قلب دیده شود اگر از اشاره به رویمال، در وجود سالک کدام کیفیتِ وجد و اضطراب، رو دید هد، پس بیقین بگی بداند که این شیخ ولی خدا است و هم کامل است و هم مکمل، و رویمالی که در دست دارد، عین تبرک است، و تبرکات از صدرِ اوّل الی زمانا در دیار لاهور کهتان و افغانستان و عرب و عجم موجود است، و معتقدین ازان تشفی می یابند باذن خداوند جل جلالہٗ و تا قیام قیامت همین تبرکات باقی خواهد بود، و عالمِ منصف ازین تبرکات انکار نمیکند زیرا که وجود تبرکات در کتاب اللہ و سنت فقہ ثابت و نقلاً و عقلاً مدار عمل خلائق است، لہذا از ولایت و روش این چنین بزرگان افکار خسران دارین دور است، سنین عصر نبوت و ما بعد آن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و اولیاء رات را مانند خویش تصور میکردند که سرانا روم یزاید- کاہ پالان را قیاس از خود مگیر * گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر *

جملہ عالم زین سبب گمراہ شد * کم کسی زابدالِ حق آگاہ شد *
همسری با انبیاء برداشتند * اولیارا همچو خود پنداشتند *
گفت اینک ما بشر ایشان بشر * ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور *
این ندانستند ایشان از عمی * در میان قرقی بود تا بحسی لا تنتهی *
هر دو گون آهو گیا خورند و آب * زین یکی سرگین شد و زان مشک ناب *
هر دو گون زنبور خورد و ند از محل * زین یکی شد نیش و زان دیگر عسل *
هر دو نی خورد ند از یک آب خور * این یکی خالی و آن پر از شکر *
این خورد گردد پلیدی زو جدا * آن خورد گردد همه نور خدا *
این خورد زاید همه بخل و حسد * آن خورد زاید همه عشق احد *
صد هزاران همچنین اشباہ بین * در میان هفتاد سالہ راہ بین *
کافران را دیدهٔ بینا نبود * نیک و بد در دیدشان یکسان نمود *

از توجہ باشارات دست خود و انتخاب مانند یاران اختیار، بدعت سیئہ بین کہ هم مخترع نیست، زیرا هیچ عالمی را ندیده و نشنیده که بر بنا

ولتوجہ کبرا از حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنقل تواتر رسیده است حدیث ابی بکر که ذکر حدیث بطول می انجامد و یک جزو تحدیث اینست که ضرب فی صدری فنفضت عرقا وکنا انظر الی اللہ، وقال، وبیان ابی بکر تتبہ برث

marfat.com
Marfat.com

است ونصوص مثبت حمل اشتقاقست نہ مواطات:

سوال: چون حق تعالی بذاتِ خود عالم است حاجت بصفت العلم، چیست:

جواب: بیشک و بی شبہہ حقتعالی بذاتِ مقدسِ خود، در تمام کمالات کافیست ومحتاج بہیچ صفت نیست اما زیادتی صفات فوائد بسیار دارند،

اوّل: آنکہ اگر حیلولۃ صفات در بین او تعالی، و در بین عالم نبودہ باشد در الوقت نصیب عالم غیر از احراق، چیزی دیگر نخواهد بود چنانچہ از حدیث شریف اِنَّ لِلّٰہِ سبعین ألف حجاب، مستفاداست،

دوم: اِفادہ واستفادہ بروی عادت، وتجربہ ومشاهدہ، مربوط بمناسبت طرفین است، و حال آنکہ ذاتِ او تعالی بعالم ہیچ مناسبت ندارد پس اگر وجود صفات زائدہ نباشد عالم از استفادہ محروم خواہد ماند از نیجا است کہ در شب معراج خطاب قف یا محمد فان ربک یصلی بآنحضرت رسید، یعنی ای محمد ایستادہ شو کہ پروردگارِ تو بر تو رحمت نزول کند تا کہ استعداد، وادراکِ تو تکمیل شود ومناسبت فی الجملہ بہم رسد وشایانِ حضور ذاتِ کبریا شوی، و بدون واسطہ ملک لائق خطاب خداوندی بگردی، وکلام

السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ را باالذات بشنوی

اگر فکر کلیم اکثر کارہای او تعالی منوط بعادلتست، ونیز اگر فکر ودقت نمائیم چنانچہ باران را توسط سحاب می باراند، ونبات را توسط باران می رویاند، وآنرا وسیلہ قوتِ مردم میگرداند، ورنہ ذاتیکہ مائدہ را بہ بنی اسرائیل نازل میفرمود میتواند کہ بغیر از توسط باران مرغ پختہ را بخانہ ہر کس برساند پس سبب و عادت یک امر ضروریست بنابرآن اولیای کرام نیز در غرو حیاتِ خود اول مناسبت فی الجملہ بصفات اضافیہ وفعلیہ پیدا کردہ وبعد بمدد نورِ صفاتِ فعلیہ مناسبت بصفاتِ ثبوتیہ بہم میرساند وبعد بسبب انعکاس نور صفات ثبوتیہ لائق تجلیاتِ ذاتیہ میشوند:

سوال: صوفیہ کرام میفرمایند کہ صفاتِ او تعالی ظلال ذاتِ او تعالی میباشد وکمالاتِ

Marfat.com

من أعابد الصحابة وكان ما وقع له نزغة من نزغات الشيطان
فلما ناوله بركة يد النبي صلى الله عليه وسلم زال عنه الغفلة والإلتفات،
وصار في مقام الحضور والمشاهدة. هكذا في المرقاة: مشكوة ص ۲۱۲

سوال سوم کہ توجہ کردن بلفظ (هو) است جواب آن اینست:

در تفسیر کشف الاسرار مذکور است کہ ذکر (هو) خاص الخاص است کہ مرشد بلفظ هو، بضرب شدید بمرید توجہ نماید و یک توجہ باهو، باصد توجہ بی هو برابر است زیرا کہ هفتاد هزار حجاب بضرب هو رفع میشود نہ شیدۂ رحمۃ اللہ علیہ کرم اللہ وجہہ در معرکہای حروب شدید بالکفار، نعرۂ حیدری میفرمودند بناء بران کہ اطبای حاذق امراض روحانی اند وجہاد بالنفس جہاد اکبر است بطریق اولی میشاید کہ بہ نعرۂ حیدری هو، توجہ کنند لقولہ رجعنا من الجہاد الاصغر إلى الجہاد الاکبر، و هو را بجہر شدید گوید تا دل را التفاتی نیست آید، و صدر را انشراحی، و محبان را اضطرابی، و روحانیان را مشاهداتی، و عاشقان را تجلیاتی میسر آید، اگر مزید برین تشفی میخواهند در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد صاحب الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز مراجعہ شود کہ از آغاز الی انتہا کتاب مستطاب از توجہات مشهوده مملو است، در مکتوب ۲۹ دفتر اول صفحہ ۹۰ خویش در فضیلت طریقت علیہ نقشبندیہ، و در بیان ذکر و حبس خویش بزبان خامہ این لفظ را برانیدہ اند، و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم فرمودند و بطریق معہود توجہ نمودند تا التذاذ تمام در تن پیدا شد، و از کمال شوق گریہ دست داد، و بعد از یکروز کیفیت بیحدی کہ نزد این اکابر معتبر است دست داد الخ، و در مکتوب ۹۳ دفتر اول صفحہ ۹۲ تحریر شریف نیز چنین میفرماید، حضرت حق سبحانہ و تعالی بمحض توجہ شریف حضرت ایشان بعد از دو روز تمیز در موجود، و معدوم ظاہر گردانید تا موجود حقیقی از موہوم متخیل ممتاز یافتم، و صفات و افعال و آثار کہ از موہوم می نمایند از حق سبحانہ دیدم الی آخر المقصود، و در مکتوب ۱۰۰ دفتر اول میفرماید کہ، و حصول آن بتوجہ بتوجہ خاص است کہ قیوم جملہ موجودات است، و استیلاک و اضمحلال در آن الخ این سہ جا لفظ توجہ در یک مکتوب مذکور است و برای قناعت عالی [illegible] و هم ثبوت توجہات در صدہا مقام مذکور است کہ ذکر آن بطوالت می انجامد فقیر سیف الرحمن

Marfat.com

صفات مستفاد از کمالاتِ ذات است و این معنی مستلزم حدوث صفات است، و حالانکہ مقرر اہل سنت و جماعت است کہ صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ قدیم اند:

جواب: این ظل لازم آن اصل است و صحیح تا خر از ان ندارد و نمی بینی کہ نور شمع ظل آن شمع است، و نور آفتاب ظل آفتابست، لیکن تقدم و تاخر زمانی در بین آفتاب، و نور آفتاب وجود ندارد، دلیل کشفی زیادتی صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ اینکہ محققین صوفیہ کرام، وجود خارجی، و تمائیز صفاتِ مقدسہ را مشاهده میکنند، و میفر مایند کہ صفاتِ ثمانیہ او تعالیٰ در خارج موجود اند و از ذات او تعالیٰ ممتاز اند، و امتیاز آن موطن بیچون، نیز بیچونست، وان امتیاز بمثل امتیاز عالم امکان است،

و میفر مایند کہ در وقت ابتدای شہود مراتب وجوب بسبب ضعف بصیرت عارف و غلبہ شعشعان تجلی ذاتی صفات مشہود نمیشوند اما وقتیکہ دیدۂ بصیرت عارف را بکمل نور تجلی ذات منور میسازند در انوقت صفات را از ذاتِ او تعالیٰ جدا می بیند و انعکاس ہر صفت را در وجود خود مشاهده میکند و این اعطای بصیرت از کمالِ عنایت او تعالیٰ است کہ عارف را بنعمت تجلی ذات مقدس خود مشرف میگرداند بیت

تو مرا دِل دہ و دلیری بین رو بہ خویش خوان و شیری بین
اگرچہ این لحظہ ممکن کار شب نیست ز بخت مقبلان این ہم عجب نیست

پوشیدہ نماند کہ صفاتِ او تعالیٰ از صفاتِ بندگان برتر و جامع تر اند یعنی ہر کدام از صفات ثمانیہ متضمن کمالاتِ صفاتِ دیگری است مثلاً

سمع او تعالیٰ دارای بصیرت، و بصر او تعالیٰ دارای سمع میباشد و علی ہذا القیاس زیرا کہ صفات او تعالیٰ از ہر حیث کامل و از نقص مبرا می باشند۔

و صفات بندگان نہ چنانست زیرا کہ سمع ما در شنیدن زندہ، و در دیدن مردہ است و بصر ما در دیدن زندہ، و در شنیدن مردہ است، خلاصہ اینکہ حضرت امام در ین مکتوب شریف بحضور شیخ المشائخ قدوم ماہ مبارک رمضان را نعمت بزرگ دانستہ تبریک میدہند، حضرت امام میفر مایند

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد، والصلوات وتبلیغ الدعوات، تحریر میگردد

محب مخلص من مولوی صاحب محمد عابد حسین السلام وعلیکم!

بعد از آوای سلام کہ طریق مسنون خیر الانام است مشہود اطر خاطر شامیدارم در مکتوب بی تاریخ خویش شرح مکتوب مکتوبات قدسی آیات را خواستہ بودید، اگر چہ تصور میرود کہ شرح ان مکتوب بطول انجامد چہارم ولی چارہ چیست، برای برآوردن دین اُلتماس کہ نتائج محمود دارو بہ افادۂ یاران آنجا حسب ذیل بہ شرح ان می پردازم!

این مکتوب شریف از جملہ مغلق ترین مکتوب ہای مکتوبات قدسی اُیات است قبل از آنکہ در مباحث مکتوب داخل شویم، باید کہ اول تر، وجود خارجی صفات، وزیادت انہارا برذاتِ اوتعالی توضیح بدہیم، وجود خارجی صفات ثمانیہ اوتعالی وزیادتی آنہارا بر ذات اوتعالی کہ عبارت از حیات، وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، میباشد کہ عقیدۂ اہل سنت است ہیچ کدام از ہفتاد دو فرقہ دیگر بوجود خارجی صفاتِ اوتعالی پی نبردہ، ودر خر خشہای حوادثِ نفسی گرفتار ماندہ، راہِ این مطلب عالی را نیافتہ اند، علمای کرام اہل سنت در اثباتِ این مطلب عالی دلائل شرعی، وعلمی، وکشفی، وعقلی دارند، دلیل شرعی اَن حدیث شریف است کہ آنحضرت ﷺ فرمودہ، اِنَّ لِلّٰہِ سبعین الف حجاب من نور و ظلمة لو کشفت لاحرقت سبحات وجهه ماانتهی الیه بصره،

یعنی در بین بندہ وحق تعالی ہفتہا و ہزار حجاب نورانی، وظلمانی موجود است کہ اگر دور کردہ میشوند ہر آئینہ میسوزاند تجلیہای ذاتِ اوتعالی ہر آن چیزی را کہ آن تجلی باو برسد یعنی صفات کہ حجابہای نورانی اند، در بین حق، وخلق، حائل بودہ بنا بر اَن روشنی ذاتِ اوتعالی بعالم نمیرسد تا بسوزد،

سوال: تجلی صفاتِ اوتعالی نیز تجلی عالم وجوب است، و در بین صفات و عالم حائلی ہم نیست پس چرا عالم را نمیسوزاند:

marfat.com
Marfat.com

کہ ماہ مبارک را با قرآن مجید مناسبت تمام است یعنی تمام کمالات اصلی در قرآن وصفت الکلام است، وتمام برکات ظلی در رمضان:

تذکرہ: کمالات اگر در واجب است، و یا در ممکن کمالات ثمانیہ متضمن آنست یعنی حیات وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، خلاصہ اینکہ ہیچ کمالی نیست کہ کمالات ثمانیہ متضمن آن نبودہ باشد وتخلیق وترزیق، واحیاء، واماتت، وغیرہ ظلال این کمالات اند وتمام صفاتِ بندگان اثر ظلال کمالاتِ ثمانیہ است واصل آن کمالات در عالم وجوب، وظل آن در عالم امکانست، وممکن غیر از ظل کمالاتِ ثمانیہ ہیچ کمال دیگری

ندارد: چرا علم ما پرتو علم اوتعالی وقدرت ما پرتو قدرت اوتعالی است

وآنچہ حضرت امام میفر ماید کہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات ذاتی ویشونی است در سابق معلوم شد کہ یک صفت اوتعالی دارای تمام صفات ثمانیہ است بنا بر آن صفت الکلام دارای تمام صفاتِ ثمانیہ وشأن الکلام حاوی تمام یشوناتِ ذاتیہ میباشد وآنچہ میفر ماید کہ داخل دائرۂ اصل است، یعنی تمام صفاتِ اوتعالی از عالم وجوب است وداخل دائرہ اصل اند وظلال صفاتِ ثمانیہ داخل دائرہ ظل وممکنات در دائرہ دیگر ظلیت وجود دارند یعنی ظل الظل میباشند بنا بر آن تمام خیرات وبرکات اصلی در قرآن مجید بودہ وتمام برکات ظلی در ماہ مبارک رمضان است چنانچہ در حدیث شریف وارداست کہ تمام برکات در ماہ رمضان نازل وبعد بر تمام سال تقسیم میشود، وآنچہ حضرت امام کمال حقیقت محمدی را بیان میفر ماید وآنرا ظل حقیقت قرآنی میداند بیان آن قرآنی است

کلام اوتعالی دارای مراتب چہارگانہ میباشد چنانچہ کلام لفظی کلام اللہ الات وصفتہ الکلام کلام اللہ است وشان الکلام نیز کلام اللہ است وچون صفات در مرتبہ ذات عین ذات اند بنا بر آن در مرتبہ ذاتِ مقدس اوتعالی اللہ کلام نیز صادق است وحقیقت محمدی کہ ان حقیقت بابرکت را قابلیت اولی می نامند عبارت از شان العلم است، وشان العلم بلکہ تمام

Marfat.com

جواب: صفات اوتعالی یک مناسبت فی الجملہ بعالم دارند چنانچہ کہ عالم بندہ نمونہ علم او تعالی است، وقدرت بندہ نمونہ قدرت اوتعالی است، وارادۂ بندہ نمونہ ارادہ او تعالی است وتکوین، بندہ نمونہ تکوین اوتعالی است

فقط ذاتِ اوتعالی است کہ در عالم نمونہ ندارد، وعالم بذاتِ اوتعالی ہیچ مناسبتی ندارد، مالِلتراب و ربّ الارباب، صفاتِ اوتعالی اگرچہ بذاتِ اوتعالی اتصال ومعیت بلا کیف دارند، وتمام صفات دریکمرتبہ موجود اند امادر کشف عارف مرتب ظہور نمایند یعنی عارف صفت الحیات راقریب ترین صفات بذات اوتعالی می بیند وبعدازان علم وبعدازان قدرت، وبعد ازان ارادہ، وبعدازان سمیع، وبعدازان بصر، وبعدازان کلام، وبعدازان تکوین، ومقتضائی عقل نیز چنین ایست زیراذاتی کہ حیات نداشتہ باشد علم کی خواھد داشت:

زیرا ذاتی کہ حیات نداشتہ باشہ علم کی خواھد داشت
و ذاتی کہ علم نداشتہ باشہ از قدرت خودچہ کار خواہد گرفت
و ذاتی کہ قدرت نداشتہ باشہ چہ طور ارادہ خواہد نمود
دلیل علمی زیادتی صفات مقدسہ قرار ذیل است

نزد علمای کرام ثابتست کہ صدق مشتقی قیام مبدأ میخواھد یعنی دروقتیکہ اوتعالی راعلیم میدانیم وکلمہ علیم وعلم راباوتعالی محمول میداریم لازم است مبدأ علیم کہ علم است وجود خارجی داشتہ وبذات اوتعالی قائم بودہ باشد زیرا اگر قضیہ زید عالم مقتضی قیام مبدأ نشود لازم کہ شخص عالم وغیر عالم ہر دو را عالم بگوئیم وزید عالم وبکر عالم ہر دو صادق بودہ باشد، وحال آنکہ بکر نام عالم نیست، وقضیہ بکر عالم، قضیہ کاذبہ است پس معلوم شد کہ صدق مشتقی قیام مبدأ میخواھد۔

سوال: ہفتاد دو گروہ دیگر صفات راعین ذات اوتعالی میدانند وثمراستیکہ بصفاتِ ثمانیہ مترتب است بذاتِ اوتعالی مترتب میدانند پس حمل عالم بآن اعتبار صادق خواھد بود:

جواب: بطور آنہا قضیہ مقتضی حمل مواطات میشود، نہ حمل اشتقاق، ومرادِ ما حمل اشتقاقی

marfat.com
Marfat.com

شیون ظلال اوتعالی میباشد پس ثابت شد که حقیقت محمدی ظل حقیقت قرآنی است زیرا که در مرتبہ مقدس اللہ کلام حقیقت قرآنی ثابت است، وحقیقت محمدی کہ عبارت از شان العلم است ازان پایان تراست پس ثابت شد کہ حقیقت قرآنی اصل وحقیقت محمدی ظل آنست اگرچہ درمرتبہ ذات اوتعالی اللہ علم نیز صادق است، اما حقیقت محمدی درمرتبہ شیون است، نہ درمرتبہ ذات اوتعالی، بنابرآن حقیقت قرآنی اصل است وحقیقت محمدی ظل آن:

وآنچہ میفرماید کہ قابلیت اولی نہ قابلیت ذات است مراتصاف جمیع صفات را۔

تبصرہ: ہرانسان دارای دو حقیقت است،

یکی حقیقت وجوبی است، ودیگر حقیقت امکانی،

حقیقت امکانی، عبارت از عالم خلق، وعالم امر انسان است، وحقیقت وجوبی، عبارت از مبدأ فیض آن شخص است در عالم وجوب، چنانچہ مبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان العلم است، ومبدأ فیض سیدنا موسیٰ صفت الکلام است، و مبدأ فیض سیدنا عیسیٰ صفت القدرت است، ومبدأ فیض سیدنا آدم صفت التکوین است ومبدأ فیض سیدنا نوح، وسیدنا ابراھیم علیہما السلام صفت العلم است، یعنی شان العلم مبدأ فیض آنحضرت ﷺ

وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت ابراھیم وبرزخ اجمال وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت نوح علیہما السلام است چونکہ وجود برزخ فرع وجود طرفین است بنابرآن حضرت ابراھیم پیش قدم است: وحضرات انبیاء دیگر باین حضرات اولوالعزم درمبادی فیوض شرکت دارند ومبادی فیوض اولیاء کرام ظلال صفات نبوتیہ میباشد مگر مبادی فیوض اولیاء محبوبان ومحمدی المشربان ظل شان العلم است، ومبدأ فیض بآن اعتبار گفتہ میشود کہ فیضی کہ از ذاتِ اوتعالی بآن شخص میرسد بواسطہ آن صفت، ویابتوسط ظل آن صفتست ونیز دروقت کہ انسان از کدورات بشری صافی شود آن شخص مظہر آن صفت خواہد گشت وتجلی آن صفت در وجود او ظاہر خواہد بود،

پوشیدہ نماند کہ اولیاء کرام در مبدأ فیض آنحضرت ﷺ اقوال مختلفہ دارند وہر کدام شان از

Marfat.com

است ونصوص مثبت حمل اشتقاقست نہ مواطات:

سوال: چون حق تعالی بذاتِ خود عالم است حاجت بصفت العلم، چیست:

جواب: بیشک و بی شبہہ حقتعالی بذاتِ مقدسِ خود، در تمام کمالات کافیست ومحتاج بہیچ صفت نیست امازیادتی صفات فوائد بسیار دارند،

اوّل: آنکہ اگر حیلولہ صفات در بین او تعالی، و در بین عالم نبودہ باشد در الوقت نصیب عالم غیر از احراق، چیزی دیگر نخواهد بود چنانچہ از حدیث شریف اِنَّ لِلّٰہِ سبعین ألف حجاب، مستفاداست،

دوم: اِفادہ واستفادہ بروی عادت، وتجربہ ومشاهدہ، مربوط بمناسبت طرفین است، و حال آنکہ ذاتِ او تعالی بعالم ہیچ مناسبت ندارد پس اگر وجود صفات زائدہ نباشد عالم از استفادہ محروم خواہد ماند ازینجا است کہ در شب معراج خطاب قف یا محمد فان ربک یصلی بآنحضرت رسید، یعنی ای محمد ایستادہ شو کہ پروردگارِ تو بر تو رحمت نزول کند تا کہ استعداد، وادراکِ تو تکمیل شود ومناسبت فی الجملہ بہم رسد وشایانِ حضور ذاتِ کبریا شوی، وبدون واسطہ ملک لائق خطاب خداوندی بگردی، وکلام السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ را باالذات بشنوی

اگر فکر کنیم اکثر کارہای او تعالی منوط بعادلتست، ونیز اگر فکر ودقت نمائیم چنانچہ باران راتوسط سحاب می باراند، ونبات راتوسط باران می رویاند، وآنرا وسیلہ قوتِ مردم میگرداند، ورنہ ذاتیکہ مائدہ را بہ بنی اسرائیل نازل میفرمود میتواند کہ بغیر از توسط باران مرغ پختہ رابخانہ ہر کس برساند پس سبب و عادت یک امر ضروریست بنابرآن اولیای کرام نیز در عروحیاتِ خود اول مناسبت فی الجملہ بصفات اضافیہ وفعلیہ پیدا کردہ وبعد بمدد نورِ صفاتِ فعلیہ مناسبت بصفاتِ ثبوتیہ بہم میرساند وبعد بسبب انعکاس نور صفات ثبوتیہ لائق تجلیاتِ ذاتیہ میشوند:

سوال: صوفیہ کرام میفرمایند کہ صفاتِ او تعالی ظلالِ ذاتِ او تعالی میباشد وکمالاتِ

marfat.com
Marfat.com

مکشوف خود بیان میفر ماید، زیرا کہ اختلافِ اولیاء اختلاف استدلالی نیست بلکہ تفاوتِ اختلاف احوال است، بنابرآن درمبدأ فیض آنحضرت بعضی اولیاء فرمودہ اند کہ حقیقت محمدیؐ قابلیت ذاتِ اوتعالیٰ است بر جمیع صفات را،

وحضرت امامؒ کہ کشف وسیر شان بلندتر است میفر ماید کہ نہ چنانست بلکہ حقیقت محمدیؐ قابلیت ذات است مر شان العلم را کہ فوق صفات است و مشتمل برتمام صفات وشیونات است و ظلال این شان جامع، کہ جزئیات آن شانِ کلی میباشد مبادی فیوض اولیاء محمد المشرب است واین شان جامع کلی ظلال وجزئیات بسیار دارد بنابرآن یک جزئی آن مبدأ فیض یک شخص وجزی دیگر آن مبدأ فیض دیگری است خلاصہ اینکہ قابلیت شان بہ نسبت قابلیت صفات بلند وعالی است ومبدأ فیض آنحضرت آن مرتبہ بلند است، وآنچہ میفر ماید قابلیت اتصاف کہ مناسب خانہ صفات است حقائق انبیاء دیگر است، علیہم الصلاۃ و التسلیمات:

تبصرہ: مبدأ فیض آنحضرت ﷺ معلوم شد، ومبدأ فیض حضرات انبیاء دیگر قابلیت ذات است بر جمیع صفات راواین قابلیت ذات مرصفات راحقائق متعددہ گشتہ شامل تمام حقائق انبیاء عظام است یعنی قابلیت ذات مرصفت العلم را مبدأ فیض حضرت نوح وحضرت ابراھیم علیہما السلام است وقابلیت ذات مرصفت الکلام را مبدأ فیض حضرت موسیٰؑ ومرصفت القدرت رامبدأ فیض حضرت عیسیٰؑ ومرصفت التکوین رامبدأ فیض حضرت آدم است علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام واولیاء کہ برقدم ہریکی ازین بزرگواران اند مبادی فیوض آنہا ظلال این صفات مقدسہ میباشد واولیاء محمدی المشرب کہ تحت قدم آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام میباشند بساوی فیوض انہا ظلال شان العلم است:

تذکرہ: قابلیت نسبتی است درمیان ذات، وشیونات: و یادرمیان ذات، وصفات، و نسبت ظل طرفین میباشد، وحکم آن حکم طرفین است پس درقابلیت ذات اوتعالیٰ

Marfat.com

صفات مستفاد از کمالاتِ ذات است و این معنی مستلزم حدوث صفات است، و حالانکہ مقرر اہل سنت و جماعت است کہ صفاتِ ثمانیہ اوتعالی قدیم اند:

جواب: این ظل لازم آن اصل است و صحیح تاخر از ان ندارد و نمی بینی کہ نور شمع ظل آن شمع است، و نور آفتاب ظل آفتاب است، لیکن تقدم و تاخر زمانی در بین آفتاب، و نور آفتاب وجود ندارد، دلیل کشفی زیادتی صفاتِ ثمانیہ اوتعالی اینکہ محققین صوفیہ کرام، وجود خارجی، و تمائز صفاتِ مقدسہ را مشاهده میکنند، و میفرمایند کہ صفاتِ ثمانیہ اوتعالی در خارج موجود اند و از ذات اوتعالی ممتاز اند، و امتیاز آن موطن بیچون، نیز بیچونست، و ان امتیاز بمثل امتیاز عالم امکان است،

و میفرمایند کہ در وقت ابتدای شہود مراتب وجوب بسبب ضعف بصیرت عارف و غلبہ شعشعان تجلی ذاتی صفات مشہود نمیشوند اما وقتیکہ دیدۂ بصیرت عارف را بکمل نور تجلی ذات منور میسازند در انوقت صفات را از ذاتِ اوتعالی جدا می بیند و انعکاس ہر صفت را در وجود خود مشاهده میکند و این اعطای بصیرت از کمالِ عنایت اوتعالی است کہ عارف را بنعمت تجلی ذات مقدس خود مشرف میگرداند بیت

تو مرا دِل دہ و دلبری بین روبہ خویش خوان و شیری بین
اگرچہ این لحظہ ممکن کارشب نیست زبخت مقبلان این ہم عجب نیست

پوشیدہ نماند کہ صفاتِ اوتعالی از صفاتِ بندگان برتر و جامع تر اند یعنی ہر کدام از صفات ثمانیہ متضمن کمالاتِ صفاتِ دیگری است مثلاً

سمع اوتعالی دارای بصیرت، و بصر اوتعالی دارای سمع میباشد و علی ہذا الاقیاس زیرا کہ صفات اوتعالی از ہر حیث کامل و از نقص مبرا می باشند۔

و صفات بندگان نہ چنانست زیرا کہ سمع ما در شنیدن زندہ، و در دیدن مردہ است و بصر ما در دیدن زندہ، و در شنیدن مردہ است، خلاصہ اینکہ حضرت امام در ین مکتوب شریف بحضور شیخ المشائخ قدوم ماہ مبارک رمضان را نعمت بزرگ دانستہ تبریک میدہند، حضرت امام میفرمایند

marfat.com
Marfat.com

مرشان العلم را یک طرف قابلیت ذات اوتعالی، وطرف دیگر شان العلم است و در قابلیت ذات مرصفات را یک طرف آن قابلیت ذات اوتعای وطرف دیگرآن قابلیت صفات است وچون ذاتِ اوتعالی موجود خارجیست وشان امر اعتباری وعین ذات است پس قابلیت شان العلم راجع بذات اوتعالی است، ودر قابلیت ذات، مرصفات را، قابلیت رنگ صفات را گرفته زیرا که ذات اوتعالی بلا کیف است قابلیت رنگ اورا گرفته نمیتواند، وصفات بوجود خارجی موجود اند پس این قابلیت بصفات راجع است نه بذاتِ مقدس،

خلاصہ اینکہ

مبدأ فیض حضراتِ انبیاء دیگر صفات میباشند

ومبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان بوده که بذات اوتعالی راجع است ازین سبب تجلی ذاتی خاصہ آنحضرت ﷺ است وبرای انبیاء دیگر بطفیل آنحضرت است ﷺ وبرای اولیاء این امت بتبع آن حضرت ﷺ میرسد وامتانِ دیگر باین نعمت سرفراز نشده اند۔

تذکرہ دوم: بعضی اولیاء کرام حقیقت محمدی رادرین عارف وذات اوتعالی حائل میدانند، و نزد بعضی اکابر این حیلولة نیست، این اختلاف مبنی براختلاف احوال ومقامات است، یعنی کسانیکہ عروج شان از صفات بالا نرفته۔ گفته اند که حقیقت محمدی عبارت از قابلیت ذات است مرصفات را، ونیز گفته اند که حقیقت محمدی همیشه حائل است اکابری که عروج شان از صفات بلند رفته فرموده اند که حقیقت محمدی قابلیت ذات است مرشان العلم را،

وگفته اند که حقیقت محمدی حائل نیست زیرا شان وجود خارجی نداشته ویک امر انتزائی است، وامور مشزعه حائل شده نمیتوانند،

وصفات چون وجود خارجی دارند بنابرآن حائل میشوند،

حضرت امامؒ، درمکتوبی از بزرگی نقل میکنند که بی بی رابعه بصری نیز ازآن جمله

Marfat.com

کہ ماہ مبارک را با قرآن مجید مناسبت تمام است یعنی تمام کمالات اصلی در قرآن وصفت الکلام است، وتمام برکات ظلی در رمضان:

تذکرہ: کمالات اگر در واجب است، و یا در ممکن کمالات ثمانیہ متضمن آنست یعنی حیات وعلم، وقدرت، وارادہ، وسمع، وبصر، وکلام، وتکوین، خلاصہ اینکہ ہیچ کمالی نیست کہ کمالات ثمانیہ متضمن آن نبودہ باشد وتخلیق وترزیق، واحیاء، واماتت، وغیرہ ظلال این کمالات اند وتمام صفاتِ بندگان اثر ظلال کمالاتِ ثمانیہ است واصل آن کمالات در عالم وجوب، وظل آن در عالم امکانست، وممکن غیر از ظل کمالاتِ ثمانیہ ہیچ کمال دیگری

ندارد: چرا علم ما پرتو علم اوتعالی وقدرت ما پرتو قدرت اوتعالی است

وآنچہ حضرت امام میفر ماید کہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات ذاتی ویشونی است در سابق معلوم شد کہ یک صفت اوتعالی دارای تمام صفات ثمانیہ است بنا برآن صفت الکلام دارای تمام صفاتِ ثمانیہ وشأن الکلام حاوی تمام یشوناتِ ذاتیہ میباشد وآنچہ میفر ماید کہ داخل دائرۂ اصل است، یعنی تمام صفاتِ اوتعالی از عالم وجوب است وداخل دائرہ اصل اند وظلال صفاتِ ثمانیہ داخل دائرہ ظل وممکنات در دائرہ دیگر ظلیت وجود دارند یعنی ظل الظل میباشند بنا برآن تمام خیرات وبرکات اصلی در قرآن مجید بودہ وتمام برکات ظلی در ماہ مبارک رمضان است چنانچہ در حدیث شریف وارداست کہ تمام برکات در ماہ رمضان نازل وبعد برتمام سال تقسیم میشود، وآنچہ حضرت امام کمال حقیقت محمدی را بیان میفر ماید وآنرا ظل حقیقت قرآنی میداند بیان آن قرآنی است

کلام اوتعالی دارای مراتب چہارگانہ میباشد چنانچہ کلام لفظی کلام اللہ الات وصفتہ الکلام کلام اللہ است وشان الکلام نیز کلام اللہ است وچون صفات در مرتبہ ذات عین ذات اند بنا برآن در مرتبہ ذاتِ مقدس اوتعالی اللہ کلام نیز صادق است وحقیقت محمدی کہ ان حقیقت بابرکت را قابلیت اولی می نامند عبارت از شان العلم است، وشان العلم بلکہ تمام

marfat.com
Marfat.com

است کہ حقیقت محمدی را حائل نمیداند

سوال: تمام کمالاتِ ایمانی وعرفانی مربوط بتوسط ومتابعت آنحضرت ﷺ است وشخصیکہ از حقیقت محمدی بگذرد و بدون توسط آنحضرت ﷺ استفادہ نماید چگونہ اورا تابع و پیرو آنحضرت ﷺ گفتہ تواینم

جواب: متابعت آنحضرت ﷺ بدو معنی است:

اول: متابعت بمعنی پیروی شریعت، ومتابعت سنت آنحضرت است ﷺ

دوم: بتوسط آنحضرت اخذ کمالات وعروجات میسر میشود،

متابعت بمعنی اول: برای ہر کس از عارف وغیر عارف تابقیام قیامت واجب بلکہ فرض ست اما

متابعت بمعنی ثانی: تابوقتی است کہ عارف بحقیقت محمدی نرسیدہ باشد وقتیکہ عارف بسبب متابعت آنحضرت ﷺ بحقیقت محمدی برسد آن عارف، آن وقت میتواند کہ بدون توسط آنحضرت ﷺ نیز از عالم وجوب استفادہ کند، رسیدن عارف بحقیقت محمدی نیز از خصائص کمالاتِ محبوبیت آنحضرت است ﷺ کہ تابع کامل او بدون توسط او، از دربار مقدس کبریا استفادہ کردہ میتواند چنانچہ شخصی کہ بپادشاہ وقت قریبت بسیار داشتہ باشد وغلام خودرا بپادشاہ معرفی کند آن غلام معرفی شدہ میتواند کہ بدون حضور بادار خود بحضور پادشاہ مشرف شود،

وشخصیکہ بحضور پادشاہ آنقدر تقریب نداشتہ باشد غلام او بدون حضور او بحضور پادشاہ مشرف شدہ نمیتواند بیت

گر عشق بنودی وغم عشق نبودی چندین سخن لغز کہ گفتی کہ شنیدی

وانچہ میفرماید کہ ان قابلیت محمدیہ بزرخ است میان ذات جلشانہ ومیان این قابلیت یعنی باید کہ محمدی المشربان اول بحقیقت محمدی برسد بعد ازان بذات بلا کیف او تعالی خواہد رسید۔

Marfat.com

شیون ظلال اوتعالی میباشد پس ثابت شد کہ حقیقت محمدی ظل حقیقت قرآنی است زیرا کہ در مرتبہ مقدس اللہ کلام حقیقت قرآنی ثابت است، وحقیقت محمدی کہ عبارت از شان العلم است ازان پایان تر است پس ثابت شد کہ حقیقت قرآنی اصل وحقیقت محمدی ظل آنست اگرچہ درمرتبہ ذات اوتعالی اللہ علم نیز صادق است، اما حقیقت محمدی درمرتبہ شیون است، نہ درمرتبہ ذات اوتعالی، بنابرآن حقیقت قرآنی اصل است وحقیقت محمدی ظل آن:

وآنچہ میفرماید کہ قابلیت اولی نہ قابلیت ذات است مر اتصاف جمیع صفات را۔

تبصرہ: ہرانسان دارای دو حقیقت است،

یکی حقیقت وجوبی است، ودیگر حقیقت امکانی،

حقیقت امکانی، عبارت از عالم خلق، وعالم امر انسان است، وحقیقت وجوبی، عبارت از مبدأ فیض آن شخص است در عالم وجوب، چنانچہ مبدأ فیض آنحضرت ﷺ شأن العلم است، ومبدأ فیض سیدنا موسیٰ صفت الکلام است، و مبدأ فیض سیدنا عیسیٰ صفت القدرت است، ومبدأ فیض سیدنا آدم صفت التکوین است ومبدأ فیض سیدنا نوح، وسیدنا ابراھیم علیہما السلام صفت العلم است، یعنی شان العلم مبدأ فیض آنحضرت ﷺ

وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت ابراھیم وبرزخ اجمال وتفصیل علم مبدأ فیض حضرت نوح علیہما السلام است چونکہ وجود برزخ فرع وجود طرفین است بنابرآن حضرت ابراھیم پیش قدم است: وحضرات انبیاء دیگر باین حضرات اولوالعزم درمبادی فیوض شرکت دارند ومبادی فیوض اولیاء کرام ظلال صفات نبوتیہ میباشد مگر مبادی فیوض اولیاء محبوبان ومحمدی المشربان ظل شان العلم است، ومبدأ فیض بآن اعتبار گفتہ میشود کہ فیضی کہ از ذاتِ اوتعالی بآن شخص میرسد بواسطہ آن صفت، ویا بتوسط ظل آن صفت ونیز دروقت کہ انسان از کدورات بشری صافی شود آن شخص مظہر آن صفت خواہد گشت وتجلی آن صفت در وجود او ظاہر خواہد بود،

پوشیدہ نماند کہ اولیاء کرام درمبدأ فیض آنحضرت ﷺ اقوال مختلفہ دارند وہر کدام شان از

marfat.com

Marfat.com

سوال: چون حقیقت محمدی شان العلم است وشان امر اعتباری است وجود خارجی ندارد پس چگونہ در بیان حق تعالی وبین اولیاء محمدی المشربان برزخ خواهد شد،

جواب: برزخ درین جا بمعنی حائل نیست بلکہ عبارت از مرتبہ متوسط است یعنی تا عارفان بہ آن مرتبہ نرسند بذات اوتعالی نمیرسند اگرچہ آن مرتبہ قابل حیلولت نبودہ باشد: وآنچہ میفرماید، مقام قطبیت منشأ دقائق علوم مقام ظلی است، ومقام فردیت واسطہ ورود معارف دائرۂ اصل:

تبصرہ: عارفیکہ کمالاتِ نبوت نبی را بانجام برساند، بمقام امامت رسیدہ باشد اگر از اهل منصب بودہ بمنصب امامت سرفراز خواهد شد واگر از اهل منصب نبودہ بکمالاتِ مقامِ امامت سرفراز خواهد بود، ومرتبہ امامت بلندترین مراتب ولایت است و عارفیکہ کمالات لایت نبی را بانجام رسانیدہ باشد اگر از اهل منصب است بمنصب خلافت سرفراز خواهد شد والا کمالاتِ خلافت باو حاصل است، منصب خلافت اگرچہ از منصب امامت پایان تر است، زیرا کہ کمالاتِ خلافت، تجلیاتِ صفاتِ اوتعالی است وداخل دائرۂ اصل است، امامقام امامت کہ معارف ذات اوتعالی است ازان بلندتر است ومقام قطب ارشاد، وقطب مدار ظل مقام اصل است کہ بظلال صفاتِ اوتعالی مربوط است، وقطب فرد، اگرچہ مثل خلیفہ نیست لیکن از اصل خبردار است وحصہ او در مقام اصل بہ نسبت قطب ارشاد، ومدار، زیادہ تر است۔

تبصرہ: خدمت قطب مدار، کارہای غیبی است، مثل نجات کشتی از غرق ودفع شیر، واژدھا، وغیرہ، ودر وصولِ ارزاق، ونزول باران، نیز او را دخل است وخدمت قطب ارشاد، ارشاد، وہدایت خلق است، وقطب فرد: چندان نزول ندارد، واکثر درعروج میباشد از نیجا است کہ حضرت خواجہ محمد پارسا، چندان ارشاد نمیکردند۔ واگر قطب فرد: نزول فرماید فائدہ ارشاد او از فائدۂ قطب ارشاد بلندتر است،

Marfat.com

مکشوف خود بیان میفر ماید، زیرا کہ اختلافِ اولیاء اختلاف استدلالی نیست بلکہ تفاوتِ اختلاف احوال است، بنابرآن در مبدأ فیض آنحضرت بعضی اولیاء فرمودہ اند کہ حقیقت محمدی قابلیت ذاتِ اوتعالی است بر جمیع صفات را،

وحضرت امامؒ کہ کشف وسیر شان بلند تر است میفر ماید کہ نہ چنانست بلکہ حقیقت محمدی قابلیت ذات است مر شان العلم را کہ فوق صفات است ومشتمل بر تمام صفات وشیونات است وظلال این شان جامع، کہ جزئیات آن شانِ کلی میباشد مبادی فیوض اولیا. محمد المشرب است واین شان جامع کلی ظلال وجزئیات بسیار دارد بنابرآن یک جزئی آن مبدأ فیض یک شخص وجزی دیگر آن مبدأ فیض دیگری است خلاصہ اینکہ قابلیت شان بہ نسبت قابلیت صفات بلند وعالی است ومبدأ فیض آنحضرت آن مرتبہ بلند است، وآنچہ میفر ماید قابلیت اتصاف کہ مناسب خانہ صفات است حقائق انبیاء دیگر است، علیہم الصلاۃ والتسلیمات:

تنبیہ: مبدأ فیض آنحضرت ﷺ معلوم شد، ومبدأ فیض حضرات انبیاء دیگر قابلیت ذات است بر جمیع صفات راواین قابلیت ذات مرصفات را حقائق متعددہ گشتہ شامل تمام حقائق انبیاء عظام است یعنی قابلیت ذات مرصفت العلم را مبدأ فیض حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام است وقابلیت ذات مرصفت الکلام را مبدأ فیض حضرت موسیٰ ومرصفت القدرت رامبدأ فیض حضرت عیسیٰ ومرصفت التکوین رامبدأ فیض حضرت آدم است علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام واولیاء کہ برقدم ہر یکی ازین بزرگواران اند مبادی فیوض آنہا ظلال این صفات مقدسہ میباشد واولیاء محمدی المشرب کہ تحت قدم آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام میباشند بساوی فیوض انہا ظلال شان العلم است:

تذکرہ: قابلیت نسبتی است درمیان ذات، وشیونات: ویادرمیان ذات، وصفات، و نسبت ظل طرفین میباشد، وحکم آن حکم طرفین است پس در قابلیت ذات اوتعالی

marfat.com
Marfat.com

سوال: قطب ارشاد محمدی المشرب میباشد، ومحمدیان از مقام اصل خبردار میباشند، و حالانکہ درسابق تذکار یافت کہ قطب ارشاد در مقام ظلال است

جواب: شاید مرادِ حضرت امام آن باشد کہ معارف اصلی قطب فرد بہ نسبت معارف اصلی قطب ارشاد زیادہ تر است، نہ آنکہ قطب ارشاد از اصل خبری ندارد: انتہی

Marfat.com

مرشان العلم را یک طرف قابلیت ذات اوتعالی، وطرف دیگر شان العلم است و در قابلیت ذات مرصفات را یک طرف آن قابلیت ذات اوتعالی وطرف دیگر آن قابلیت صفات است و چون ذاتِ اوتعالی موجود خارجیست ، شان امر اعتباری وعین ذات است پس قابلیت شان العلم راجع بذات اوتعالی است ،ودر قابلیت ذات ، مرصفات را، قابلیت رنگ صفات را گرفته زیرا که ذات اوتعالی بلا کیف است قابلیت رنگ اورا گرفته نمیتوانند، وصفات بوجود خارجی موجود اند پس این قابلیت بصفات راجع است نه بذاتِ مقدس ،

خلاصہ اینکہ

مبدأ فیض حضراتِ انبیاء دیگر صفات میباشند

ومبدأ فیض آنحضرت ﷺ شان بوده که بذات اوتعالی راجع است ازین سبب تجلی ذاتی خاصہ آنحضرت ﷺ است و برای انبیاء دیگر بطفیل آنحضرت است ﷺ و برای اولیاء این امت بتبع آن حضرت ﷺ میرسد وامتانِ دیگر باین نعمت سرفراز نشده اند۔

تذکرہ دوم: بعضی اولیاء کرام حقیقت محمدی رادرین عارف وذات اوتعالی حائل میدانند، و نزد بعضی اکابر این حیلولہ نیست ، این اختلاف مبنی براختلاف احوال و مقامات است ، یعنی کسانیکہ عروج شان از صفات بالانرفتہ ۔ گفتہ اند کہ حقیقت محمدی عبارت از قابلیت ذات است مرصفات را، و نیز گفتہ اند کہ حقیقت محمدی ہمیشہ حائل است اکابری کہ عروج شان از صفات بلند رفتہ فرمودہ اند کہ حقیقت محمدی قابلیت ذات است مرشان العلم را،

وگفتہ اند کہ حقیقت محمدی حائل نیست زیرا شان وجود خارجی نداشتہ و یک امر انتزاعی است ، وامور مشزعہ حائل شدہ نمیتوانند ،

وصفات چون وجود خارجی دارند بنا برآن حائل میشوند ،

حضرت امامؒ، درمکتوبی از بزرگی نقل میکنند کہ بی بی رابعہ بصری نیز از آن جملہ

marfat.com

Marfat.com

(مسئلہ حلق شوارب)

بمولوی محقق العصر علامہ عبدالحکیم صاحب قادری ونقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوھاری منڈی لاہور صدور یافتہ در بیان آنکہ (ذریعہ نامہ ۱۹، ۱۱، ۱۲، ق ھ) نوشتہ بود کہ شخصی، حضرت میاں محمد سیفی صاحب را مکتوب ارسال کردہ است کہ حلق شارب ممنوع و بدعت است لہٰذا او را ترک باید کرد و بطور استشہاد دو، حوالہ درج کردہ

۱. لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) بحوالہ غنیہ طبع مصر

۲. در روح ابیان است والسنتہ تقصیر الشارب فحلقہ بدعتہ ج ۱ صفحہ ۲۲۲ روح البیان

درین مسئلہ از آنجناب ہدایت و راہنمائی مطلوب است۔

۱۔ مستفتی محقق العصر علامہ مولوی محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

۲۔ مجیب: مجدد مائۃ حاضر ۱۴۱۲ھ ق شیخ المشائخ سیف الرحمٰن آخندزادہ پیرارچی خراسانی مقیم منڈی کس کھجوری باڑہ پشاور

Marfat.com

است کہ حقیقت محمدی را حائل نمید اند

سوال: تمام کمالاتِ ایمانی وعرفانی مربوط بتوسط ومتابعت آنحضرت ﷺ است وشخصیکہ از حقیقت محمدی بگذرد و بدون توسط آنحضرت ﷺ استفادہ نماید چگونہ اورا تابع و پیرو آنحضرت ﷺ گفتہ توانیم

جواب: متابعت آنحضرت ﷺ بدو معنی است:

اول: متابعت بمعنی پیروی شریعت، ومتابعت سنت آنحضرت است ﷺ

دوم: بتوسط آنحضرت اخذ کمالات وعروجات میسر میشود،

متابعت بمعنی اول: برای ہر کس از عارف و غیر عارف تابقیام قیامت واجب بلکہ فرض ست اما

متابعت بمعنی ثانی: تابوقتی است کہ عارف بحقیقت محمدی نرسیدہ باشد وقتیکہ عارف بسبب متابعت آنحضرت ﷺ بحقیقت محمدی برسد آن عارف، آن وقت میتواند کہ بدون توسط آنحضرت ﷺ نیز از عالم وجوب استفادہ کند، رسیدن عارف بحقیقت محمدی نیز از خصائص کمالاتِ محبوبیت آنحضرت است ﷺ کہ تابع کامل او بدون توسط او، از در بارمقدس کبریا استفادہ کردہ میتواند چنانچہ شخصی کہ بپادشاہ وقت قریبت بسیار داشتہ باشد وغلام خودرا بپادشاہ معرفی کند آن غلام معرفی شدہ میتواند کہ بدون حضور پادار خود بحضور پادشاہ مشرف شود،

وشخصیکہ بحضور پادشاہ آنقدر تقریب نداشتہ باشد غلام او بدون حضور او بحضور پادشاہ مشرف شدہ نمیتواند بیت

گر عشق نبودی و غم عشق نبودی چندین سخن لغز کہ گفتی کہ شنیدی

وانچہ میفرماید کہ ان قابلیت محمدیہ بزرزخ است میان ذات جلشانہ ومیان این قابلیت یعنی باید کہ محمدی المشربان اول بحقیقت محمدی برسد بعد ازان بذات بلا کیف اوتعالی خواہد رسید۔

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمدُ لِلّٰہِ والصلوٰۃُ والسلامُ علیٰ رسولِ اللّٰہ ﷺ

ناصر السنۃ الغراء، وقامع البدعۃ الظلماء، جامع العلوم النقلیۃ والعقلیۃ ۔ مولانا العلامۃ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری، نقشبندیؒ مدرس دارالعلوم نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور عزیز من میاں محمد سنی مخلص من گلزار احمد سنی صاحب السلام علیکم و علیٰ من لدیکم والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ خُصُوصًا علیٰ عِبَادِہِ الذین اصْطَفیٰ!

مسئلہ اول بحوالہ غنیۃ کہ در صفحہ ۱۴ مذکور است مسلم است کہ صاحب ولایت و دارائی منقبیت بزرگست و مقلد مذھب احمد بن حنبلؒ است و در مذہب خود موثوق است و در سنہ راق ھ ولادتِ مسعود اور انشان دادہ اند اما ازاینکہ ما مقلدین مذہب امام ابی حنیفہؒ میباشیم مارا مذھب خود معتبر است منقولست وَاَما المقلد فمستند ہ قول مجتہدہ، مالمقلدین را جائز نیست کہ خلافِ مذھب خود بمذھب دیگری محمل نمائیم چنانچہ دریں بارہ در جلد ۲ ص ۳۷۲ ردالمحتار فیصلہ شدہ است کہ میگوید:

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذھب ابی حنیفۃؒ فلایملک المخالفۃ فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذالک الحکم

ترجمہ پس قاضی مقلد ولایت دارد کہ حکم نماید بمذہب امام ابی حنیفہؒ و صلاحیت مخالفت ندارد پس اگر مخالفت نمود از آن معزول میگردد از قضاء بہ سبب اَن حکم مخالفش، بنابرین ہرگاہ کہ قاضی بمذھب امام مالکؒ دیا دیگر کدام مذہب حکم نماید دران دم معزول میگردد و حکم ان نافذ نمی مائد۔ پس ما مقلدین رادرین مسئلہ نیز کم است کہ تمسک بمذھب خود داشتہ باشیم۔

علامہ ابن نجیم مصری کہ از لقب ابو حنیفۃ ثانی برخوردار است در بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۶۵ کتاب المفقود مگرید واعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاھر المذھب مع

Marfat.com

سوال: چون حقیقت محمدی شان العلم است وشان امر اعتباری است و وجود خارجی ندارد پس چگونہ در بیان حق تعالی و بین اولیاء محمدی المشربان برزخ خواهد شد،

جواب: برزخ درین جا بمعنی حائل نیست بلکہ عبارت از مرتبہ متوسط است یعنی تا عارفان بہ آن مرتبہ نرسند بذات اوتعالی نمیرسند اگر چہ آن مرتبہ قابل حیلولت نبودہ باشد: وآنچہ میفرماید، مقام قطبیت منشأ دقائق علوم مقام ظلی است، و مقام فردیت واسطہ ورود معارف دائرۂ اصل:

تبصرہ: عارفیکہ کمالاتِ نبوت نبی را بانجام برساند، بمقام امامت رسیدہ باشد اگر از اهل منصب بودہ بمنصب امامت سرفراز خواهد شد و اگر از اهل منصب نبودہ بکمالاتِ مقامِ امامت سرفراز خواهد بود، و مرتبہ امامت بلندترین مراتب ولایت است و عارفیکہ کمالات لایت نبی را بانجام رسانیدہ باشد اگر از اهل منصب است بمنصب خلافت سرفراز خواهد شد و الا کمالاتِ خلافت باو حاصل است، منصب خلافت اگر چہ از منصب امامت پایان تر است، زیرا کہ کمالاتِ خلافت، تجلیاتِ صفاتِ اوتعالی است و داخل دائرۂ اصل است، امامقام امامت کہ معارف ذات اوتعالی است از ان بلندتر است و مقام قطب ارشاد، وقطب مدار ظل مقام اصل است کہ بظلال صفاتِ اوتعالی مربوط است، وقطب فرد، اگر چہ مثل خلیفہ نیست لیکن از اصل خبردار است و حصہ او در مقام اصل بہ نسبت قطب ارشاد، و مدار، زیادہ تر است۔

تبصرہ: خدمت قطب مدار، کارہای غیبی است، مثل نجات کشتی از غرق و دفع شیر، واژدھا، وغیرہ، ودر وصولِ ارزاق، ونزول باران، نیز او را دخل است و خدمت قطب ارشاد، ارشاد، وہدایت خلق است، وقطب فرد: چندان نزول ندارد، واکثر در عروج میباشد از نجا است کہ حضرت خواجہ محمد پارسا، چندان ارشاد نمیکردند۔ واگر قطب فرد: نزول فرماید فائدہ ارشاد او از فائدۂ قطب ارشاد بلندتر است،

marfat.com
Marfat.com

انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفةؒ

ترجمہ جای تعجب است از بعضی مشائخ کہ چگونہ خلاف ورزی میکنند از ظاہر مذہب و درحالیکہ برپیروانِ مذہب امام ابوحنیفہؒ متابعت ان واجب است، نہ غیر آن، از دیگر مذاہب جلد۲ صفحہ۳۳ انقع الرسائل فی متفرقات المسائل) یا صفحہ سائل فارسی مسئلہ دوم کہ در روح البیان در صفحہ۲۲۲ مذکور است کہ والسنۃ تقصیر الشارب فخلقہ بدعۃ)

میدانیم کہ روح البیان از تالیفاتِ الجامع بین البواطن والظورحِ منبع جمیع العلوم مولانا ناو مولی الروم الشیخ اسماعیل حقی البروسوی قدس سرہ میباشد و وفات او در سنہ ۱۱۳۷ق ھ است کہ وی نہ از طبقہ مجتہدین فی الشرع است، ونہ از طبقہ مجتہدین فی المذہب است ونہ از طبقہ مجتہدین فی المسائل است ونہ از طبقہ اصحاب تخریج است ونہ از اصحاب ترجیح است ونہ مفتی فی المذہب است، **وَقَدْ لابُد للفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ و لا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لابد من معرفتہ فی الروایۃ و ددجتہ فی الدرایہ و طبقتہ من طبقات الفقہاء لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القاللین المتخالفین و قدرۃ کافیۃ فی الترجیع بین القولین المتعارضین** جلد ۱ صفحہ ۵۶ ددالمختار. علامہ سید احمد الطحطاوی الحنفی کہ از طبقات مجتہدین است در مرتبہ از مصنف روح البیان عدالت فوق میباشہ وی در مصنفہ خود حاشیتہ الطحطاوی علی الدرالمختار درین باب حینین مینویسد (وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضہا التعبیر بالحلق ففی الھندیۃ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن و تفسیرہ ان یوخذ منہ حتی ینقص من الاطار وھوالطرف الاعلی من الشفتہ العلیا. قال والحلق سنۃ وھو احسن من القص ھذا قولہ حسۃ اللہ تعالی و صاحبیہ رحمھما اللہ تعالی کذافی محیط السرخسی و

Marfat.com

سوال: قطب ارشاد محمدی المشرب میباشد، و محمدیان از مقام اصل خبردار میباشند، و حالانکہ در سابق تذکار یافت کہ قطب ارشاد در مقام ظلال است

جواب: شاید مراد حضرت امام آن باشد کہ معارف اصلی قطب فرد بہ نسبت معارف اصلی قطب ارشاد زیادہ تر است، نہ آنکہ قطب ارشاد از اصل خبری ندارد: انتہی

marfat.com
Marfat.com

عبارۃ المجتبیٰ و حلق الشارب بدعة والسنة فی القص صح حلقه سنة نسبه الی ابلیخیثة و صاحبهٗ جلد ۴ صفحه ۲۰۳ ابوالاسفار علامہ علی محمد البلخی در مصنفہ خویش (انفع الوسائل فی متفرقات المسائل) بعض از کتب معتبرہ می نویسد کہ سوال کردہ کہ تراشیدن بروت سنت است یا بدعت،

جواب: نوشتہ اند کہ در مرقاۃ باب السواک ج ۱ صفحہ ۳۰۱ طبع بیروت بقول آوردہ۔ اول مکروہ[1]۔ حرام[2]۔ سنت[3]۔ حرام از انجہت گفتہ کہ دران مثلہ می ایدو مثلہ حرام است در شرح سفر السعادت صفحہ ۴۹۴ و نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ مذکور است کہ مثلہ مذہب امام مالک کویبا شد شیخ عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت ص ۴۹۴ میگوید ولیکن بودن مذہب حنفی در (فضیلت حلق شارب محل تردد و است با آنکہ ظاہر از کتاب اشیان آنست کہ سنت قص کوتاہ کردن است یعنی القدیر تراشیدن انتہی قولہ چنانچہ در ہدایہ کتاب الحج باب الجنایات ہمین شی مذکور است اما این سخن قابل تحقیق است زیرا کہ در فتح جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ و عنایہ شرح دیگر ہدایہ برحاشیہ فتح القدیر درہمان صفحہ مذکور است کہ قص اَن مذہب بعض متاخرین احناف است۔

ازین دو نقل معتمد تصریح میشود کہ قص اَن قول بعض علمای احناف بودہ علامہ ابن نجیم المعروف بہ ابوحنیفہ ثانی در بحر الرائق جلد ۳ صفحہ ۱۱ باب الجنایات میگوید کہ صاحب ہدایہ از قول امام محمدؒ در جامع صغیر گمان کردہ کہ سنت کوتاہ کردن کردن است و درین قولش رو نمودہ بر امام طحاوی کہ طرفدار حلق است و ازیں گمان وی (صاحب ہدایہ) درست نیست زیرا کہ امام محمدؒ در صدر بیان سنیت ان نبودہ بلکہ منظور امام محمدؒ اثبات جنایت بودہ بہ دور کردن موے بہر طریقہ کہ باشد علامہ شامی کہ در صدر ایراد اقوال مفتی بہ است سطر ماید (وذکر الطحاوی ان الحلق سنة ونسب ذالک الی العلماء الثلاثة) ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء جلد ۵ صفحہ ۲۳۸۔

Marfat.com

(مسئلہ حلق شوارب)

بمولوی محقق العصر علامہ عبدالحکیم صاحب قادری ونقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوھاری منڈی لاہور صدور یافتہ دربیان آنکہ (ذریعہ نامہ ۱۹، ۱۱، ۱۲، ق ھ) نوشتہ بود کہ شخصی، حضرت میاں محمد سینفی صاحب را مکتوب ارسال کردہ است کہ حلق شارب ممنوع و بدعت است لہٰذا اورا ترک باید کرد و بطور استشہاد دو، حوالہ درج کردہ

۱۔ لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) بحواله غنیه طبع مصر

۲۔ در روح ابیان است والسنته تقصیر الشارب فحلقه بدعته ج ۱ صفحه ۲۲۲ روح البیان

درین مسئلہ از آنجناب ہدایت وراہنمائی مطلوب است۔

۱۔ مستفتی محقق العصر علامہ مولوی محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری نقشبندیؒ مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

۲۔ مجیب: مجدد مائۃ حاضر ۱۴۱۲ھ ق شیخ المشائخ سیف الرحمٰن آخندزادہ پیرارچی خراسانی مقیم منڈی کس کجوری باڑہ پشاور

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: طحاوی بیان نمودہ کہ تراشیدن بروت سنت است واین قول رانسبت کردہ نمودہ بہ امام ابوحنیفہؒ وامام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کہ بہ علمای ثلاثہ مشہور ند۔

طحاوی کہ اعراف مذہب حنفی و بگفتہ شیخ عبدالحق قدوۂ علمای متقدمین است علامہ لکھنوی درفوائد البیہ فی تراجم الحنیفہ صفحہ ۳۳ علاوہ نمودہ میگوید کہ طحاوی مجتہد است ورتبہ ان ازامام ابو یوسف وامام محمد کمر نیست۔

درفتاوی عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ کتاب الکراھیۃ باب لونزدھم بتقل از امام طحاوی آوردہ کسمو کفتاہ کردن بروت خوب است، وتراشیدن ان خوبتر، واین قول امام ابوحنیفہؒ صاحبینؒ ایشان است،

علامہ زیلعی درشرح کنز جلد ۲ صفحہ ۵۵ ومحدث شہیر احناف علامہ عینی شارح بخاری در رمز الحقائق جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ میگوید کہ امام طحاوی گفتہ است کہ بقول ابوحنیفہؒ سنت تراشیدن بروت است، چنانچہ محشی زیلعی درین مودود حلق آنرا از حدیث ابوھریرۃ وعبداللہ بن عمرؓ برحدیث قص ترجیح میدہد کہ قابل ملاحظہ ویادداشت است۔

سوال: از ایراد اقوال ماتقدم دانستہ شد کہ برنزد امام طحاوی حلق اَن بہتر است درحالیکہ در شرح معانی الآثار امام طحاوی مذکور است کہ احفای اَن بہتر است۔

جواب: امام طحاوی درشرح معانی الاثار کتاب الکراھیۃ جلد ۴ صفحہ ۳۷۷ بابی راعنوان باب حلق الشوارب ترجمہ نمودہ ودرین باب احادیث مورود بحث بالفاظ مختلف و روایات متعدد جمع نمودہ وبعداز تحقیق مزید حلق آنرا از حدیث احفاء ثابت نمودہ زیرا کہ احفاء بمعنای استیصال است واستیصال از بیخ وبن برکندن رامیگویند این معنی وقتی درست میشود کہ درقص ان مبالغہ شود تا اینکہ مانند حلق نمایان شود۔

چنانچہ درمنتخب اللغات نوشتہ کہ احفاء بروت رابسیار گرفتن۔ وبسیار معنای مبالغہ آنست در فارسی۔ امام طحاوی نیز دری مورودد از فعل عبداللہ بن عمرؓ کہ دربین اصحاب کرام یگانہ پیروسنت است احفای آنرا بحد شف نقل نمودہ یعنی مردم گمان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمدُ للّٰہِ والصلوٰۃُ والسلامُ علیٰ رسولِ اللّٰہ ﷺ

ناصر السنۃ الغراء، وقامع البدعۃ الظلماء، جامع العلوم النقلیۃ والعقلیۃ ۔ مولانا العلامۃ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری، نقشبندیؒ مدرس دارالعلوم نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور عزیز من میاں محمد سنی مخلص من گلزار احمد سنی صاحب السلام علیکم و علیٰ من لدیکم والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ خُصُوصًا علیٰ عِبَادِہِ الذین اصْطَفیٰ!

مسئلہ اول بحوالہ غنیۃ کہ در صفحہ ۱۴ مذکور است مسلم است کہ صاحب ولایت و دارائی منقبیت بزرگست و مقلد مذھب احمد بن حنبلؒ است و در مذہب خود موثوق است و در سنہ راق ھ ولادتِ مسعود اور انشان دادہ اند اما از اینکہ ما مقلدین مذہب امام ابی حنیفہؒ میباشیم مارا مذہب خود معتبر است منقولست وَاَما المقلد فمستند ہ قول مجتہدہ، المقلدین را جائز نیست کہ خلافِ مذہب خود بمذہب دیگری محمل نمائیم چنانچہ دریں بارہ در جلد ۲ ص ۳۷۲ ردالمحتار فیصلہ شدہ است کہ میگوید:

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذھب ابی حنیفۃؒ فلایملک المخالفۃ فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذالک الحکم

ترجمہ پس قاضی مقلد ولایت دارد کہ حکم نماید بمذہب امام ابی حنیفہؒ وصلاحیت مخالفت ندارد پس اگر مخالفت نمود از آن معزول میگردد از قضاء بہ سبب آن حکم مخالفش، بنابرین ہرگاہ کہ قاضی بمذہب امام مالکؒ دیا دیگر کدام مذہب حکم نماید دران دم معزول میگردد و حکم ان نافذ نمی مائد۔ پس ما مقلدین را درین مسئلہ نیز کم است کہ تمسک بمذہب خود داشتہ باشیم۔

علامہ ابن نجیم مصری کہ از لقب ابو حنیفہ ثانی برخوردار است در بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۶۵ کتاب المفقود مگرید واعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاھر المذھب مع

marfat.com
Marfat.com

میکروند کہ آنرا توسط دست مثل موی زیر بغل کندہ باشد۔

در روایت دیگر آوردہ کہ بیاض جلد اَن دیدہ می شد، ودر روایت سوم اشد اخفاء مذکور است کہ درھمہ صورت اخفای اَن شبیہ تمام باحلق داشتہ۔ درین صورت درمیان اخفاوحلق امتیازی باقی نمی ماند بجز انیکہ اخفاء توسط مقراض صورت میگرود و حلق توسط پاکی۔

ودیگر برعلاوازابن عمرؓ ازاشخاص ذیل اخفای انرا نقل میکنند۔

انس بن مالکؓ، واثلۃ بن الاسقع، ابوھریرۃ، ابوسعید الخذری، ابوسید سعید الساعدی، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ، مسلمۃ بن الاکوع، سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بہرصورت قص آن نیز قراریکہ گفتہ شد رواست بلکہ حسن است تنہا درحلق آن نوعی زیادت ثواب است چنانچہ امام طحاوی درآخیر باب حلق الشوارب میگوید وفیہ من اصابۃ الخیر مالیس فی القص۔

درحاشیہ سنن ابی داؤد بعد از تعیین اولویت اصفا بنقل ازطبری وسیوطی میگوید کسیکہ ارادہ محافظہ سنت واداشتہ باشد گاہی بہ اخفاء حلق عمل نمائید وگاھی بہ قص۔ واللہ اعلم بحقائق الاقائق کلہا ابوداؤد صفحہ ۸ حاشیہ ۳: ۳۸ وصد مسائل ودر کتاب ھدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار درین باب نیز بحث کافی راندہ است قال۔ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار قص الشارب حسن وتفسیرہ اَن یاخذ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلیٰ من الشفۃ العلیا قال الطحاوی (والحلق سنۃ) وھو احسن من القص وھذا قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہؒ کذا فی محیط السرخسی وفی شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ عشرۃ فذکر قص الشارب۔ وعن عائشہؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال الفطرۃ خمس ثم ذکر مثلہ۔

وعن المغیرۃ بن شعبۃؓ ان رسول اللہ ﷺ رأی جلاطویل الشارب فدعا بسواک کاشعرہ قص شارب الرجل علی عود السواک۔ قال ابو جعفر مذھب قوم من اھل المدینۃ

Marfat.com

انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفۃ

ترجمہ جای تعجب است از بعضی مشائخ کہ چگونہ خلاف ورزی میکنند از ظاہر مذہب و درحالیکہ برپیروانِ مذہب امام ابوحنیفہؒ متابعت ان واجب است، نہ غیر آن، از دیگر مذاہب جلد۲ صفحہ۳۳ انقع الرسائل فی متفرقات المسائل) یا صفحہ سائل فارسی مسئلہ دوم کہ در روح البیان در صفحہ۲۲۲ مذکور است کہ والسنۃ تقصیر الشارب فحلقہ بدعۃ)

میدانیم کہ روح البیان از تالیفاتِ الجامع بین البواطن والظوہر منبع جمیع العلوم مولانا ناو مولی الروم الشیخ اسماعیل حقی البروسوی قدس سرہ میباشد و وفات او در سنہ۱۱۳۷ق ھ است کہ وی نہ از طبقہ مجتہدین فی الشرع است، و نہ از طبقہ مجتہدین فی المذہب است و نہ از طبقہ مجتہدین فی المسائل است و نہ از طبقہ اصحاب تخریج است و نہ از اصحاب ترجیح است و نہ مفتی فی المذہب است، وَقَدْ لابُد للفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ و لا یکفیہ معرفتہ باسمہ ونسبہ بل لابد من معرفتہ فی الروایۃ و ددجتہ فی الدرایہ و طبقتہ من طبقات الفقہاء لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القاللین المتخالفین و قدرۃ کافیۃ فی الترجیع بین القولین المتعارضین جلد ا صفحہ ۵۶ ددالمختار. علامہ سید احمد الطحطاوی الحنفی کہ از طبقات مجتہدین است در مرتبہ از مصنف روح البیان عدالت فوق میباشہ وی در مصنفہ خود حاشیتہ الطحطاوی علی الدرالمختار درین باب حینین مینویسد (وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضہا التعبیر بالحلق ففی الھندیۃ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن و تفسیرہ ان یوخذ منہ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلی من الشفتہ العلیا. قال والحلق سنۃ وھو احسن من القص ھذا قولہ حسہ اللہ تعالی و صاحبیہ رحمھما اللہ تعالی کذافی محیط السرخسی و

marfat.com

Marfat.com

الی هذه الآثار واختار و الها قص الاشارب علی احفائه ۔وخالفهم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب و نراه افضل من قصها. واحتجوا فی ذالک بماروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہا انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجز شاربه و کان ابرهیم علیه السلام یجز شاربه ۔وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَحْفُوا الشَوَارِبَ واعفوا اللحیٰ. وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوُّ الشوارب وارخوا اواعفوا اللحی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قدار باحفاء الشوارب فبثت بذالک الاحفاء علی ماذکرتا فی حدیث ابن عمرؓ و فی حدیث ابن عباسؓ وابی هریرةؓ جزوالشوارب فذاک یحتمل ان یکون جزا معه الاحفاء و یحتمل ان یکون علی ما دون ذالک فقد ثبت مارضة حدیث ابن عمرؓ بحدیث ابی هریرةؓ عمار بن یاسرؓ و عائشةؓ الذی ذکر نا فی اول هذا الباب و اما حدیث مغیرةؓ فلیس فیه دلیل علی شی لانه یجوز ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم فعل ولم یکن بحضرته مقروض بقدر علی احفاء الشارب و یحتمل ایضا حدیث عمارؓ و عائشهؓ و ابی هریرةؓ و فی ذالک معنی آخر یحتمل ان تکون الفطرة هی اتی لابدمنها وهی قص الشارب وماسوی ذالک فضل حسن فثبت الاثار کلها التی روینا ها فی هذاالباب ولا تضاد و یجب شیوتها ان الاحفاء افضل من القص وهذا معنی هذاالباب من طریق الآثار. واما من طریق النظر فان رأینا الحلق قد امربه فی الاحرام و رخص فی التقصیر فکان الحلق افضل من التقصیر و کان التقصیر من شاء فعله ومن شاء زاد علیه الا انه یکون بزیادته علیه اعظم اجراً ممن قص فالنظر علی ذالک ان یکون کذالک حکم الشارب قصه حسن واحفائه اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ وهذا مذهب ابی حنیفة وابی یوسف و

Marfat.com

عبارۃ المجتبیٰ و حلق الشارب بدعة والسنة فی القص صح حلقه سنة نسبه الی ابلیخینة و صاحبه جلد ۴ صفحه ۲۰۳ ابوالاسفار علامہ علی محمد البلخی در مصنفہ خویش (انفع الوسائل فی متفرقاۃ المسائل) بنقل از کتب معتبرہ می نویسد کہ سوال کردہ لحہ تراشیدن بروت سنت است یا بدعت،

جواب: نوشتہ اند کہ در مرقاۃ باب السواک ج ۱ صفحہ ۳۰۱ طبع بیروت سہ قول آوردہ۔ اول مکروہ۔ حرام۔ سنت۔ حرام از انجہت گفتہ کہ دران مثلہ می اید و مثلہ حرام است در شرح سفر السعادت صفحہ ۴۹۴ و نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ مذکور است کہ مثلہ مذہب امام مالک کو میباشد شیخ عبدالحق محدث دہلوی در شرح سفر السعادت ص ۴۹۴ میگوید ولیکن بودن مذہب حنفی در (فضیلت حلق شارب محل تردد و است با آنکہ ظاہر از کتاب الشیان آنست کہ سنت قص کوتاہ کردن است یعنی القدیہ تراشیدن انتہی قولہ چنانچہ در ھدایہ کتاب الح باب الجنایات عین شی مذکور است اما این سخن قابل تحقیق است زیرا کہ در فتح جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ و عنایہ شرح دیگر ھدایہ بر حاشیہ فتح القدیر در ھمان صفحہ مذکور است کہ قص آن مذہب بعض متاخرین احناف است۔

ازین دو نقل معتمد تصریح میشود کہ قص آن قول بعض علمای احناف بودہ علامہ ابن نجیم المعروف بہ ابوحنیفہ ثانی در بحر الرائق جلد ۳ صفحہ ۱۱ باب الجنایات میگوید کہ صاحب ہدایہ از قول امام محمدؒ در جامع صغیر گمان کردہ کہ سنت کوتاہ کردن کردن است و درین قولش رد نمودہ بر امام طحاوی کہ طرفدار حلق است و ازین گمان وی (صاحب ھدایہ) درست نیست زیرا کہ امام محمدؒ در صدر بیان سنیت ان نبودہ بلکہ منظور امام محمدؒ اثبات جنایت بودہ بدور کردن موے بہر طریقہ کہ باشد علامہ شامی کہ در صدر ایراد اقوال مفتی بہ است مینگارد (وذکر الطحاوی ان الحلق سنة ونسب ذالک الی العلماء الثلاثة) رد المحتار کتاب الحظر والاباحة باب الاسراء جلد ۵ صفحہ ۲۸۹۔

marfat.com
Marfat.com

محمد رحمہم اللہ انتہی صفحہ ۱۳۳۔

فی الحامدیہ۔ و قال الحافظ ابن الحجر فی شرح البخاری ورد الجز بلفظ القص فی اکثر الاحادیث۔ وردالجز بلفظ الحلق فی روایۃ النسائی۔ و بلفظ جزوا عند مسلم۔ بلفظ احفوا و بلفظ انھکوا، وکل ھذہ الالفاظ تدل علی ان المطلوب المبالغۃ فی الازالۃ لان الجَزّ بالجیم وازاء الشیاء قص الشعر والصوف الی ان یبلغ الجلد۔ والاحفاء بالمھملۃ والفاء الاستقصاء ومنہ حتی احفوہ بالمسئلۃ قال ابوعبید الھروی معناہ اَلْزِقوا الجز بالبشرۃ قال الخطابی ھو بمعنی الاستقصاء۔ و النھلک المبالغۃ فی الازالۃ۔

قال الطحاوی لم ار عن الشافعیؒ فی ذالک شیئا منصوصاً واصحابہ الذین رأیناھم کالمزنی والربع کانوا یحفون وما ظنھم اخذوا ذالک الاعینہ۔ وکان ابوحنیفہؒ یقول الاحفاء افضل من القص واغرب ابن العربی فنقل عن الشافعیؒ انہ یستحب حلق الشارب و قال الاثرم کان احمد یحفی شاربہ احفاء شدیداً، ونص علی انہ اولی من القص انتہی صفحہ ۳۶۳۔

و فی العینی شرح صحیح البخاری فی باب قص الشارب فی شرح قولہ وکان ابن عمرؓ یحفی شاربہ حتی ینظر الی بیاض الجلد الخ قولہ یحفی من الاحفاء یقال احفی شعرہ اذا استاصلہ حتی یصیر کالحلق ولکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب انتہی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱ وفیہ ایضاً فی شرح قولہ من الفطرۃ قص الشارب قولہ من الفطرۃ ای من السنۃ قص الشارب، والقص من قصصت الشعر قطعتہ ومنہ طیر مقصوص الجناح و فی ھذا الباب خلاف فقال الطحاوی ذھب قوم من اھل المدینۃ الی ان قص الشارب ھو المختار علی الاحفاء الی قولہ وقال عیاض ذھب کثیر من السلف الی منع الحلق والاستیصال فی الشارب وھو مذھب مالا ایضاً وکان یریٰ حلقہ مثلۃ ویامر بادب فاعلہ وکان یکرہ ان یأخذ من اعلاہ واستحب ان یوخذ حتی یبدو الاطار وھو طرف الشفۃ۔ وقال الطحاوی وخالفھم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب وفراہ افضل من قصھا۔ قلت اراد بقولہ الآخرون جمہور السلف منھم اھل الکوفۃ ومکحول ومحمد بن عجلان و نافع مولی ابن عمرؓ وابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ فانھم قالوا المستحب احفاء

Marfat.com

ترجمہ: طحاوی بیان نمودہ کہ تراشیدن بروت سنت است واین قول رانسبت کردہ نمودہ بہ امام ابوحنیفہؒ وامام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کہ بہ علمای ثلاثہ مشہور ند۔

طحاوی کہ اعراف مذہب حنفی و بگفتہ شیخ عبدالحق قدوۂ علمای متقدمین است علامہ لکھنوی درفوائد البہیہ فی تراجم الحنیفہ صفحہ ۳۳ علاوہ نمودہ میگوید کہ طحاوی مجتہد است ورتبہ ان از امام ابو یوسف وامام محمد کمر نیست۔

درفتاوی عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ کتاب الکراھیۃ باب لونزدھم بتقل از امام طحاوی آوردہ کسمو کفتاہ کردن بروت خوب است، وتراشیدن ان خوبتر، واین قول امام ابوحنیفہؒ صاحبینؒ ایشان است،

علامہ زیلعی درشرح کنز جلد ۲ صفحہ ۵۵ ومحدث شہیر احناف علامہ عینی شارح بخاری در رمزالحقائق جلد ا صفحہ ۱۰۲ میگوید کہ امام طحاوی گفتہ است کہ بقول ابوحنیفہؒ سنت تراشیدن بروت است، چنانچہ محشی زیلعی درین مودود حلق آنرا از حدیث ابوھریرۃ وعبداللہ بن عمرؓ برحدیث قص ترجیح میدہد کہ قابل ملاحظہ ویادداشت است۔

سوال: از ایراد اقوال ماتقدم دانستہ شد کہ برنزد امام طحاوی حلق اَن بہتر است درحالیکہ در شرح معانی الآثار امام طحاوی مذکور است کہ احفای اَن بہتر است۔

جواب: امام طحاوی درشرح معانی الاثار کتاب الکراھیۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ بابی راعنوان باب حلق الشوارب ترجمہ نمودہ ودرین باب احادیث مورود بحث بالفاظ مختلف و روایات متعدد جمع نمودہ وبعد از تحقیق مزید حلق آنرا از حدیث احفاء ثابت نمودہ زیرا کہ احفاء بمعنای استیصال است واستیصال از بیخ وبن برکندن رامیگویند این معنی وقتی درست میشود کہ درقص ان مبالغہ شود تا اینکہ مانند حلق نمایان شود۔

چنانچہ درمنتخب اللغات نوشتہ کہ احفاء بروت رابسیار گرفتن۔ وبسیار معنای مبالغہ آنست در فارسی۔ امام طحاوی نیز دری مورودد از فعل عبداللہ بن عمرؓ کہ دربین اصحاب کرام یگانہ پیروسنت است احفای آنرا بحد شف نقل نمودہ یعنی مردم گمان

marfat.com
Marfat.com

الشارب وھوافضل من قصہا وَرَوٰا اذا لک عن فعل ابن عمر وابی سعید الخذری ورافع بن خدیج و سلمۃ بن الاکوع وجابر بن عبداللہ وابی السید وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳ وفی یعنی علی الہدایۃ فی کتاب الحج فی ذیل شرح قولہ ولقطۃ الاخذ من الشارب تدل علی انہ ھوالسنۃ دون الحلق وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق اَحسن من القص وھوقول ابی حنیفۃ وصاحبہ رحمہما انتہی صفحہ ۱۵۳۲۔

وفی ردالمحتار۔ واختلفوا فی المسنون فی الشارب ھل ھوالقص اوالحلق والمذھب عند بعض المتاخرین من مشائخنا انہ القص وقال الطحاوی القص حسن والحلق احسن وھوقول علمائنا الثلاثۃ انتہی صفحہ ۲۳۱ وقال الطحاوی لم نجد عن الشافعیؒ شیئا منصوصا فی ھذا۔ وکان المزنی والربیع یکفیان شاربہما الخ واما ابوحنیفۃ وصاحباہؒ رحمہم اللہ تعالیٰ فمذھبہم فی شعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر واما الامام احمدؒ فقال الاثرم رَأَیْتُہٗ یُحفِی شاربہ احفاءً شدیداً انتہی صفحہ ۴۵ وفی الحدیقۃ الندیۃ فی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احفوا الشوارب وفی معناہ انہکوا الشوارب فی الروایۃ الاخری۔ وجوباً واما حلقہ بالکلیۃ فمکروہ علی الاصح عندالشافعیہ تہ وصح مالکؒ بانہ بدعۃ ان اطلاق البدعۃ علی حلق الشارب باطل لان البدعۃ السیئۃ ہی التی لا یکون لہا اصل ولاسند لامن القرآن ولامن السنۃ لاظاھرا ولاخفیا کما فی مجالس الابرار وغیرہ وحلق الشارب لہ اصل من السنۃ وھورولیۃ النسائی عن ابی ھریرۃؓ قال قال حلقوا الشوارب واعفوا کما فی الفتح احکام المذاھب ولانہ ای اطلاق البدعۃ مخالف لما صرح بہ فی الکتب المعتبرۃ من ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ غیرھم کما فی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والمتخلص فی جنایات الحج روی عنہ لیس منا من الشارب فیہ علی النسخ والتاء ویل اوا الترجح ولا یجوز العمل الاآخر، واخذ الحنفیۃ بظاھر الحدیث فسوا احلقہ انتہی جلد ۳ صفحہ ۳۹۶

فان قیل ان ما ذکر فی البندیۃ ناقلا من المحیط ان حلق الشارب سنۃ فی قول ابی حنیفۃ وصاحبہ وفی شرح الآثار من قولہ قصہ حسن واحفاہ احسن وافضل وھذا مذھب ابی حنیفہؒ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ

Marfat.com

میکروند کہ آنرا توسط دست مثل موی زیر بغل کندہ باشد۔

در روایت دیگر آوردہ کہ بیاض جلد اُن دیدہ می شد، و در روایت سوم اشد احفاء مذکور است کہ در ہمہ صورت احفای اُن شبیہ تمام باحلق داشتہ۔ درین صورت درمیان احفاو حلق امتیازی باقی نمی ماند بجز اینکہ احفاء توسط مقراض صورت میگرود و حلق توسط پاکی۔

و دیگر بر علاوہ از ابن عمرؓ از اشخاص ذیل احفای انرا انتقل میکنند۔

انس بن مالکؓ، واثلۃ بن الاسقع، ابوھریرۃ، ابوسعید الخدری، ابوسید سعید الساعدی، رافع بن خدیج، جابر بن عبداللہ، مسلمۃ بن الاکوع، سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بہر صورت قص آن نیز قرار یکہ گفتہ شد رواست بلکہ حسن است تنہا در حلق آن نوعی زیادت ثواب است چنانچہ امام طحاوی در آخر باب حلق الشوارب میگوید وفیہ من اصابۃ الخیر مالیس فی القص۔

در حاشیہ سنن ابی داؤد بعد از تعیین اولویت اصفا بنقل از طبری و سیوطی میگوید کسیکہ ارادہ محافظہ سنت و اداشتہ باشد گاہی بہ احفاء حلق عمل نمائید و گاھی بہ قص۔ واللہ اعلم بحقائق الاقائق کلہا ابوداؤد صفحہ ۸ حاشیہ ۳: ۳۸ وصد مسائل و در کتاب ھدایۃ الابرار الی طریقۃ الاخیار درین باب نیز بحث کافی رانندہ است قال۔ ذکر الطحاوی فی شرح الآثار قص الشارب حسن وتفسیرہ اَن یاخذ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلیٰ من الشفۃ العلیا قال الطحاوی (والحلق سنۃ) وھو احسن من القص وھذا قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہ کذا فی محیط السرخسی وفی شرح معانی الآثار لابی جعفر الطحاوی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ عشرۃ فذکر قص الشارب۔ وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال الفطرۃ خمس ثم ذکر مثلہ۔

وعن المغیرۃ بن شعبۃؓ ان رسول اللہ ﷺ رأی جلاطویل الشارب فدعا بسواک کاشعرہ قص شارب الرجل علی عود السواک۔ قال ابو جعفر مذھب قوم من اھل المدینۃ

marfat.com
Marfat.com

وفی تنقیح الحامدیۃ من قولہ وکان ابوحنیفۃؒ یقول ان الاحفاء افضل من القص وفی العینی علی البخاری من قولہ ویکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب الی قولہ جمہور السلف قالوا المستحب احفاء الشوارب وھو افضل من قصہا بالغ وفی العینی علی الہدایۃ من قولہ وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق حسن من القص وھو قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہؒ وفی ردالمحتار من قولہ القص حسن والحلق احسن وھو قول علمائنا الثلاثۃ وفی الحدیقۃ من قولہ واخذ ابی حنیفۃ بظاھر الحدیث مسنوا حلقہ وفی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والمستخلص من قولہم ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ وغیرھم وفی البحر من قولہ فبای شیئ حصل الاجفاء حصل المقصود وغیرانہ بالحلق بالموسیٰ اَیْسَرُ مِنْہُ بالمقصۃ الی قولہ وبما قررنا وانزفع مافی البدائع من ان الصحیح ان السنۃ فیہ القص دون الحلق ۔ وفی احکام المذاھب من قولہ واما ابو حنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ فمذھبہم فی الشعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر صرح فی ان حلق الشارب وقصہ بِاَنْ یَّبْدُوَ طرف الشَّفَۃِ کما حمامشر وعان فی مذھب الحنفیۃ وان حلقہ افضل من قصہ صفحہ ۲۰۷ ھدایۃ الابرار الی طریقہ الاخیار

محترما ومحققا ھر چند وقت وحال وزمان ومکان تقاضای ان نمیکرد کہ چیزی بنویسد اما چون رغبت شمارا بروجہ اتم وکمال دیدم بتکلف خودرا برین امر وخدمت اھل اللہ اورد وسطری چند تسوید نمود والباقی عندالبلاقی انشاء اللہ احوال واوضاع انجد ورمع لورحق وتوابع مقرون بمعافیت است لیہ سعما الحمد وسبحانہ المنتر علی ذالک بل علی جمیع النعماء والآء وعلی الخصوص علی نعمۃ الاسلام ومتابعہ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ملاک الامر ومدار انجات ومناط الفوز بالسعادات الانیویۃ والاخرویۃ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی ذالک۔

Marfat.com

الی هذه الآثار واختار و الها قص الاشارب علی احفائه ۔وخالفهم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب و نراه افضل من قصها. واحتجوا فی ذالک بماروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجز شاربه و کان ابرهیم علیه السلام یجز شاربه ۔وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَحْفُوا الشَوَارِبَ و اعفوا اللحیٰ. وعن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوُّ الشوارب وارخوا اواعفوا اللحی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قدار باحفاء الشوارب فبثت بذالک الاحفاء علی ماذکرتا فی حدیث ابن عمرؓ و فی حدیث ابن عباسؓ وابی هریرةؓ جزوالشوارب فذاک یحتمل ان یکون جزا معه الاحفاء و یحتمل ان یکون علی ما دون ذالک فقد ثبت مارضة حدیث ابن عمرؓ بحدیث ابی هریرةؓ عمار بن یاسرؓ و عائشةؓ الذی ذکر نا فی اول هذا الباب و اما حدیث مغیرةؓ فلیس فیه دلیل علی شی لانه یجوز ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم فعل ولم یکن بحضرته مقروض بقدر علی احفاء الشارب و یحتمل ایضا حدیث عمارؓ و عائشةؓ و ابی هریرةؓ و فی ذالک معنی آخر یحتمل ان تکون الفطرة هی اتی لابدمنها وهی قص الشارب وماسوی ذالک فضل حسن فثبت الاثار کلها التی روینا ها فی هذاالباب ولا تضاد و یجب شیبوتها ان الاحفاء افضل من القص وهذا معنی هذاالباب من طریق الآثار. واما من طریق النظر فان رأینا الحلق قد امربه فی الاحرام و رخص فی التقصیر فکان الحلق افضل من التقصیر و کان التقصیر من شاء فعله ومن شاء زاد علیه الا انه یکون بزیادته علیه اعظم اجراً ممن قص فالنظر علی ذالک ان یکون کذالک حکم الشارب قصه حسن واحفائه اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ وهذا مذهب ابی حنیفة وابی یوسف و

marfat.com

Marfat.com

وبزبان حال این دعا را بخواند،

الهی انت مقصودی ورضاک مطلوبی اعطنی محبتک ومعرفتک

صفاتک

وباز بهمین طرز بر سر کار ذکر رود،

لا الہ الا اللہ در، الا نفی از ین چہار معنی یکی را در لحاظ نگہ میدارد

اول لا معبود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود.

Marfat.com

محمد رحمہم اللہ انتہی صفحہ ۱۳۳۔

فی الحامدیہ۔ و قال الحافظ ابن الحجر فی شرح البخاری ورد الجز بلفظ القص فی اکثر الاحادیث۔ وردالجز بلفظ الحلق فی روایۃ النسائی۔ و بلفظ جزوا عند مسلم۔ بلفظ احفوا و بلفظ انھکوا، وکل ھذہ الالفاظ تدل علی ان المطلوب المبالغۃ فی الازالۃ لان الجز بالجیم وازاء المثقیلہ قص الشعر والصوف الی ان یبلغ الجلد۔ والاحفاء بالمھملۃ والفاء الاستقصاء ومنہ حتی احفوہ بالمسئلۃ قال ابوعبید الھروی معناہ الزقوا الجز بالبشرۃ قال الخطابی ھو بمعنی الاستقصاء۔ و النھلک المبالغۃ فی الازالۃ۔

قال الطحاوی لم ارعن الشافعیؒ فی ذالک شیئا منصوصا واصحابہ الذین رأیناھم کالمزنی والربع کانوا یحفون وما ظنھم اخذوا ذالک الاعینہ۔ وکان ابوحنیفہؒ یقول الاحفاء افضل من القص واغرب ابن العربی فنقل عن الشافعیؒ انہ یستحب حلق الشارب وقال الاثرم کان احمد یحفی شاربہ احفاء شدیداً، ونص علی انہ اولی من القص انتہی صفحہ ۳۶۳۔

وفی العینی شرح صحیح البخاری فی باب قص الشارب فی شرح قولہ وکان ابن عمرؓ یحفی شاربہ حتی ینظر الی بیاض الجلد الخ قولہ یحفی من الاحفاء یقال اھفی شعرہ اذا استاصلہ حتی یصیر کالحلق ولکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب انتہی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱ وفیہ ایضاً فی شرح قولہ من الفطرۃ قص الشارب قولہ من الفطرۃ ای من السنۃ قص الشارب، والقص من قصصت الشعر قطعتہ ومنہ طیر مقصوص الجناح و فی ھذا الباب خلاف فقال الطحاوی ذھب قوم من اھل المدینۃ الی ان قص الشارب ھو المختار علی الاحفاء الی قولہ وقال عیاض ذھب کثیر من السلف الی منع الحلق والاستیصال فی الشارب وھو مذھب مالک ایضاً وکان یری حلقہ مثلۃ ویامر بادب فاعلہ وکان یکرہ ان یأخذ من اعلاہ واستحب ان یوخذ حتی یبدو الاطار وھو طرف الشفۃ۔ وقال الطحاوی و خالفھم فی ذالک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب وذراہ افضل من قصھا۔ قلت اراد بقولہ الآخرون جمہور السلف منھم احلا الکوفۃ وکھول ومحمد بن عجلان و نافع مولی ابن عمرؓ وابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ فانھم قالوا المستحب احفاء

marfat.com
Marfat.com

دوم: الامقصود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

سوم: الاموجود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

چہارم: الامطلوب الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

جواب نامہ دیگر شمارا جداگانہ خواہم نوشت منتظر بودہ باشید توصیہ: بہ خلفاء و یارانِ آنجا تفہیم گردد کہ متبعین و مسترشدین را بہ حفظ امنت باللہ، و شش کلمہ متوجہ و مکلف سازند، امر را مہمل نہ انگارند، یعنی حکم را عبث نہ پندارند و فقیر نیز باقتضای وقت و مصلحت مسئلہ، بہ عون معین حقیقی تعالیٰ خواہم توانست کہ در اسرع اوقات بہ جواب سوالات شما پردازم انشاء اللہ تعالیٰ در اخیر گلدستہ تسلیمات فقیرانہ خویش را بخدمت مجمع الفضائل محمد عبدالحکیم صاحب شرف نقشبندی، قادری، و سائر خلفاء و مسترشدین آنجا میرسانم فقط

Marfat.com

الشارب وھوافضل من قصھا وروواذالک عن فعل ابن عمر وابی سعید الخدری ورافع بن خدیج و سلمۃ بن الاکوع وجابر بن عبداللہ وابی السید وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳ وفی یعنی علی الہدایۃ فی کتاب الحج فی ذیل شرح قولہ ولقطۃ الاخذ من الشارب تدل علی انہ ھوالسنۃ دون الحلق وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق احسن من القص وھوقول ابی حنیفۃ وصاحبہ رحمہما انتہی صفحہ ۱۵۳۲۔

وفی ردالمحتار۔ واختلفوا فی المسنون فی الشارب ھل ھوالقص اوالحلق والمذھب عند بعض المتاخرین من مشائخنا انہ القص وقال الطحاوی القص حسن والحلق احسن وھوقول علمائنا الثلاثۃ انتہی صفحہ ۲۳۱ وقال الطحاوی لم نجد عن الشافعیؒ شیئا منصوصا فی ھذا۔ وکان المزنی والربیع یحکیان شاربہما الخ واما ابوحنیفۃ وصاحباہؒ رحمہم اللہ تعالیٰ فمذھبہم فی شعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر واما الامام احمدؒ فقال الاثرم رأیتہ یحضی شاربہ احفاءً شدیداً انتہی صفحہ ۲۵ وفی الحدیقۃ الندیۃ فی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احفوا الشوارب وفی معناہ انہکوا الشوارب فی الروایۃ الاخری۔ وجوباً واما حلقہ بالکلیۃ فمکروہ علی الاصح عند الشافعیہ تہ وصح مالکؒ بانہ بدعۃ ان اطلاق البدعۃ علی حلق الشارب باطل لان البدعۃ السیئۃ ہی التی لا یکون لہا اصل ولا سند لا من القرآن ولا من السنۃ لا ظاھرا ولا خفیا کما فی مجالس الابرار وغیرہ وحلق الشارب لہ اصل من السنۃ وھورولیۃ النسائی عن ابی ھریرہؓ قال قال حلقوا الشوارب واعفوا کما فی الفتح احکام المذاھب ولانہ ای اطلاق البدعۃ مخالف لما صرح بہ فی الکتب المعتمدۃ من ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ غیرھم کما فی الفتح والبحر والکفایۃ والعنایۃ والمتخلص فی جنایات الحج روی عنہ لیس منا من الشارب فیہ علی النسخ والتاء ویل اوا الترجح ولا یجوز العمل الا آخر، واخذ الحنفیۃ بظاھر الحدیث فسوا حلقہ انتہی جلد ۳ صفحہ ۳۹۶

فان قیل ان ما ذکر فی الہندیۃ ناقلا من المحیط ان حلق الشارب سنۃ فی قول ابی حنیفۃ وصاحبہ وفی شرح الآثار من قولہ قصہ حسن واحفاہ احسن وافضل وھذا مذھب ابی حنیفہؒ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحیم

داذان دسماع په وقت کښی

ددوارو لا سونو دا بهامینو یعنی غټو گوتو دنکو نو سنبکولول اوپه ستر گو ینبودل په وقت داورید لود نوم دسروز کائنات صلی الله علیه وسلم مستحب دی په جامع الرموز کی فرمائی اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله و عند سماع الثانیة قرة عینی بک یا رسول الله ثمه یقال اللهم متعنی بالسمع والبصر و بعده وضع ظفر الیدین علی العینین فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائداله الی الجنت. هم دادول علامه ابن عابدین شامی صاحب په ردالمحتار کښی په باب الاذان کی لیکی. یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله وعندالثانیة منها قرة عینی بک یا رسول الله ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائدا له الی الجنة کذافی کنز العباداه قهستانی ونحوه فی الفتاوی الصوفیه وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابهامیه عند سماع اشهد ان محمد ارسول الله فی الاذان انا قائده و مدخله فی صفوف الجنة و تمامه فی حواشی البحر للرملی عن المقاصد الحسنة للسخاوی وذکر ذالک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شئی و نقل بعضهم ان القهستانی کتب علی هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان و ما فی الاقامة فلم یوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع. (ردالمحتار علی الدار المختار ص ۲۶۷ جلد نمبر ۱) علامه شیخ احمد طحطاوی صاحب په حاشیه الطحطاوی کی لیکلے دے. ذکر القهستانی عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشهادتین للنبی صلی الله علیه وسلم (صلی الله علیک یا رسول الله) و عند سماع الثانیه (قرة عینی بک یا رسول الله) اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابهامیه علی غینیه انه علیه صلی الله وسلم یکون قائداله فی الجن و ذکر الیلمی فی الفردوس من حدیث

Marfat.com

وفی تنقیح الحامدیۃ من قولہ وکان ابوحنیفۃؒ یقول ان الاحفاء افضل من القص وفی العینی علی البخاری من قولہ ویکون احفاء الشارب افضل من قصہ عبر الطحاوی الطحاوی بقولہ باب حلق الشارب الی قولہ جمہور السلف قالوا المستحب احفاء الشوارب وھو افضل من قصہا الخ وفی العینی علی البدایۃ من قولہ وفی المختار حلقہ سنۃ وقصہ حسن وفی المحیط الحلق حسن من القص وھو قول ابی حنیفۃؒ وصاحبیہؒ وفی ردالمحتار من قولہ القص حسن والحلق احسن وھو قول ملائکۃ الثلاثۃ وفی الحدیقۃ من قولہ واخذ ابی حنیفۃ بظاھر الحدیث مسنوا حلقہ وفی الفتح والبحر والنہایۃ والعنایۃ والمستخلص من قولہم ان الشارب مقصود بالحلق یفعلہ الصوفیۃ وغیرھم وفی البحر من قولہ فبای شیئ حصل الاجفاء حصل المقصود وغیرانہ بالحلق بالموسیٰ ایسر منہ بالمقصۃ الی قولہ وبما قررناہ اندفع ما فی البدائع من ان الصحیح ان السنۃ فیہ القص دون الحلق۔ وفی احکام المذاھب من قولہ واما ابو حنیفۃ وصاحباہ رحمہم اللہ فمذھبہم فی الشعر الرأس والشارب ان الاحفاء ای الحلق افضل من التقصیر صرح فی ان حلق الشارب وقصہ بان یبدو طرف الشفۃ کما حمامشروعان فی مذھب الحنفیۃ وان حلقہ افضل من قصہ صفحہ ۲۷ ھدایۃ الابرار الی طریقہ الاخیار

محترما ومحققا ھر چند وقت وحال وزمان ومکان تقاضای ان نمیکرد کہ چیزی بنویسد اما چونرغبت شمارا بروجہ اتم وکمال دیدم بتکلف خودرا برین امر وخدمت اھل اللہ اوردہ وسطری چند تسوید نمود والباقی عندالبلاقی انشاء اللہ احوال واوضاع انجد ورمع لورحق وتوابع مقرون بمعافیت است لیہ سمعا الحمد وسبحانہ المنتر علی ذالک بل علی جمیع النعماء والآء وعلی الخصوص علی نعمۃ الاسلام ومتابعۃ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ملاک الامر ومدار انجات ومناط الفوز بالسعادات الانیویۃ والاخرویۃ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی ذالک۔

marfat.com
Marfat.com

ابی بکر رضی الله عنه مرفوعا من مسح العین بباطن انملة السبابتین بعد تقبیلهما عند قول الموذن اشهد ان محمدا رسول الله و قال اشهدان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله رباوبالاسلام دینا و بمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی (حاشیته الطحطاوے علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱) حضرت علامه جلال الدین السیوطی صاحب په خپل کتاب لباب الحدیث کښی په باب فضیلة الاذان ص ۳۲ کښی لیکلے دی. قال صلی الله علیه وسلم من سمع النداء فقبل ابهامیه فوضع علی عینیه و قال مرحبا بذکر الله تعالی قرة اعیننا بک یا رسول الله فان شفیعه یوم القیامته و قائده الی الجنة. مولانه قاضی عالم الدین نقشبندی په مکتوبات امام ربانی جلد اول اردو ترجمه کښی په ص ۲۰ کښی لیکلی دی چه امام ربانی صاحب به کله اذان اوریدولو نو دهغه جواب به ئی ویلو او شهادت ثانیه په وخت به ینی تقبیل دا بهامینو کولو اوویل بنی قرة عینی بک یا رسول الله. نو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سره خوهغه عالی شخصیت اولویه هستی وه چه هغه ته (صله بین البحرین) ویلکیږی او خدای پاک ورلره په علم ظاهِ اور علم باطن کښی یولوی شان و رکری وه نو که چرته دا فعل مستحب نه وائیی نو هغه مبارک به ولی کولو. دمذکوره کتابونو دهبارتو نه داسنبه واضحه او ثابته شوه چه تقبیل دا بهامینو مستحب دی په وقت دا ذان ویلو کښی پر شهادت ثانیه باندی که دمندرجه عبارانو دلو سترګونه پس هم خوک انکار کوی نو (الانکار شوم و السکر محروم) او که خوک ورته شعار دبریلو یانو وائیی نو داخره هم میخ حقیقت نه لری حکه چه دا مذکوره مصنفین تول احناف دی. او که خوک ورته بدعت وائی نو بیا خطرد کفر دی. وما علینا الاالبلاغ المبین.

شعبه نشر و اشاعت

دارالعلوم سیفیه مندیکس کچهوری باره

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نیست هیچ معبودی و نیست هیچ عبادتی مگر یک معبود برحق است

[illegible] (است) خویش را [illegible] علی الصادق کند لب بلب و دندان بر دندان بگذارد و نفس

را حبس کند و کلمه (لا) از ناف در خیال بدماغ رساند و کلمه (اله) را بخیال بجانب ایمن فرود آرد،

و از آنجا کلمه (الا الله) را بخیال بشدت بر قلب زند چنانکه حرارت اثر ذکر در سائر بدن

عالم امر ظاهر گردد،

هرگاه نفس تنگی کرد، بعد دو تا نفس را برآرد، و بخیال (محمد رسول الله) بگوید، یعنی نفس را

رها کند

و بزبانِ حال این دعا را بخواند،

اِلٰهی اَنتَ مَقصُودِی وَرِضَاکَ مَطلُوبِی اَعطِنِی مَحبَّۃَ ذاتِکَ وَمَعرِفَۃَ صِفَاتِکَ:

و باز بهمین طرز بر سر کار ذکر رود،

لا اله الا الله در، لا نفی از این چهار معنی یکی را در لحاظ نگه میدارد

اول: لا معبود الا الله تا چند مدت مناسب، که این معنی در دل راسخ شود۔

Marfat.com

دوم: لامقصود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

سوم: لاموجود الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

چہارم: لامطلوب الا اللہ تا چند مدت مناسب، کہ این معنی در دل راسخ شود۔

جواب نامہ دیگر شما را جداگانہ خواہم نوشت منتظر بودہ باشید توصیہ: بہ خلفاء و یارانِ آنجا تفہیم گردد کہ متعین و مسترشدین را بہ حفظ امنت باللہ، و شش کلمہ متوجہ و مکلف سازند، امر را مہمل نہ انگارند، یعنی حکم را عبث نہ پندارند و فقیر نیز باقتضای وقت و مصلحت مسئلہ، بہ عون معین حقیقی تعالیٰ خواہم توانست کہ در اسرع اوقات بہ جواب سوالات شما پردازم انشاء اللہ تعالیٰ در اخیر گلدستہ تسلیمات فقیرانہ خویش را بخدمت مجمع الفضائل محمد عبدالحکیم صاحب شرف نقشبندی، قادری، و سائر خلفاء و مسترشدین آنجا ء میرسانم فقط

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داذان دسماع په وقت کښی

ددوارو لا سونو دا بهامینو یعنی غټو گوتو دنکو نو سنبکولول اوپه ستر گو ینبو دل په وقت داورید لود نوم دسروز کائنات صلی الله علیه وسلم مستحب دی په جامع الرموز کی فرمائی اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله و عند سماع الثانیة قرة عینی بک یا رسول الله ثمه یقال اللهم متعنی بالسمع والبصر و بعده وضع ظفر الیدین علی العینین فانه صلی الله علیه وسلم یکون قائداله الی الجنت. هم دادول علامه ابن عابدین شامی صاحب په ردالمحتار کښی په باب الاذان کی لیکی. یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة صلی الله علیک یا رسول الله وعندالثانیة منها قرة عینی بک یا رسول الله ثم یقول اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائدا له الی الجنة کذافی کنز العباداه قهستانی ونحوه فی الفتاوی الصوفیه وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابهامیه عند سماع اشهد ان محمد ارسول الله فی الاذان انا قائده و مدخله فی صفوف الجنة و تمامه فی حواشی البحر للرملی عن المقاصد الحسنة للسخاوی وذکر ذالک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شئی و نقل بعضهم ان القهستانی کتب علی هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان و ما فی الاقامة فلم یوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع. (ردالمحتار علی الدار المختار ص ۲۶۷ جلد نمبر ۱) علامه شیخ احمد طحطاوی صاحب په حاشیه الطحطاوی کی لیکلے دے. ذکر القهستانی عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشهادتین للنبی صلی الله علیه وسلم (صلی الله علیک یا رسول الله) و عند سماع الثانیه (قرة عینی بک یا رسول الله) اللهم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابهامیه علی عینیه انه علیه صلی الله وسلم یکون قائداله فی الجن و ذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث

Marfat.com

ابی بکر رضی الله عنه مرفوعا من مسح العین بباطن انملة السبابتین بعد تقبیلهما عند قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله و قال اشهدان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی (حاشیته الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱) حضرت علامه جلال الدین السیوطی صاحب په خپل کتاب لباب الحدیث کښی په باب فضیلة الاذان ص ۳۲ کښی لیکلے دی. قال صلی الله علیه وسلم من سمع النداء فقبل ابهامیه فوضع علی عینیه و قال مرحبا بذکر الله تعالی قرة اعیننا بک یا رسول الله فان شفیعه یوم القیامته و قائده الی الجنة. مولانه قاضی عالم الدین نقشبندی په مکتوبات امام ربانی جلد اول اردو ترجمه کښی په ص ۲۰ کښی لیکلی دی چه امام ربانی صاحب به کله اذان اوریدولو نو دهغه جواب به ئی ویلو او شهادت ثانیه په وخت به ینی تقبیل دا بهامینو کولو اوویل بنی قرة عینی بک یا رسول الله. نو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سره خوهغه عالی شخصیت اولویه هستی وه چه هغه ته (صله بین البحرین) ویلکیږی او خدای پاک ورلره په علم ظاهر اور علم باطن کښی یولوی شان و رکری وه نو که چرته دا فعل مستحب نه وائیی نو هغه مبارک به ولی کولو. دمذکوره کتابونو دهبارتو نه داسنبه واضحه او ثابته شوه چه تقبیل دا بهامینو مستحب دی په وقت دا ذان ویلو کښی پر شهادت ثانیه باندی که دمندرجه عباراتو دلو ستلونه پس هم خوک انکار کوی نو (الانکار شوم و المنکر محروم) او که خوک ورته شعار دبریلو یانو وائیی نو داخرد هم میخ خفیف نه لری حکه چه دا مذکوره مصنفین تول احناف دی. او که خوک ورته بدعت وائی نو بیا خطرد کفر دی. وما علینا الاالبلاغ المبین.

شعبه نشر و اشاعت

دارالعلوم سیفیه مندیکس کجهوری باره

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ عالیہ

نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

کی مشہور تصانیف

- ہدایت السالکین
- تفسیر سیفی (جلد اول)
- مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ
- دلائل سالکین
- معمولات سیفیہ
- انوار سیفیہ
- مسائل عمامہ شریف
- افیتاویہ سیفیہ
- جوابات سیفیہ
- آداب شیخ
- کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے
- تشرحات ضیایہ
- ختم شریف کا ثبوت
- مجموعہ رسائل
- الدر الجمیلہ فی جواز الوسیلہ
- اظہار الحقیقہ
- تاریخ اولیاء
- بیان الھدیٰ فی توضیح الاستفتاء
- عدم سایہ معطفے توثیقیہ
- مناظرہ وزیرستان
- لطائف کے بارے میں علمی تحقیق
- وجد (سوال و جواب)
- سہ ذی قیمل سلوک
- فرضیت علم باطن
- تصویر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- مسائل طہارت
- فرضیت علم باطن
- جواب الاستفتاء
- تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ
- سونا یا کھونا
- ولی اللہ کی پرواز
- اثبات علم الغیب
- درۃ البیان فی سیر واخذ زادہ سیف الرحمٰن قدس سرہ
- المنہج القدیسہ فی اسباق الطریقۃ القادریہ
- جامع الفتاوی فی الھدایۃ الاھل الجباری
- ایس تیل بیعت

مکتبہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن، براڑی ریان شریف 0321-8401546, 0321-6686205

Marfat.com